

UNIVERSAL
LIBRARY

OU-232773

UNIVERSAL
LIBRARY

کتاب الدعوی

قال المدعي من لا يجبر على الخصومة اذا تركها والمدعى عليهم من يجبر على الخصومة وموافق

و تفکیک گذارد از او مدعی علیکسیست که جبر کرده شود بر خصوصیت و شناخت

الفرق بينهما من أهم ما يثبتني عليهم مسائل الذم وقد اختلف عبارات المشايخ فيه فمنها ما قال

فروق میان هر دو ضرورت آن مطالب است که موقوف اند بر مسائل دعوی و تحقیق مختلف گیرید عبارات مستأنج در آن از آنجمله است آنچه

ففي الكتاب هو حد عام صحيح وقيل المدعي من لا يستحق الا بحجة كالتحارج والمدعي عليه من يكون متحججا

در کتاب آن تعریف عام و صحیح و گفته شد که معنی کسی که مستحقان را در هر یک از اشیاء یا اشیاء و معنی علی کسی است که مستحقان را

يقول من غير حجة كذا ^{عليه} الباقيل المدعى من يمسك بخير الظاهر والمدعى عليه من يمسك

و گفته شد که کسی هست که سبزه گریه و غم را به
و دعوی علیه کسی هست که سبزه گریه

الظاهر وقال عجمي في الاصل المدعى عليه هو المنكر وهذا اصح لكون الشك في معرفته

[illegible]

الذي في القصة عند أحد من أصحابنا لا الاعتداء لا كذا في الصلوة والجمعة

عنه لعل من الدين الصواب والاعتدال في

اذلوا رددت الدية: التي لم تأخذ من المذنب ولا من غيره، وانما هي من الله تعالى، لان الله تعالى هو الذي اذن له ان يذبح نفسه فله ان يرد دية نفسه الى الله تعالى.

... و ...

برای هر یک از این موارد، در صورت لزوم، باید به مراجع ذیصلاح مراجعه کرد.

قال: فقبل ان اذكر سوى شي يدور في ما معلوم في جسدك قد مر ان فائدة الدين هي ان لا تم بواسطه افعال
اي الشر في حق نفسه ١٢

و نیز بر قریب محمد رسولی تا آنکه بیان کنایه سبزی خام را در معنی بیدار و خوراک فائده و دعوی لازم کردن می است هر چه سبب است

الحجة ولا كن في المحقق لا يحق فان كان عينا في يد المدعى عليه كلف احضارها اليه بالدعوى
التي لا يبايع فيها نفسه

محمد باقر و در شمس المصنوع مستحق نفقه و پس از آنکه مناسبتی بین ما برستد مایه علی بن کبیر اذنه خواهد بود برای حضارین تا اشا و کند مرغی

وذكر في الشهادة والاستحالة ان الاعراض باقضية عين شرط وذلك بالاشارة في المستقالات النقل
 في الشاهد ١٣ اي ان المذكور في الشهادة في الاستحالة ١٢ اي ان المذكور في المستقالات ١١

و همچنین شاهد حق شهادت و علمی اعلیٰ است که گویند زیرا که معلوم کنند می توانا اسکن هر صفت در صحت دعوی اعلام باشد و اعتبار بقول را بر نقل ممکن

[illegible]

عقود و کتب و اسناد و اوراق و غیره

١٠٠

25/11/19 16/11/19

تقریف المدعی و المدعیه علیه

برای انقباض کلی
فشار می باشد و جهت سوزی
می پس

در این حالت که در
این حالت که در
این حالت که در

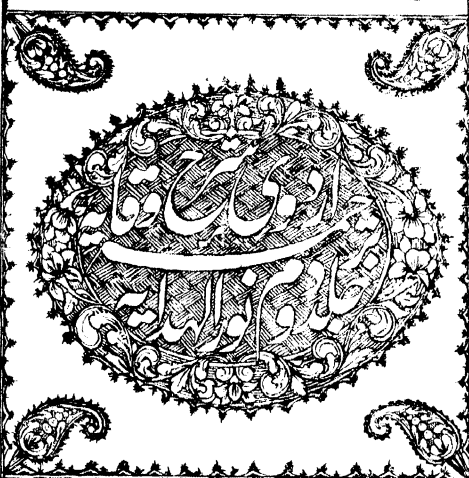
الاول من هذه المذاهب هو المذهب الحنفي وهو المذهب الذي اتبعه اكثر الناس في هذه البلاد
والثاني هو المذهب المالكي وهو المذهب الذي اتبعه اكثر الناس في بلاد المغرب
والثالث هو المذهب الشافعي وهو المذهب الذي اتبعه اكثر الناس في بلاد الهند
والرابع هو المذهب الحنبري وهو المذهب الذي اتبعه اكثر الناس في بلاد السودان
والخامس هو المذهب النحوي وهو المذهب الذي اتبعه اكثر الناس في بلاد الترك
والسادس هو المذهب الرافضي وهو المذهب الذي اتبعه اكثر الناس في بلاد العراق
والسابع هو المذهب الجعفري وهو المذهب الذي اتبعه اكثر الناس في بلاد ايران
والثامن هو المذهب الاثني عشرية وهو المذهب الذي اتبعه اكثر الناس في بلاد الهند
والعاشر هو المذهب الاثني عشرية وهو المذهب الذي اتبعه اكثر الناس في بلاد الهند

باب اليمين

[illegible]

مَآ شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

از عارف حقایق عقول و قلوب ما بهر سرعت و بهر میل و خواهنا المودای و میر المراقبین علی و علی الهی



ایمانداران و افاضه‌ایان محمد و آل محمد در میان منعمان و توفیق یافتگان و شاکرین و مستغنیان و سعادتمندان

مَطْبَعُ اِمَامِ اَوْنِیَّةِ اَبَرِ کَلْبِ دِ
دَرِی نَظَافَتِ کَافِی و مَیْطُوعِ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے دربارِ محمد ﷺ کو حُرْمَتِ نِسَاءِکُمْ اَللّٰہِیَّ دَخَلَتْ فِیْہِمْ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ فَاَدْخَلْکُمْ
 فِیْہِمْ فَلَا حَرَامَ عَلَیْکُمْ یعنی حرام ہیں تمہارے اور برابر بائیس تمہاری جو گو دوں میں ہر تمہاری اون عورتوں
 جن سے صحبت کی تنہا اور اگر نہیں کی صحبت تنہا اون سے تو نہیں گناہ ہے تیس اور بائیس جمع ربیعہ کی ربیعہ
 کہتے ہیں اپنی عورت کی بیٹی کو جو غیر سے ہو روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ
 علیہ وسلم نے کہ جو مرد نکاح کرے کسی عورت سے اور اس سے صحبت کرے تو نہیں حلال ہے اور جو نکاح کرے کسی عورت
 کی بیٹی سے اور اگر نہیں کی صحبت اس سے تو چاہے نکاح کرے اس کی بیٹی سے اور جو شخص نکاح کرے کسی عورت سے
 تو حرام ہے اور ہر ان میں سے عورت کی برابر جو کہ اس عورت سے صحبت کی ہو یا نکاح ہو روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کما تہ
 حدیث صحیح نہیں اسناد اسکا اور ابن ابیعد اور شی بن الصلاح دونوں ضعیف گئے جاتے ہیں حشیش اور اس باب میں
 مروی ہوا ابن عباس سے بھی اور اس پر اتفاق ہے ابیہار بعد کا **ص** اور اپنی بیوی کی ان برابر کی اس سے صحبت کی اور
 یا نکاح **ف** کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَأَمَّا حُرْمَتُ نِسَاءِکُمْ فِیْہِمْ حَرَامٌ ہُنَّ بَنَاتُکُمْ بَنَاتُ اَبَائِکُمْ یعنی
 اور اسمیں فیہم صحبت کی نہیں اور اوپر دلیل اسکی حدیث ہے یہ بھی گذری **ص** اور اپنی اصل کی بیوی **ف** یعنی
 باپ اور دادا کی بیوی یا نانا کی بیوی چنانکہ ابانہ جو دین کی یہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَا تَنْکِحُوا اُمَّهَاتُکُمْ اَبَائِکُمْ یعنی
 نہ نکاح کرو ان جو اہل بیت سے کہ نکاح کیا اون سے یا ان سے **ص** اور اپنی نسوع کی بیوی **ف** یعنی
 بیٹے کی بیوی یا پوسنے کی بیوی چنانکہ بیچہ اور ترین کو نہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَحَلَائِلُ اُمَّهَاتِکُمُ الَّذِیْنَ ہُنَّ
 اُمَّهَاتُکُمْ اور حرام ہیں تیس پر بیان تمہارے بیٹوں کی جو تمہارے نطفے سے ہیں اور اس سے نکاح نہیں ہوا یا بیٹی
 یعنی اس شخص کی جسکو بیٹا بنالیا ہوا اور اسکو ہندی میں لے یا لک کہتے ہیں **ص** اور زہی حرام ہیں سب اگر
 رضاعی ہوں **ف** کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَأَمَّا حُرْمَتُ اَللّٰہِیَّ اَوْضَعْتُکُمْ وَاَحْوَا اَتُکُمْ اَلرَّضَاعَۃُ یعنی
 حرام ہیں تمہارے اور برابر بائیس تمہاری جنھوں نے دو دھپلایا تمکو اور جنہیں تمہاری رضاعت سے اور فرمایا رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے یَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ یعنی حرام ہوا ہی رضاع سے جو حرام ہوتا ہی نسب سے
 روایت کیا اسکو بخاری نے سلم نے عایشہ سے اور ایک روایت میں سلم کی جو تحقیق کہ اللہ نے حرام کیا رضاعت سے
 جو حرام کیا نسب سے اور تفصیل رضاع کی کتاب الرضاع میں آویگی ان شاء اللہ تعالیٰ **ص** اور اسمیں بہت سی
 صورتیں ہر ایک میں تخلیق کی مثلا بہن کی بیٹی شامل ہیں نسبی کی رضاعی بیٹی کو اور رضاعی بہن کی نسبی بیٹی کو
 اور رضاعی بہن کی رضاعی بیٹی کو **ف** اور اسی طرح اور اقسام میں مثلا بھائی کی بیٹی شامل ہے بھائی کی رضاعی
 بیٹی کو اور بھائی رضاعی کی نسبی بیٹی کو اور رضاعی بھائی کی رضاعی بیٹی کو و قس علی ہذا **ص** اور حرام ہے مرد
 فرج اس عورت کی جس سے زنا کی ہو یا بچھا ہو یعنی مس کیا ہوا و اسکو شہوت سے یا اون سے مرد کو مس کیا ہو
 شہوت سے یا مس کرنے اور کسی فرج داخل پر نظر کی ہو یا شہوت اور اسی طرح حرام ہیں اصل ان عورتوں کی **ف**
 اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور امام شافعی اور مالک کے نزدیک ثابت ہے حرمت ثابت نہ ہوگی دلیل ہماری دیگر

کہ کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ تحقیق کہ سینے زنا کی بھی ایک عورت سے جاہلیت میں کیا نکاح کروں میں اور اسکی بیٹی سے سو فرمایا آپ نے کہ میں نہیں تجویز کرتا اسکو آخر حدیث تک کما شیخ ابن الہمام نے کہ حدیث متقطعہ اور بھی روایت کی کہ نکاح سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص میں جو نکاح کرے کسی عورت سے سو اسکو دو بارے اور اس سے زیادہ کچھ نہ کرے تو نہ نکاح کرے اور اسکی بیٹی سے اور یہ بھی مرسل ہے منقطع ہو مگر مرسل ہمارے نزدیک حجت ہو جب کہ راوی ثقہ ہوں اور امام شافعی کی دلیل یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کلام کا یہ عقیدہ الحلال کہ یعنی حرام نہیں فاسد کرنا حلال کہ روایت کیا اسکو دارقطنی نے عایشہ رضی سے اور اسکی اسناد میں عثمان بن عبد الرحمن قاضی کہ مدی بن عیین نے لیس شیخ کماں لیکذب یعنی کچھ نہیں جھوٹ بولتا تھا اور ضعیف کیا اسکو ابن المدینی نے اور انیسابا کہ بخاری اور نسائی اور رازی اور ابو داؤد نے اور کہا دارقطنی نے متروک ہو اور کہا ابن حسان نے روایت کیا تھا نفقات سے موضوعات کو اور زمین جائز ہے احتجاج ساتھ اسکو اور بھی روایت کیا اسکو دارقطنی اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور اسکی اسناد میں عبد اللہ بن عمر بھائی عبد اللہ کا کہا ابن حبان نے فاش ہوئی خطا اسکی مستحقی ہو ترک کا اور بھی اسکی اسناد میں اسحق بن محمد عروسی ہے کہ مدی بن کذاب ہو اور کہا بخاری نے ترک کیا عثمان بن اسکو صس پشتوت کے معنی یہ ہیں کہ دل سے اسکی ہمت نہ کرے اور اس سے لذت پاک تو عورتوں میں ہی ہوگا اور مردوں میں بعضوں کے نزدیک یہ کہ کثرت شہتہ ہو جاوے یا زیادتی انتشار ہووے اور یہی صحیح ہے کہ انہی کے

ص اور فوہر سے کہ کسی عورت شہتہ یعنی شہوت والی نہیں ہوتی اور اسی پر فتویٰ ہے اور جانا چاہیے کہ کبھی عورت فوہر سے زیادہ کی شہتہ ہوتی ہے اور کبھی نہیں بھی ہوتی اور یہ اختلاف بسبب صغرو عظم جسم کے ہے اور تفصیل کی انتشار اتقالی فصل الحدیث میں آئیگی **ص** اور حرام ہے جمع کرنا درمیان دو بہنوں کے اور درمیان اون دو عورتوں کے اگر انہیں سے ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری عورت اسکو درست نہ ہو اسواسطے کہ انہی نے فرمایا وہ ان کے صحیح ہیں الا تحقیق یعنی حرام ہے جمع کرنا درمیان دو بہنوں کے اور فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیروز دلی سے اور ان کے نکاح میں دو بہنیں تھیں جب وہ اسلام لائے کہ اختیار کرے جسکو چاہے روایت کیا ابو ترمذی اور ابو داؤد نے اور ہدیہ میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایمان لائے ہاں ساتھ اللہ کے اور پچھلے دن کے سونہ جمع کرے لفظہ اپنے کو رہ میں دو بہنوں کے کہنا زیلعی نے تخریج ہرے میں غریب ہے اس لفظ سے **ص** خواہ دونوں نکاح میں ہوں یا ایک کو طلاق دیوے اگر یہ بائن ہو اور اسکی عدت میں دوسری سے نکاح کرے اور عدت اور طلاق کا بیان آگے آچکا **ص** اور بھی حرام ہے وطی کرنا دو بہنوں کا جو اپنی لونڈیاں ہوں اور اسی طرح اگر ایک عورت سے نکاح کیا اور پھر دوسری لونڈی ایسی خریدی کہ اگر وہ مرد فرض کرے تو ان کے درمیان میں نکاح جائز نہ ہو تو اس لونڈی سے وطی حرام ہو اور اگر ایک نے تہی سے وطی کی تو پھر پوری ایسی عورت کہ اگر وہ مرد فرض کی جاوے تو نکاح اون دونوں میں حرام ہو وطی خواہ نکاح سے ہو یا ملک میں سے جائز نہیں و صرف نکاح جائز ہو تو اگر اس عورت سے نکاح کر لیا تو اب کسی سے وطی نہ کرے جب تک کہ ایک کو اون میں سے

عنوان عبد الرحمن قاضی

فصل عورات کے بیان میں

احد العاقرین ملک پر دوسرے کا اور ملکیت منافی ہو ملکیت کو قاب و لون میں مشترک نہ ہو گئے **ک** ص اور غنیمت کے
 نکاح مجبوسہ سے اور جو عورت بنوں کی پریش کشی کرتی ہو **ف** اور وجہ اسکی اوپر گزری **ص** اور نہ پانچویں عورت
 سے جو تھی عورت کی عدت میں **ف** یعنی ایک شخص کی چار عورتیں ہیں اور اسنے ایک کو اون میں سے طلاق دیا
 تو جب تک وہ عدت میں نہ نکاح پانچویں عورت سے جائز نہیں ہے اور یہ حکم واسطے آزاد مرد کے ہو اور غلام
 کیواسطے تیسری عورت جائز نہیں دوسری عورت کی عدت میں اور نہیں جائز ہو نکاح لوٹنے سے باوجود کہ
 خڑو کے نکاح میں **ف** اور دلیل اسکی اوپر گزری **ص** یا خڑو کی عدت میں **ف** صورت مسئلے کی یہ کہ اگر ایک شخص
 کے نکاح میں ایک آزاد عورت تھی اور اسنے اوکو طلاق دیا تو جب تک وہ عدت میں نہ نکاح لوٹنے سے جائز نہیں اور
 خڑو سے جائز ہے **ص** اور نہیں جائز ہو نکاح اس عورت حاملہ سے جو مقید ہو کے آئی ہو اور اس حاملہ سے کہ اوکا
 نسب ثابت ہو **ف** یعنی یہ معلوم ہو کہ فلاں شخص کا حمل ہے **ص** اگرچہ وہ حاملہ مرد و لدہ ہو اپنے مالک کی اور اوس سے
 حاملہ ہوئی ہو ورنہ اور باطل ہو نکاح متعہ کا یعنی اس طرح کہ کہ متعہ کرتا ہوں میں تجھے ہر طرح جراتی مدت پر ملتے باقی
ف اتفاق کیا ایمر اربعہ او علی اصار نے متعہ پر رجعت اوسکی حرمت پر قول اللہ تعالیٰ کا ہے
 وَلَئِنْ هُم لَعُودُوا فَاُولَٰئِكَ عَلٰی اَرْوَاحِهِمْ اَوْ مَا كَمَلَ مِنْ اَيِّهَا نَفْعُهُمْ فَلَا تَنْفَعُهُمْ عُنُقُ مَكُومٍ وَبِئْسَ
 قَمِيْنًا بَعَثُوْا فَاُولَٰئِكَ عَلٰی اَرْوَاحِهِمْ اَوْ مَا كَمَلَ مِنْ اَيِّهَا نَفْعُهُمْ فَلَا تَنْفَعُهُمْ عُنُقُ مَكُومٍ وَبِئْسَ قَمِيْنًا
 ہیں مگر یہی بیویوں پر یا لوطیوں پر نہیں متعہ کی کہ وہ نہیں ملاست کیے گئے ہیں سو جو شخص تلاش کرے سوا مسکے ہیں
 وہی لوگ ہیں زیادتی کرنے والے اس واسطے کہ جس عورت سے متعہ کیا ہوا ہو سکوزوج نہیں کہتے ہیں اور اسی سبب
 جو لوگ قائلین متعہ ہیں انکے نزدیک بھی عورت مرد میں وراثت نہیں برخلاف زوجہ کے روایت کیا مسلم نے ربیع
 بن سوہب بن معبجہ جی سے تحقیق کیا ورنہ اب نے حدیث بیان کی اونسے کہنے وہ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سو فرمایا اب نے ای لوگو! ان دیا تھا میں نے تمکو متعہ کا عورتوں سے اور اب اللہ نے حرام کیا اسکو دن قیامت تک
 سو جس شخص کی ایسی عورت ہو تو چھوڑ دے اوکو اور نہ لے اونسے جو دیا ہو اوکو اور روایت کیا اوکو مسلم نے
 دوسرے طریق سے اور بھی روایت کیا ابن ماجہ نے باسناد صحیح حضرت عمرؓ سے کہ انھوں نے خطبہ پڑھا سو کہا تمکو
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذن دیا متعہ کا تین بار پھر حرام کیا اوکو اگر کوئی متعہ کر گیا اور وہ محسن ہو گا البتہ
 رجم ہو گا میں اوکو سبختوں سے اور ایک روایت میں ہے کہ خطبہ پڑھا حضرت عمرؓ نے سو کہا کہ کیا حال ہے اوکو لوں
 جو نکاح کرتے ہیں متعہ کا اور تحقیق کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے نہیں آویگا میرے پاس ملے
 کہ نکاح کر لیا ہو وگیا اونسے متعہ مگر رجم ہو گا میں اوکو اور پوچھے گئے حضرت ابن عمرؓ سے سو کہا حرام ہے
 سو کہا گیا اوکو کہ ابن عباسؓ قوی عتہ ہیں اوسکی حلت کا کہا انھوں نے کہ کیون نہیے زنا حضرت عمرؓ میں اور روایت
 کیا مسلم نے سلمہ بن کو ع سے کہما نہت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سال اوٹاس کے تین بار پھر منع کیا
 اہکو متعہ سے اور روایت کیا مسلم نے سہر بن معبجہ سے کہ حکم کیا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سال فتح میں

یعنی متعہ غیر مشروع
 سناہی کی صورت
 بھلا بیان فرمائی
 تھی کہ متعہ کو نکاح
 نہ جواب دیا کہ نہیں
 نہ کی اس سے مسلم
 علیہ السلام
 ایک مقام اوٹاس
 کے پاس ہو گا ان
 کو زنا و اوٹاس کا
 کہہ سکتا ہے کہ یہ
 مرد نہیں

سودہ زانیہ ہر اخراج کیا اور سکا دار قطنی نے اور اسکی استا میں ابو عصمتہ اسم بن ابی مرجم کی کو بھیجی ہے کچھ نہیں اور کہا دار قطنی نے متروک ہو یہ سب دلیلین شافعی کے نہیں بلکہ تھیں اور شافعی حجت پھر ہے میں ساتھ قبول الدعا کی حتیٰ انکم ذکر و کما غلب کما کو کہ نسبت کما کی اس میں ہر طرف عورت کے ہوا اور نہایت ابن عباس سے کہ فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت بے خاوند کے پروردہ زیادہ حقہ امیر اپنی ذات پر ولی لینے سے اور بکر سے اذن لیا جا دیگا ورازن اور اسکا سکوت میری روایت کیا اور سکو سلم اور مالک اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور یہ حدیث نہایت صحیح ہے اور حدیث ابن اسلم بن عبد الرحمن سے کہ کہا کہ ان کی ایک عورت طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوکھا تھیں جسے باب نے نکاح کیا یہ ایک شخص سے اور میں ناراض ہوں وہ فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اسکے باپ کو نہیں نکاح ہو واسطے تیرے جاننا کہ جس سے چاہے تو روایت کیا اور سکو ابن ابی جوزی نے اور یہ حدیث اگرچہ مرسل ہے لیکن مرسل نزدیک ہمارے حجت ہو اور طریق حضرت عائشہ سے تحقیق کرتا وہ داخل ہو میں اور نیز سوکھا میرے باب نے نکاح کیا میرا اپنے پیچھے سے تاکہ بڑھے حساب اور میں بکر وہ کہتی ہوں سوکھا حضرت عائشہ سے بیٹھے بیٹھے اور کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی حضرت عائشہ سے کہ آپ کو سو آپ نے کہا بھیا اطراف اور اسکے باپ کے اور دیا اختیار قادی کو کو بھیا قادی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذن دے دینے اور اسکی جو میرے باب نے کیا اور نہیں ارادہ کیا بیٹھے مگر یہ کہ آگاہ کرواں میرے جوتوں کو کہ نہیں ہوا ورنہ پراون کے باپوں کا اختیار روایت کیا اور سکو نسائی نے اور وجہ استدلال کی اس حدیث سے یہ کہ حضرت عائشہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت کیا قادی کے اس قول پر کہ باپوں کا کچھ اختیار نہیں تو یہ حدیثیں معارض ہیں حدیث حضرت عائشہ کو جو پہلے مذکور ہوئی اور حدیث لا نکاح الا بعد ولی کو تو ترجیح میں شائبہ عباس کو ہوگی کیونکہ روایت کیا اور سکو سلم نے اور وہ صحیح اور اقویٰ از رو سے نہ کہ کے برخلاف اور احادیث کے حصے سے کہ کیا شافعی نے کہ وہ سب غلط نہیں نیست سے جیسا کہ بیان کیا ہے اور تاویل بہت لا نکاح الا بعد ولی کی یہ کہ نہیں ہے کما جہ بطور سنت کے بغیر ولی کے اور حدیث حضرت عائشہ کو عمل کرتے ہیں اور ابواس نکاح کے جو بکر کو کہے ہوئے والدہ اعلیٰ زیادہ تفسیر کی کہ اس میں گنجائش نہیں ص جو عورت بکر ہو اور نا بالغ ہو تو اس پر ولی جبر کر سکتا ہو واسطے نکاح کے اتفاق اور اس پر اجماع کیا محمد بن نصر اور بکر بالغ ہو ولی کو جو خبر نہیں ہو چکا اور امام شافعی کے نزدیک باپ اور دادا کو جو ہو چکا

ف امام شافعی دلیل لاتے ہیں اس سے جو روایت کیا گیا حسن سے مرسل کہ فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیے کہ اذن لی جاوین بکر عورتیں اپنے نفوس میں پس اگر انکار کریں تو جبر کی جاوین اخراج کیا اور سکا ابن ابی جوزی نے اور یہ حدیث ساقط ہو از رو سے متن اور سند کے لیکن از رو سے متن کے سوا سوا سلم کے در بیان اذن لینے اور جبر کے تناقض ہے کیونکہ اس وقت میں اذن لینے سے کچھ فائدہ نہیں اور لیکن از رو سے سند کے سوا سوا سلم کے اور سکی سند عبد الکریم ہے کہ ابن ابی جوزی نے اجماع کیا محدثین نے اور سکی طعن پر علاوہ اسکے حدیث مرسل امام شافعی کے نزدیک مقبول نہیں اور دلیل ہماری حدیث ابن عباس کی ہے کہ ایک عورت بکر ان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہو بیان کیا کہ آپ نے نکاح کر دیا اور سکا اور وہ ناراض تھی سو اختیار دیا اور سکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا اور سکا احمد اور ابو داؤد

۱۱۱

یعنی آپ کو بھلا
جم نہیں پہنچتا

محمّد

اور نسائی اور ابن ماجہ نے ساتھ سند متصل کے اور رجال اوسکے رجال حدیث صحیح کے ہیں اور وہ جو کہا جیسی ہے کہ یہ
 مسل کی کچھ غیر نہیں اسوا سے کہ وہ مسل کی بعض طریقوں سے اور مسل حجت ہی اور بعض طریقوں سے صحیح سے
 متصل ہے کہ ابن القطن نے حدیث ابن عباس کی صحیح ہے اور نہیں ہے یہ عورت خنسا اور بنت مدام کہ نکاح کرنا تھا اوسکا
 اوسکے باپ نے اور وہ غیب میں اور ناراض تھی تو رد کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح اور نکاح روایت کیا اوسکو کہا گیا
 نے اور کہ شیخ ابن الہمام نے ایک روایت میں ہے کہ خنسا بھی بکری تھی اخراج کیا اوسکا نسائی نے لیکر روایت بخاری کی کراچہ
 اور روایت کیا دارقطنی نے حدیث ابن عباس کہ تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رو کیا نکاح ایک بکر اور شریک نکاح کر
 تھا اون دونوں کا اوسکے باپ نے اور وہ دونوں ناراض تھیں اور روایت کیا دارقطنی نے ابن عمر سے تحقیق کہ ایک شخص
 نے نکاح کر لیا اپنی بیٹی کا سو وہ ناراض ہوئی تب رد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح اوسکا اور ایک روایت میں ہے کہ
 ابن عمر رضی اللہ عنہ سے تحقیق کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لیتے تھے عورتیں اوسکے خاوندوں سے شریا اور بکر بعد
 اسکے کہ نکاح کر دیتے تھے اوسکا باپ اوسکے جب وہ ناراض ہوئی تھیں اس سے اور روایت کیا دارقطنی نے حباب سے تحقیق کیا
 شخص نے نکاح کر لیا اپنی بیٹی کا اور وہ بکری تھی بغیر حکم اوسکے کے تو وہ اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا اس اور عدلی کر دی اپنے
 درمیان اوسکے اور اوسکے خاوند کے **ص** اور اس طرح شریب نا بالغہ بولی کو جو ہو چکا ہے ہمارے نزدیک اور امام شافعی
 کے نزدیک اور سچہ نہیں ہو چکا اور شریب بالغہ کے نزدیک لی کو جو نہیں ہو چکا اور ہمارے نزدیک اور کچھ صحابہ
ف اسوا سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح حواص مصبات کے ہے اور کچھ تعین نہیں کی اور زلیحی نے
 نہیں کیا اس حدیث کا اور کہ شیخ ابن الہمام نے کہ مروی ہے حضرت علی سے متوفی اور مروی ہے اوسکو سطل اور بکر
 نے اور نکاح کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا جعفر کی بیٹی کو ساتھ عمر بن ابی سلمہ کے اور وہ صغیرہ تھیں اور ولی کو
 خدیجہ کو اور اسکا بیان لگے اوسکا **ص** اور امام شافعی کے نزدیک کہ کسی کی کو نہیں ہو چکا سو باپ اور والد کے گرد لی نے
 بکر سے اذن لیا اور وہ چپ رہی یا ہنسی تو اذن ہو گیا **ف** کیونکہ روایت ابی ہریرہ میں ہے کہ پوچھا جاوے آنحضرت صلی
 علیہ وسلم سے کس طرح بکراؤں کا سو فرمایا آپ نے اذن اوسکا یہ ہے کہ چپ رہے آخر لیا اوسکا نکاح جاری سلم نے اور ایک
 روایت میں ہے کہ یہ بکراؤں کو **ف** اذان اوسکا کو اذنی بکراؤں کی جاوے لی اور اذن اوسکا سکوت ہے اور ایک روایت
 میں ابن ماجہ کی ہے کہ **ف** اذان اوسکا کو اذنی بکراؤں کا سو فرمایا اوسکا **ص** اور اس طرح اگر روئے نہ ہو
 سے اور اگر روئے تو وہ رد ہوگا نکاح کا اور اگر اوسکو خبر ہو چکی نکاح کی اور وہ چپ رہی تو اذن ہوئی لیکن شرط
 کہ خاوند کا نام لیا ہو ورنہ اگر خاوند کا نام نہ لیا تو سکوت اوسکا رضا ہوگا اور مہر کا ذکر کچھ شرط نہیں **ف** اسوا سے کہ
 کہ نکاح صحیح ہو جائے بغیر کہ اگر اور اسکا بیان لگے کہ **ف** اذان اوسکا سے ولی کے سوا اور کسی شخص نے
 یا ایسے ولی نے کہ وہ ہر اولی اوس سے زیادہ قریب موجود ہے **ف** بیسے اذن لیا بھائی نے باوجود ہونے باپ کے
 کہ اذنی الغنا **ص** تو نوگو رضا اوسکی یہاں تک کہ زبان سے کلام کرے جیسا کہ شریک رضا بدوں کے نہیں ہوتی
ف اسوا سے کہ ہر یس میں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** اذان اوسکا **ص** یعنی شریب شہرہ کی جاوے

طَلَبُ الزَّوْجِ بَضْعَةٌ عَلَى كُلِّ مَسْئَلَةٍ وَدَايِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ عَيْنِ الْهَيْلِ كَقَوْلِكَ أَخَذْتُ زَوْجِي مِنْهُ وَالزَّوْجُ هُوَ الْوَلَدُ
 یعنی طلب علم فرض ہے ہر مسلمان پر اور رکھنے والا علم کا اور شخص کے پاس جو اس کے لائق نہیں ہو یا نذر اس شخص کے ہو
 کہ سورن کو جو اہل و مرواتی اور سونا ہونا سے اور روایت کیا اس کو یہی حق ہے شعب الایمان میں سلم کہا اور کہا کہ ان
 اس حدیث کا مشہور ہے اور اسناد او اسکا ضعیف ہے اور بہت سے طریقوں سے مروی ہے اور وہ سب بطریق ضعیف میں
 انتہی اور کہا ہے و زیادہ سے کہ روایت کیا اس کو احمد سے بھی اور شمار کیا اس کو ابویزید سے نہ موضوعات میں انتہی
 او کہا ابن حبان نے باطل کا آٹھ لکھ اور اسناد میں اس کی ابو عاتکہ ہے اور حدیث اس کی منکر ہے اور جواب اس کا یہ ہے کہ
 کہ اخراج کیا ہے اس سے ترمذی نے اور ابی اہل علم نے الحاصل یہ حدیث ضعیف ہے موضوع نہیں جیسا کہ کہا گیا اس کو
 ابن حبان اور ابن ابی عیسیٰ نے اور اختلاف کیا ہے اس بات میں کہ مقدار اس علم کے جو فرض ہے کیا ہے یا علم کی قاری ہے
 لکھا ہے کہ فرض علم کو جس سے بندے کو چاہرہ نہیں جیسے پہچاننا خداوند عالم کا اور علم اس کی وحدانیت کا اور اس کے
 رسول کی نبوت کا اور سید طبع ضروری مسائل زمانہ کے کہ سیکھنا اس کا فرض نہیں ہے بخلاف تحصیل رتبہ اجتماع اور ہر جہاں
 یعنی فرضی دینے کے کہ سیکھنا اس کا فرض لکھا ہے اور یہ مقام اس بحث کی تفصیل کا نہیں ہے جس شخص کو تحقیق اس کی منظور
 ہو وہ تو وہ احیاء علوم الدین تصنیف نامہ غزالی کی ملاحظہ کرے ص تو اگر آزاد عورت جاہل تریکل تو قبل اس کا عدا
 ہوگا اگر کوئی کہے کہ تسلیم علم فرض ہے جب عورت بالغ ہو اور کما ہمارا عورت نابالغ میں ہے جب بالغ ہو اور وہ عورت قبل
 بلوغ کے مکلف نہیں ہے تو جواب اس کا یہ ہے کہ عورت یا مرد جب تک کہ اپنی اپنی قریب بلوغ کے ہوں تو واجب ہے اور پھر سیکھنا
 ایمان کا اور احکام ایمان کا اور ان کے وہی پر واجب ہے تعلیم کو ان کی اور یہ نہیں چاہیے کہ ان کو کچھ صرف چھوڑ دے کہ ان کو کفر آیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کر دیا کہ تم اپنے ان کو نہ کو نماز کا جب پہنچ جاؤ میں سات برس کو اور ارشاد کو جب پہنچ جاؤ
 دس برس کو ف اور نازہ بن جعین روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے اور ابی
 نے شرح السنۃ میں ص اور ثقیہ عورت اور ارشاد کے کا خیال باطل نہیں ہوتا وقت بلوغ کے جب تک کہ راضی نہ ہو جاؤں
 سے یعنی یہ کہیں کہ راضی ہوا میں یا نہ ہوا سے یعنی ایسا فعل کرین کہ جس سے او کی رضا معلوم ہو وہی رضا ہو سکتی
 یا لمس کرے کوئی کہہ سکتا یا لگا ہوا دوسرے اور عورت قبل کرے اور سید طرح اختیار کو کا باطل نہیں ہونا اگر کچھ طبعی ہوا
 مجلس جب لڑکا کو ان کی بالغ ہو میں اور وہ ناراض ہوں تو نکاح کے فسخ کرنے کے واسطے قاضی شرط ہے ف یعنی ان کو
 اپنے قاضی کے فسخ نہیں پہنچتا اس واسطے کہ اس میں ضرر ہے مرد کا اور لازم کہ دینا ضرر کا کسی پر بدو قضاے قاضی کے
 مگر ہم نہیں ہر ص اور جو لڑکی کا آزاد ہو تو اس کے نکاح فسخ کرنے کے لیے قاضی شرط نہیں ف اس واسطے کہ وہ لوگوں
 اپنے نہیں دوسرے کی زیادتی ملک سے بجاتی ہے اور اس میں کچھ قضاے قاضی شرط نہیں اور زیادتی ملک شوہر کو ہو کہ
 جب وہ لڑکی آزاد نہیں تھی تو خداوند اس کا لگ و طلاق کا تھا کیونکہ لڑکی کے دو طلاق سے زیادہ نہیں ہوتے اور
 جب آزاد ہوئی تو خداوند اس کا ملک تین طلاق کا ہوتا ہے اور نہ زیادتی ملک ہر ص اور اگر لڑکا یا لڑکی کوئی ان میں سے
 قبل قاضی کے تفریق کرنے کے مگر لڑکی تو دوسرا اس کا وارث ہوگا برابر کہ بالغ ہوں یا نہ ہوں ف یعنی اگر قبل بلوغ

مستأف فرغ من بیتا مقدم ہوئے براور پوناہر پوتے براور پردا پوتے کے پوتے پر اور اصول میں باپ خدمت و دادا پر اور دلا پر دادا پر اور جانیوں میں بھائی مقدم ہوئے پوتے پر اور معتجما کو اسکے بیٹے پر اور اسکا بیٹا اس کے پوتے پر اور چچا کو چچا مقدم ہو اس کے بیٹے پر اور بیٹا اس کا پوتے پر اسی طرح پر قیاس کر لینا چاہیے **ص** بھرتیج ہوگی ساتھ قوت قرابت کے یعنی عینی مقدم ہوگا علاقائی **رف** اور بھائی حقیقی یعنی عینی مقدم ہوگا بھائی علاقائی پر اور عینی کتنے ہیں حقیقی بھائی کو اور علاقائی اس بھائی کو کتنے ہیں کہ اپنے باپ کا بیٹا ہو گیا ہی مان سے **ن** واصل اور کافر کی ناپست مسلمان کو نہیں اور نہ مسلمان کی ولایت کا ذکر کو اگر کافر اس کا پوتہ ہو **ف** دلیل دوسرے مسئلہ کی اور پکڑی ہو اور دلیل اس بات کی کہ مسلمان کو ولایت کا فرائض نہیں یہ کہ ولایت سبب ہی میراث کا اور مسلم کو میراث کا فرائض کی نچوڑ چکی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوازش ہوگا مسلمان کا فرائض کا اور نہ کافر مسلمان کا کار وایت کیا اس کو بخاری مسلم اور اصحاب یمن نے فرمایا میں نے زید بن مسعود سے اور یہی حدیث دلیل و نون مسئلہ کی ہو سکتی ہو اور کافر کا فرائض ولایت کر گیا کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَجْزَأُ كُفْرِهِمْ مِنْ عَمَلِهِمْ بَعْضٌ فَاكْفُرُوا بِالْكَافِرِينَ بعض اہل ولایت ہیں بعض کے اور اس میں فرق نہیں کہ ایک نصرانی ہو اور دوسرا یہودی کیونکہ اولیات احمدی ہو اور دوسرے عیسائی یا کافر لایق قرائت اھل لکھنؤ میں شمس الدین راء احمد والنسائی والابوداؤد وابن ماجہ والدارقطنی یعنی نہیں ولایت ہو گئے دو مسئلہ متفرق کچھ ہمارے سنائی ہوئے ہیں اس واسطے کہ ملتین سے مراد اس جگہ کفر و اسلام ہو **ص** پھر ان سبب مان پھر صاحب حرمت صاحب حمہ و ہمہ شخص ہو کہ نواس کا کوئی حصہ کتاب لکھ یا حدیث یا اجماع سے مقرر ہو اور نہ دوسرے ہو جیسے نوٹس اور پوتوں کے بیٹے اور نانا اور پردا نانا اور بھائی اور بھانوں وغیرہ **ص** قریب بعد قریب کے یعنی جو قریب ہوگا اس کو ترجیح ہوگی بعد پر مثلاً اس مقدم ہوئے سے کہ بیٹے پر اور نانا نانا کے بیٹے پر اور اسی طرح **ص** پھر مولی الموالات اور وہ وہ شخص ہو کہ دوسرے کے ساتھ عہد کیا ہو کہ اگر کچھ جہانیت ہو تو نو دیت دیکھاؤ اگر میں مردن ہو تو وارث ہوگا **ف** صورت اس کی یہ کہ ایک شخص مہجول النسب کہما دوسرے سے کجب میں مرد نکالو تو میرا وارث ہوگا اور تو میری دیت دیکھا جب میں جہانیت کر ڈکا تو یہ کہنے والا اس کا مولی الموالات ہوا تو اس کو وارث نہیں کہ عہد ہو چکا ہو جب اس کا اور کوئی قریب ہوگا اور وجہ اس کی یہ کہ ولایت سبب ہی میراث کا اور مولی الموالات کو میراث ہو چکی **ص** پھر وہ قاضی کہ اس کے گھوڑے میں یہ لکھا گیا ہو کہ اس کو ولایت نہ ہو سچ کی **رف** یعنی وہ مکتوب کا کو با دشاہ سے ملا یہ وقت ملنے عہد تھا کہ اس کو اس میں اشارہ یہ طرف اس بات کے کہ قاضی کو کچھ ولایت حاصل نہیں بلکہ بسبب اسکے کہ وہ نائب بادشاہ کا یہ توجہ نائب بادشاہ کو ولایت یہ توجہ بادشاہ کو بطریق اولی ہوگی اور ایسا ہی ہوا اپنے کردقت نمونے اولیا کے ولایت نام کو ہو اور دلیل لائے ہیں اس پر صاحب ہمایہ ساتھ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اَلْاَھْلُکَانَ وَلِیُّ مَنْ کَانَ لَیْکَ یعنی بادشاہ ملی ہو اس کا جسے کانوئی نہیں پر روایت کیا اس حدیث کو ابراہیم ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور احمدی نے حضرت عائشہ سے اور ابو ہریرہ سے گذر چکی اور دوسرے یہ کہ وقت حرم کے کہ ضرورت نمونے کسی ولایت قریب کے مال بیت لٹال میں ہوتا یہ تو حالت جہانیت میں بھی در صورت غور کے کسی

یعنی عرب کونوہیں بعض بعض کے ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کا اور والی کونوہیں بعض بعض کے ایک مرد دوسرے مرد کا گھر
اور عجم اور اوسکی اسناد میں ایک راوی ہر ایک اوسکا نام نہیں لیا گیا اور نہ سکر جانا اوسکو اور حاتم نے کہا میں اپنے چچ
اوسکا ایک شاہد ہی ہزار نے روایت کیا اوسکو معاذ بن جبل سے اور سند اوسکی منقطع ہے اور ایسا ہی کہا زبلی نے
تخریج ہوا یہ میں اور روایت کیا دارقطنی نے ابرہہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کونوہیں
ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کا اور عربی عربی کا اور زولی زولی کا مگر جو لاہد اور حجام اور خراج کیا اوسکا ابن الجوزی نے
علی بن ابی حمزہ سے اور اسناد میں اوسکی ایک روایت ہے کہ محمد بن الفضل طعن کیا گیا ہے یومین اور خراج کیا اوسکا ابن ہشام
اور وہ بھی ضعیف ہے اور نکاح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو بیٹیوں کا حضرت عثمان غنی سے اور وہ اموی تھے اور
حضرت علی نے علی بن ابی طالب سے اور وہ مدوی تھے **ص** اور قریش وہ ہے جو حضرت بن کنانہ کی اولاد ہیں
اور لیکن جو لوگ حضرت سے اوپر لوگوں کی اولاد میں ہے وہ قریش نہیں اور کفارت عرب میں اس واسطے خاص ہوئی کہ عجم کے
لوگوں نے اپنے نسب متعلق کر دیے **ف** یعنی اپنے غیر قبیلے میں شادی کر کے **ص** اور اہل عجم میں کفارت باعتبار
اسلام کے ہے تو جسکے باپ اور ادا افتقار مسلمان تھے وہ کفو ہے اوس عورت کا جسکے باپ اور داد اور پیرداد اور غیر پیرداد
مسلمان تھے **ف** حاصل یہ کہ اسلام میں نسب تلحم ہوتا ہے ساتھ باپ اور داد کے جسکے باپ اور داد افتقار مسلمان
تھے وہ کفو ہے اوس عورت کا کہ اسکی دو پشت سے زیادہ اصول مسلمان تھے **ص** اور جو شخص کہ خود اسلام لایا ہے وہ کفو
نہیں اوسکا باپ مسلمان ہے اور جو شخص کہ اوسکا باپ فقط مسلمان تھا وہ کفو نہیں اوسکا جسکے باپ اور داد بھی
مسلمان تھے اور باعتبار آزاد کی کہ تو غلام یا جو پہلے غلام تھا اور آزاد کر دیا گیا کفو نہیں اوس عورت کا جو اصل سے
آزاد ہے اور اسی طرح جس شخص کا باپ غلام بنتی **ف** یعنی آزاد **ص** تلکونوہیں جسکے باپ اور داد اولاد آزاد تھے
اور باعتبار آزاد نہ تھے کہ تو مرفاق کفو نہیں اوس عورت کا جو نکحت شخص کی بیٹی ہے **ف** نکحت شخص کی قید
اس واسطے لگائی کہ اگر نکحت بنوہیں کی بیٹی بھی نکحت ہوتی ہیں اور اگر نکحت نہ ہوں فاسق ہوں تو فاسق اوسکا کفو ہے
ص اگرچہ وہ فاسق ہے فقہ کو ظاہر نہیں کرتا ہے اور یہی مختاری شیخ الی بکر احمد بن فضل کا اور بعض شافعی کے
نزدیک اگرچہ وہ فاسق فسق کے کاموں کو ظاہر کرنا ہو تو کفو ہو جاوے گا نکحت مرد کی بیٹی کا اور باعتبار مال کے تو جو
شخص عاجز ہو تو محل سے **ف** مہر محل اوس مہر کو کہتے ہیں جو وقت نکاح کے لیا جاوے اور جو محل جو بعد نکاح کے
ص اور فقہ سے تو وہ کفو نہیں اوس عورت کا بھی جو فقیر ہووے اور نہ اوس عورت کا جو غنی ہووے اور شخص
کہ قادر ہو مہر محل اور فقہ پر تو وہ کفو ہے اوس عورت کا بھی جو بہت مالدار ہو کیونکہ مال فیما ہونے والا ہے تو محل
قدروا بہ سے زائد ہے اور اوسکا اعتبار نہیں **ف** اور فقہ کا بیان آگے آوے گا **ص** اور باعتبار پیشہ کے تو جہاں
اور حجام اور بھنگی اور چاکر کونوہیں ہی مہر اور بزرگ اور صراف کا **ف** اور یہی مذہب صاحبین کا ہے اور امام ابو حنیفہ
سے بعد وہاں ہیں مہر دھما کہ ہے کہ اس میں رنگ عزت کا اور رنگ کھجک کہ عورت نے اپنا کم پر مہر مثل سے
ف یعنی فقہ ہر جسے پر ہندو اسکے عورت میں پہلی ہائی ہیں **ص** تو ولی کو تعزیر ہو گیا ہے یا نہ کہ مہر ہو یا نہ کہ مہر ہو

فصل نکاح فضولی اور وکالت نکاح میں

نکاح فضولی ہر دو پر اجازت اوس شخص کے جس طرف سے وہ فضولی ہو یعنی اگر کسی شخص نے کسی مرد یا عورت کا بے اذن اوس کے نکاح کر دیا یا نکاح جائز ہو اور موقوف رہے یا نکاح کی اجازت پر **ف** اگر اجازت دینے کو نکاح صحیح ہو جائیگا ورنہ ناواقف یا ناجائز ہے کہ جو شخص اپنے ساتھ نکاح کرے وہ شرع میں باطل کہلاتا ہے اور جو کسی ہو جسے کا نکاح کر اوسے پس اگر اوس کے اذن سے نکاح کر لیا ہو تو وہ وکیل کہلاتا ہے اور اگر بغیر اذن کے نکاح کر لیا ہو پس اگر اذن دونوں میں وہ قرابت ہی ہو کہ ولایت نکاح میں مختبر ہو تو وہ وکیل کہلاتا ہے ورنہ وہ فضولی **ی** ص او اسی طرح اگر مرد اور عورت دونوں کا وہ فضولیوں نے نکاح کر دیا بغیر اونس کے اذن کے تو نکاح جائز ہوگا اور موقوف رہے یا نکاح کی اجازت پر **ف** تو اگر دونوں نے اذن دیا تو نکاح صحیح ہو اور اگر دونوں یا ایک نے انکار کیا تو نکاح باطل **ی** ص اور مالک ہو جائیگا کہ کسی شخص جو فضولی ہو کسی کی طرف سے دونوں جانب نکاح کا یعنی اگر اجابت قبول کا اور اذن دونوں کی زبان سے کہنے کی حاجت نہیں رہتی جو بیک شخص وکیل ہو اور عورت کی طرف سے اور کہنا اوسے نکاح کر دیا سینے اوس عورت کا اوس مرد سے کافی **ی** **ف** یعنی یہ کہ سنا مرد نہیں کہ قبول کیا سینے ص اور اس کی کنیتوں میں اول یہ کہ **ی** **ف** اور یہ دونوں جو جیسا کہ چاہے یا نکاح کرے اپنے چاہی کی بیٹی کا جو نا بالغ ہو اپنے ساتھ **ف** تو چاہے یا بشا صلی بھی ہو یعنی اپنا نکاح کرے یا عورت کی بھی رہے چاہے بیٹی کا **ی** ص دوسرے یہ کہ وکیل اور وکیل دونوں جو جیسا کہ کسی عورت نے ایک شخص کو وکیل کیا کہ وہ اوس عورت کو اپنے ساتھ نکاح کرے تیسرے یہ کہ دونوں طرف سے ولی ہو **ف** جیسا کہ اپنی دختر کا یا اس کے کا نکاح اپنے بھتیجے یا بھتیجی سے کرے صحیح ہے یہ کہ دونوں طرف سے وکیل ہو **ی** **ف** جیسے ایک عورت ایک شخص کو اپنے نکاح کے واسطے وکیل کرے اور کوئی مرد بھی اوس کو اپنے نکاح کے واسطے وکیل کرے **ی** ص یا چونکہ ایک طرف سے ولی اور دوسری طرف سے وکیل ہو **ف** جیسے ایک شخص کو کسی مرد نے وکیل کیا اپنے نکاح کا اور اس نے اپنے چاہی کی بیٹی کا جو نا بالغ ہو اوس شخص سے نکاح کر دیا **ی** ص اور جہاں نہیں کہ ایک شخص مالک ہو جائے دونوں طرف کو نکاح کے یعنی اگر اجازت کی اور وہ فضولی ہو جیسے کہ اسل اور فضولی ہو **ف** جیسا کہ نکاح کیا سینے فلا نی عورت سے گواہ ہو تو مرد اور عورت کو خبر ہو چکی اور اوس سے اجازت دی تو نکاح باطل **ی** ص یا ولی ہو ایک طرف سے اور فضولی ہو دوسری طرف سے **ف** مثلا یوں کہ نکاح کیا سینے اپنے چاہی کی بیٹی کا فلا نے سے اور اوس فلا نے کو خبر ہو چکی اور اوس سے اجازت دی تب بھی نکاح باطل **ی** ص یا ایک طرف سے وکیل ہو اور دوسری طرف سے فضولی ہو **ف** مثلا یہ کہ وکیل کی عورت کو خبر نکاح کر دے اور اوسے گواہوں کے سامنے لے کر گواہوں کو نکاح کر دیا سینے یہ کہ فلا نی عورت سے اور جب اوس عورت کو خبر ہو چکی تو اوس سے اجازت دی تب بھی نکاح باطل **ی** ص یا دونوں طرف سے فضولی **ف** مثلا یوں کہ نکاح کیا دیا سینے فلا نے کو فلا نی عورت سے گواہوں کے سامنے اور وہ دونوں شخص غائب ہیں اور پھر دونوں نے اجازت دی تب بھی نکاح باطل **ی** ص اگر کسی نے ایک شخص کو وکیل کیا

کہ تو میرا نکاح کر دے کسی عورت سے اور اسے اس کا نکاح کر دیا کسی شخص کی نوہری سے صحیح ہوا کہ اگر اسے مطلق عورت کہا تھا تو وہ کی قید نہیں لگائی تھی اور باپ کو اور داد کو وقت نہوے باپ کے درست ہے نکاح کر دینا چاہئے ولد نابالغ کا اگر کسی ہو یا نکاح ساتھ غبن فاحش کے مہر میں یعنی ایک کا مثل مثل ہزار درہم ہو اور باپ اور دادا نکاح کر دیا اور سکا باپ کی نوہری پر بیعت اور غیر کہتے تو اب اون دونوں کو بعد بلوغ کے اختیار فسخ کا نہیں اور اگر سوا مان باپ کے اور بیعت نکاح کیا ہو تو اول کو بوجہ بیاہی کہ بعد بلوغ کے فسخ کریں اور اگر کسی شخص نے حکم کیا کہ کسی کو میرے واسطے ایک رت نکاح میں لائے اور اسے نکاح کیا اور سکا دو عورتوں سے ایک ہی عورت کو تو بقیہ جائز نہیں اور اگر نکاح کیا دو عورتوں سے ساتھ دو عقدوں کے تو اول عقد درست ہے اور دوسرا نادرست ہے

باب مہر کے بیان میں

اقول کہ اس درہم میں ہمارے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک جو قیمت داری وہ صالح مہر کی ہے یا بدیہ کی قیمت اوسکی دس درہم ہوں یا زیادہ یا کم ف کہ صاحب ہمارے نے دلیل ہماری قول ہے حضرت علیؓ علیہ السلام کا نہیں ہو مہر کم دس درہم سے اور یہ حدیث اور گزری روایت کیا اور سکودا قطنی اور یہی ہے جابر سے کہ ابن ابی حوزی نے روایت کیا کہ جہنم اس حدیث کو کہتے طریقوں سے اور مدار اس حدیث کا بشر بن عبد بن کہ ابن احمد بن حنبل نے بشر کو نہیں احادیث اوسکی موضوع میں کہ ب میں اور وہ بنا ہوا حدیث کو اور کما دا قطنی کا زب ہو اور کما ابن حسان نے روایت کرتا ہے موضوعات کو ثقافت سے کہما شیخ ابن الہمام نے اس حدیث کا ایک شاہد ہے کہ قوی کرتا ہے اسکودا جو روایت کیا ہے حضرت علیؓ سے موقوفاً نہیں قطع کیا جاوے گا تاہم کہ میں نے اس سے اور نہوے گا مہر کم دس درہم سے روایت کیا اور سکودا قطنی نے سنن میں اور یہی ہے اور کما محمد بن عیسیٰ میں کہ پونچا بکویہ حضرت علیؓ اور عبد اللہ بن عمر اور عام اور ابراہیم رضی اللہ عنہم سے اور روایت کیا اور سکودا اپنے اسناد سے شرح میں اوسکی طحاوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث علیؓ میں داود از دیہی کو روایت کی اوسے شعی سے اوسے حضرت علیؓ سے کہما یحییٰ بن معین نے داود حدیث اوسکی کچھ نہیں اور شعبی نے نہیں سنا ہو حضرت علیؓ سے اور بعض طریقوں میں اوسکے غیاث بن ابراہیم کو کہما احمد اور بخاری اور دا قطنی نے غیاث بن ابراہیم کو کہما اور کہما یحییٰ کے کذاب ہو اور کہما ابن حبان نے وضع کرتا ہے احادیث کو اور روایت کیا تھی سے حضرت علیؓ سے کہما انھوں نے اقل درجہ اوسکا کہ حلال ہو جاوے اوس سے عورت دس درہم میں اور روایت کیا اور کوکاب بن عبد البر نے اور روایت کیا حدیث جابر کو یہی ہے سنن کبیر میں بہت طریقوں سے اور نظام کو کہ جب بہت طریقہ ضعیف ہوتے ہیں تو حدیث حسن ہو جاتی ہے یا وجود اسکے کہ نوید ہوں اوسکے آثار صحابہ و تابعین اور امام مالک کے نزدیک اقل درجہ مہر کا پانچ درہم میں اور یہ بھی مروی ہے حضرت علیؓ سے لیکن اسناد میں اوسکی حسن بن دینار متروک ہو اور کذاب کہما اور سکودا جو حاتم نے اور امام شافعی کی دلیل بہت ہیں صحاح میں مذکور ہیں اور نہیں ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسطے سہل بن سعد کے تلاش کروا کر یہ انگوٹھی ہو لو ہے کی بھر نکاح کیا اور نکاح بدلے

نکاح

داود از دیہی

غیاث بن ابراہیم

غیاث بن ابراہیم

تعلیم قرآن کے اخراج کیا اور سیکھنے والی مسلم نے اور جواب اوسکا یہ ہو کہ یہ خصائص میں سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ روایت کیا سعید بن مسعود نے ابو النعمان از دی سے کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا اور ایک صورت قرآن کے اور فرمایا کہ نوگامچہ یہ ہر ایک کے واسطے بعد تیس اور تفصیل کہتے مسوط بن جہاد اور اوس درہم سے کہ ہم بانہا تو دس درہم دینا پڑینگے **ف** اسواسطے کہ وہ عورت راضی ہو گئی جس کہ میں نہ لیکن حکم شرع کا فاسد کرنا ہی اوسکو تو لازم آوے گا اقل درجہ ہر کا اور وہ دس درہم ہیں **ھ** اور اگر دس درہم معین کیے یا دس سے زیادہ تو حتما معین کیا اور بنا پڑینگا صحبت کرنے سے خواہاوند جو ایک کے چلنے سے **ف** یعنی اگر کوئی خاوند یا جو رو میں سے مرگیا تو حتما ہر معین ہی وہ لازم ہوگا کیونکہ فرمایا ابن مسعود نے اوس شخص میں کہ نکاح کیا اسے ایک عورت سے اور وہ مرگیا بغیر وطی کے اور اسکا ہر نہیں معین کیا اور اسکو ہر کا اہل اور عورت عدت ہو اور اسکو بیعت بھی کرنا مسئل بن سنان نے کہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حکم فرمایا تھا زوجہ بیٹی و شوق میں روایت کیا اوسکو ابو داؤد وغیرہ نے اور روایت کیا امام مالک نے عوطا میں عبد اللہ بن عمر سے کہ نہیں ہر واسطے اوسکے اور یہی حکم کیا زہد بن ثابت نے اور ہمارے واسطے حدیث مرفوعہ میں سنان کی کہ کو جب ہر میں سنا اور دلا لایا گیا تو جب میں ہوگا تو بطریق اولیٰ دلا لایا جائیگا **ص** اور اگر طلاق سے دیا قبل وطی کے یا خلوت صحیح کی تو نصف مہر لازم آتا ہو **ف** کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو **وَإِنْ طَلَقْتُمْ نِسَاءً مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْقَضِيَ حَقُّهُنَّ فَكُلُّنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْقَضِيَ حَقُّهُنَّ وَكَذَلِكَ وَصَّوْهُنَّ لَكُمْ فَرِيضَةٌ مِمَّا قَدْ وَصَّوْهُنَّ نِسَاءً الَّتِي طَلَقْتُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْقَضِيَ حَقُّهُنَّ فَكُلُّنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْقَضِيَ حَقُّهُنَّ وَكَذَلِكَ وَصَّوْهُنَّ لَكُمْ** اور تم کو بیعت بھی کرنا مسئل بن سنان نے اور روایت کی اوسکی و وہی حدیث معقل بن سنان ہی اور اثر ابن مسعود کا **ص** اور اگر نکاح کیا اس میں شرط سے کہ ہر نہیں ہو یا بے لیں شراب کے یا بے لیں سوکے یا ایک سوکے کے مکے سے اور اس میں شرط شمار کیا اور وہ شراب نکلا یا ایک غلام سے اور اوسکی طوت شمار کیا اور وہ آزاد نکلا یا ایک بے اور ایک جانور کے بے اور اوسکی صفت بیان کی یا تعلیم قرآن کے بے یا اس بات پر کہ خاوند آزاد اوسکی ایک سال خدمت کرے یا سبکی بیٹی یا بہن سے اس بات پر کہ وہ بھی اوس سے اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کر دیوے تو ان سب صورتوں میں نکاح صحیح ہو اور ہر مثل لازم آوے گا وقت وطی کے یا خلوت صحیح کے یا موت کے **ف** لیکن اہل صورت ہر واسطے کہ نکاح نام نہر اوس عقد کا جس سے اتصال اور انعام ہو تو وہ فقط جو روخاوند سے درست ہو جاوے گا اور اسکی شرط ساقط ہو جاوے گی اور دوسری تو میری صورت میں اسواسطے کہ شراب اور سوہا سے نزدیک مال نہیں ہو تو گویا ایسا ہوا کہ نکاح کیا بغیر کو ہر کے اور اسی طرح جو حق اور یا بچہ میں صورت میں غلام یا سوکر مال تھا لیکن وہ آزاد نکلا اور سوکر شراب نکلا اور شراب اور جو شخص آزاد ہووے مال نہیں ہو اور جو شخص صورت میں اسواسطے کہ وہ کبیر اور جانور یا بچہ ہو تو نکاح بیکتاب ہر مثل لازم آوے گا اور ساقط صورت میں اسواسطے کہ تعلیم قرآن کچھ مال نہیں ہو کہ نہ اوس پر شرط جائز نہیں جیسکہ لگے آتا ہو اور انھوں میں صورت میں اسے کہ خاوند مالک ہی ہو کہ کا اور خدمت تقضی ہو مگر کویت کی

یعنی نہیں گنا، ہی تیرا اگر طلاق دو تم عورتوں کو بہت ناک نہ جماع کرواؤ نہ بے اندکھ کو کوئی حصہ ان کے واسطے اور
متعدد واکو غنی پر ہو اسکی مقدار ان فطرس پر ہو اسکے لائق **ص** اس مقدار کا کہ زائد نہ موصوف نہ شریل پر اور کہ نہ
پانچ درہم سے **ف** اور یہی قول ہو کر غنی کا اور یہ تعدد واجب ہو چار سے نزدیک اور امام مالک کے نزدیک سب سے
اور کت کا لام نہ کی کو نہ حجت ہو **ص** اور وہ تین کیلئے ہیں پیرا بن اور خوار **ف** یعنی اور غنی جس سے وہ اپنا
سر چھپاوے **ص** اور چاروں **ف** جس سے تمام بدن چھپاوے **ص** اور سچ یہ کہ اعتبار خاوند کے حال کا
کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے علی المؤمنین قد رکا و علی المؤمنین قد رکا اور نزدیک کر غنی کے عورت کا حال کہ
ف یعنی عورت کی لیاقت کے موافق اور مسکو متعدد یا جاوے گا اور صحیح قول ہمارا یہ کہ یہ نہ والا خاوند ہو تو اسکا
استطاعت اور لیاقت معتبر ہوگی جیساکہ فقہ کے باب میں یہ کہما شیخ ابن الہمام نے کہ یہ انداز مروی ہو حضرت عائشہ
اور ابن عباس اور سعید بن المسیب اور عطاء و شعبی سے **ص** اور اگر نکاح کیا غلام نے اسکی پس خدمت کرے
بیوی کی تو خدمت واجب ہوگی **ف** اس واسطے کہ غلام وضع ہو و اسطے خدمت کے اور خدمت غلام کی عوض
مال کے ہوتی ہو **ص** اور اگر نکاح کیا عورت غرضہ سے یعنی اوس عورت سے جس نے نکاح کیا اپنا بغیر ذکر مہر کے یا
اس بات پر کہ اسکو مہر نہیں **ف** خواہ وہ عورت غرضہ ہو یعنی اوسنے اپنے تین آپ خاوند کو تفویض کیا ہو یا نہ
ہو یعنی ولی نے اسکو خاوند کے سپرد کیا ہو **ص** اور پھر دونوں کسی مقدار مہر پر راضی ہو گئے تو بعد و طے کے یا مہر
کے ہی مقدار لازم آوے گا اور اگر طلاق نہ دیا اسکو قبل و طے کے تو متعدد لازم آوے گا اور امام ابو یوسف اور شافعی
کے نزدیک نصف اس مقدار کا **ف** یعنی جس مقدار پر وہ دونوں راضی ہو گئے ہیں **ص** لازم آوے گا اور بطل
ہماری دو ہی آیت ہو **ص** اگر خاوند نے مہر معین پر کچھ بڑھا دیا خاوند کے ذمے پر واجب ہوگا تو اگر طلاق نہ دیا
قبل و طے کے زیادتی ساقط ہو جاوے گی **ف** اس واسطے کہ زیادتی اوسنے بسبب اشتیاق و طے کے کی تھی تو جہت قصود
فوت ہوا یہ زیادتی بھی جاوے گی اور صورت مسئلے کی یہ کہ کسی نے نکاح کیا ایک عورت سے اور مہر اوسکے دس ہجیر ٹھہرے
اور پانچ درہم لے اپنے اپنی طرف سے بڑھا لے اور پھر اسکو قبل و طے کے طلاق دے دیا تو پانچ درہم لازم آوے گا نہ ساٹھ
سات **ص** عورت کو جائز ہے کہ بغیر مہر باطل مہر کے ذمے سے ساقط کر دے **ف** کیونکہ مہر جو عورت کا ہے اور خدا کو
ہو بیجا ہو کہ حق اپنا ساقط کرے **ص** یا اوس زیادتی کو جو مہر نے بڑھا دیا تھا اپنی طرف سے **ف** مثلاً اسی صورت
میں پانچ درہم چھوڑے **ص** اور خلوت مرد کی ساتھ عورت کے بغیر مانع حسی کے جیسے مرض کہ مانع ہو و طے سے
اور مانع شرعی کے جیسے روزہ رمضان کا یا احوام حج فرض یا نفل کا اور مانع طبعی کے جیسے حیض اور نفاس طبعیت
کو وہ جاتی ہو جماع کرنے کو حالت حیض اور نفاس میں اور اگر مانع شرعی کی بیان موجود ہو **ف** اور وہ فعل اللہ تعالیٰ
کا ہو فاعلہ لولہا لیس آئی الخیض ولا تفر بوقت حتی یطهرت یعنی بدلہ ہو عورتوں سے حیض میں اور
نہ قریب ہواؤں سے یہاں تاکہ ہاں ہو جاوے اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو شخص جماع کرے حالت سے
یا کسی عورت سے اوسکی دو ہجیرین یا کسی کا ہن سے خبر ہو چکے اوسکی تصدیق کی تو اوسنے انکار کیا اوس جہر کا

درہم پانچ
درہم پانچ

جو نازل ہوا بعد پر انخارج کیا اور سکا ترغی اور ابن ماجہ اور ارمی سے اپنی ہر پش سے **ص** ثابت کردیتی جو ہر کو وقت
 اور اسی کا نام غلوٹ بھیجی اور امام شافعی کے نزدیک ہر دون جماع کے مستقر نہیں ہوتا ہی اور دلیل نیامی اجماع صحابہ کا کہ
 اوپر اس بات کے کہ غلوٹ موجب ہر کو نکاحیت کیا اس اجماع کو طحاوی نے اور کہا ابن المنذر نے یہی قول ہے عمر و بن ابی
 زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمرو جابر اور عاذ بن جبل اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم کا اور روایت کیا دارقطنی نے محمد
 بن عبد الرحمن بن ثوبان سے مسئلہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کھولا عورت کا اور نظر کیا
 اوس سے تو واجب ہوا مگر خواہ دخول کرے یا نہ کرے اور اسناد میں اوسکی اگرچہ ابن ابی عمیر نے ضعیف کیا اوسکو بھی نہیں
 لیکر کہا ابن الجوزی نے کہ روایت کیا اوس سے علمائے اور بھی روایت کیا اوس سے اصحاب سنن نے اور بھی
 انخارج کیا اوسکا ابو داؤد نے مراسیل میں ابن ثوبان سے اور رجال اوسکے تفریق میں اور مسل ہمارے نزدیک حدیث ہے
 اور روایت کیا یہی نقلی نے عمرو بن ابی اللہ عنہما سے تحقیق کا اون نے دونوں نے فرمایا کہ جب بندہ ہو جاوے دروازہ اور
 چھوٹ جاوے پردہ تو عورت کو ہر بیوہ اور اوسپر عدت ہو اور اسناد اسکا منقطع ہو اور سوطا میں ہر مالک عن
 یحییٰ بن سعید عن سعید بن المسیب عن ابن عمر بن الخطاب قضی فی المرأة اذا دخل الرجل اثم اذ آ
 ان حیث الشئ فقد وجب علیہ الصلوات یعنی جب چھوٹ جاوے پردہ تو تحقیق کہ واجب ہوا مرد ہر اور وقت
 کیا عبد الرزاق نے نصف میں ابو ہریرہ سے یہی قول عمرہ کا اور کہا امام محمد بن حسن نے سوطا میں انا مالک
 انابن شہاب عن زید بن ثابت قال اذا دخل الرجل امرأة او حیث الشئ فقد وجب الصلوات
 قال بهذا ناخذ وهو قول ابی حنیفة والعمامة من فقہائنا یعنی کہا زید بن ثابت نے کہ جب جاوے پردہ
 عورت پاس اور چھوٹ جاوے پردہ تو تحقیق کہ واجب ہوا مرد ہر اور روایت کیا دارقطنی نے حضرت علی سے کہ فرمایا
 آپ نے جب بندہ ہو جاوے دروازہ اور چھوٹ جاوے پردہ اور دیکھے عورت کو تو واجب ہوا مرد ہر اور روایت کیا
 ابو سعید نے کتاب النکاح میں ثراہ بن اوفی کی روایت سے کہ کہا انھوں نے حکم کیا خلفائے راشدین ہمد میں نے
 کہ جب وقت بندہ ہو جاوے دروازہ اور چھوٹ جاوے پردہ تو تحقیق کہ واجب ہوا مرد اور عدت اور امام شافعی کے مذہب کے
 موافق یہی روایت ہر ابن سعید اور ابن عباس سے لیکن صحیح نہیں اور روایت کیا یہی نقلی سے انھوں نے ابن مسعود
 کہ شخص غلوٹ کرے عورت سے اور وطی نہ کرے تو اوس عورت کو آدمہا مرد اور یہ منقطع و شعی نے نہیں ہمارا ابن سعید
 سے اور روایت کیا شافعی نے ابن عباس سے مسئلہ اوسکے اور اسناد اوسکا ضعیف ہو اور انخارج کیا اوسکا ابن ابی شیبہ
 یہی نقلی نے بھی اور طریق سے لیکن صحیح روایت میں صحابہ سے ہمارے مذہب پر ہیں **ص** اور مرد غلوٹ سے یہی کہ خافند اور
 عورت دونوں ایسے مکان میں جمع ہو جاوے کہ کوئی عاقل نہ ہو اور بغیر اوکے اذن کے اوپر کوئی مطلع نہ ہو سکے پس جب
 اندھیرے اور تاریکی کے کوئی اوپر مطلع نہ پاوے اور خافند جانتا ہو کہ یہ میری عورت ہو اگرچہ خافند محبوب یا عشتار
 یا حتی ہووے **ف** مجبور اوس مرد کو کہتے ہیں کہ جسکے اکت اور خصیتیں کٹے ہوں اور عفتین وہ جو عورت پر تہ نہ
 نہ کھتا ہووے اور خفی وہ جسکے خفیہ کمال پسے ہوں **ص** یا روزہ دار ہر وقت کا جامع مذہب میں اور ایک روایت ہے

اور اوسکی صفت بیان نہیں کی تو گھوڑا اور ساقیہ کا نہ بہت اعلیٰ اور نہ بہت خفیس ایسے یا قحط تا و سکی دے دیوے
ص اور اگر مکمل اور موزون جن صفت بھی بیان کر دی تو جو مقرر کیا ہو وہی لازم آویگا اور نکاح فاسد میں بغیر دہلی کے
 کچھ واجب نہیں ہوا اگر بے نفوت کی ہو اوسکے ساتھ اور اگر دہلی کی تو ہر مثل لازم آویگا بشرطیکہ زیادہ نووے ہر حدیث
 اور اگر زیادہ ہو تو ہر مہینہ لازم آویگا اور اوس عورت کے والد کا نسب اوس مرد سے ثابت ہو جائیگا اگر وقت قبول
 وضع حاکم چھ مہینے گزرے ہوں امام محمد کے نزدیک اور اسی پر فخری ہو اور اگر اس سے کم گزرے ہوں تو نسب
 ثابت ہوگا **ف** اس واسطے کہ اقل مدت حمل کی چھ مہینے ہیں اور اسکا بیان آگے آویگا **ص** اور امام ابوحنیفہ
 اور ابو یوسف کے نزدیک مدت نسب کا اعتبار وقت نکاح سے ہوگا جیسا کہ نکاح صحیح میں **ف** تو اگر نکاح کے وقت
 سے وضع حمل تک چھ مہینے گزرے ہوں تو نسب ثابت ہو جائیگا ورنہ نہیں اور ہر ملے میں امام محمد کے قول کو اختیار کیا
 گیا ہو اور وہی صحیح اور موافق قیاس کے **ر** اور ہر مثل عورت کا اوسکے باپ کی قوم سے اعتبار کیا جائیگا
ف جیسے بنہین اور صحیح بیان اور صحیحی کی بیٹیاں اور چچا کی بیٹیاں کیونکہ فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود نے
 واسطے عورت کے ہر مثل اوسکی عورتوں کا پریشانی جو عورتیں مثل اوسکے ہیں اور نکاح نہ دلایا و بیکار دایت کیا اسکو تہذیب
 نے اور تبادلا اس سے باپ کے اقارب ہیں کہ انہی فوج اللہ **ر** اور ہر مثل عورتیں تہذیب کے دونوں عورتیں میں ہیں اور
 شمس میں اور مال میں اور عقل میں اور دین میں اور شہر میں اور زمانے میں اور تجارت میں اور شہادت میں ہر ایک کو باپ
 کی قوم سے کوئی ان مصنفین کے ساتھ نہ ملا تو عورتیں جو غیر ہیں اوسنے اعتبار کر رہ گئے اور نہ اعتبار کیا جائیگا ہر مثل ان
 اور خالہ کے ہر سے کہ جب ماں اور خالہ اوسکے باپ کی قوم سے ہوں جیسے اوسکے باپ کے چچا کی بیٹیاں ہوں اور اگر ولی
 خاص ہو جائے خاوند کی طرف سے ہوگا تو درست ہو اگرچہ وہ عورت نابالغ ہو اور عورت کو اختیار کیا جاسے ہمراہ
 ولی سے طلب کرے یا خاوند سے اور اگر ولی سے آدھ کر دیا تو صحیح ہو ولی خاوند سے ہو ایسے اگر خاوند کے حکم سے نہ
 ہوا تھا اور اگر خاوند کے حکم سے نہ اس میں ہوا تھا تو خاوند بھرا دیکھا اور بیچ میں یہ حکم نہیں تو اگر باپ نے اپنے نابالغ کو
 مال بیچا اور قیمت کا خاص ہو تو نکاح صحیح ہوگا **ف** اور وہ اسکی ہر مثل کتاب میں مذکور ہو **ر** اور عورت کو چھ مہینے
 کہ منع کرے خاوند کو نکاح سے اگرچہ پیشتر مرے اوس دہلی کی ہر باخلت کی ہوا و سکی خاوند سے اور اس سے کہ خاوند اوسکو اپنے ساتھ
 سفر میں لے جاوے جب تک نہ بچاؤ یا نکل جویا بعض یا جو ہر سبیل میں سے باغفل دیا جاتا ہو اوس عورت کے ہر مثل سے
 موافق ہو تو سہولت کے لئے ایسے اور دونوں صورتوں میں خاوند بے غفلت واجب رہیگا کیونکہ عورت اپنا حق طلب کرتی ہو اور
 کچھ غلط نہیں کرتی کہ خاوند بے غفلت نہ ہو **ص** اور صاحبین کے نزدیک اگر خاوند اوس سے پیشتر دہلی باخلت کو چکا ہو تو
 بعد اوسکے عورت کو اختیار منع باقی نہیں رہیگا اور بھی درست ہو عورت کو کہ قبل لینے اس ہر کے بغیر اذن خاوند کے
 سفر کرے یا کسی حاجت کو اپنے اقارب کی ملاقات کو جاوے اور بعد قبض کر لینے اس ہر کے درست نہیں **ف**
 کہ بغیر اذن خاوند کے سفر کرے یا کسی حاجت کو اپنے اقارب کی ملاقات کو جاوے **ص** اور اگر مرد میں نہیں ہو تو قبول
 میں سے بھی کچھ باغفل لینے کا دستور نہیں بلکہ اگر قبول ہو تو عورت کو منع نہیں ہو چھ مہینے اور جب قبول میں بعض نے کہا

مطلب یہ کہ عورت کی
 حاکم ہوا اور وہی
 میں سے ہو کہ عورت
 طلاق میں کی مدت
 میں ہر دو سبب بیان کیا
 عورت سے چھ مہینے
 کی مدت میں ہر دو

دستوری تو عورت کو منع نہیں ہو چکا ہوا واسطے قبض کر لینے کل ہر کے **ف** بلکہ اصل دستور یہ ہے بالغ فیہ کا لفظ کیلئے
منع ہو چکا ہے جیسا کہ گذر **اص** اور اگر خاوند نے اس قدر صرف یعنی ہر محل یا محل میں سے جسے فیہ کا
دستور **ف** اور اگر باوجود ہوا کو ہو چکا ہو کہ عورت کو اپنے ساتھ سفر میں لیا وے ظاہر روایت میں **ف**
کیونکہ اس کے لفظ **ف** اس کے لفظ **ف** میں جسے سنگت یعنی رکھنا اور ملکہاں تم ہو **ص** اور جو ص
نزدیک خانہ کو بعد ادا کے بھی سفر میں لیا جائے نہیں ہو چکا اور اسی پر فتویٰ دیا ہے فقہ ابو الالیث نے **ف** اور
اسی طرف مائل ہیں بہت سے مشائخ جیسا کہ غزلے میں ہے اور اسی پر فتویٰ دیا جاوے گا جو فساد زنا سے کہہ کر
غریب عورتوں کو غیر ہونچا **ص** اور درست ہے کہ اس کو لیا وے ایسی جگہ پر کہ اس کے اسکن سے وہاں تک مدت
سفر کی نہ ہو **ف** یعنی تین دن تین رات سے کم ہو **ص** اگر زوج اور زوجہ نے اختلاف کیا کہ تین
سوا ایک دن کہ ایک روز میں نہیں ہوا تھا اور دوسرے دن کہ تین دن تھا تو جو کہتا ہے کہ میں معین ہوا ہوں اگر وہ گواہ قائم کرے
تو قول اس کا مستحب ہوگا اور اگر وہ قائم کرے تو جو کہتا ہے کہ میں معین ہوا ہوں اس کو قسم دلاؤ بیگ اگر وہ قسم نہ دے
تو دوسرے کا قول مستحب ہوگا اور اگر وہ قائم کرے تو جو کہتا ہے کہ میں معین ہوا ہوں اس کو قسم دلاؤ بیگ اگر وہ قسم نہ دے
اور یہ ہر صاحب میں کا ہے اور امام صاحب کے نزدیک بھی میں قسم نہ دے بیگ تو ہر مثل واجب ہوگا **ف** جس
صورت میں وہ گواہ قائم کرے **ص** اور اگر اختلاف کیا ورنہ اندازے میں **ف** مثلاً خاوند نے کہا سو دینار
اور زوجہ نے کہا دوسری دینار **ص** تو جو گواہ قائم کرے اس کا قول قبول کر لیا جائے گا اور اگر کہے گواہ نہیں کرے گا
تو ہر مثل دیکھیں گے اگر ہر مثل خاوند کے دعوے کے برابر ہے تو خاوند کا قول مستحب ہوگا ساتھ نصف کے اور اگر ہر مثل
عورت کے دعوے کے برابر ہے تو عورت کے دعوے سے نہ دے تو قول عورت کا مستحب ہوگا ساتھ نصف کے اور اگر
دونوں نے گواہ قائم کیے اور ہر مثل موافق خاوند کے ہے تو کدوس سے گواہ عورت کے قبول ہونگے اور اگر ہر مثل
موافق عورت کے ہے تو گواہ خاوند کے قبول ہونگے اس واسطے کہ گواہ شروع میں واسطے اثبات اور ان امور کے جو خلاف
ظاہر ہیں اور قسم شروع ہو واسطے باقی لکھنے ہل کے اپنی اصل پر فرمایا رسول الصلی علیہ وسلم گواہ دینی ہیں
اور قسم اس شخص پر ہے جو انکار کرے **ف** اخراج کیا اس حدیث کا یہی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا اس کو امام احمد نے مستند میں اور حنفی اس حدیث کے صحاح مستند میں موجود ہیں اخراج کیا اس کو امام احمد نے مستند میں
ص اور اصل نکاح میں یہ کہ ہر مثل سے ہو تو جو شخص دعویٰ کرے کہ خلاف اس کے گواہ اس کے قوی ہونگے اور اگر ہر مثل
درمیان میں خاوند اور عورت کے دعوے کے ہوں مثلاً عورت نے دوسری روٹی کا دعویٰ کیا اور خاوند نے شواہد
کہے تھے اور ہر مثل دیکھ سوری اور درمیان میں ہونے سے مراد یہ ہے کہ ہر مثل خاوند کے دعوے کے موافق ہو اور اس
کہ جس نے ہر مثل عورت کے دعوے کے برابر اور اس سے زیادہ بھی ہو بلکہ خاوند کے دعوے سے زیادہ عورت
کے دعوے سے کہ جیسا کہ اس صورت میں **ص** تو جو گواہ اس کے قول اس کا مستحب ہوگا اور اگر دونوں گواہ ملانے
ہر مثل لازم ہوگا اور اگر کوئی نہ لاوے تو دونوں پر قسم کو ملے اور جو قسم کھاوے تو اس کا قول مستحب ہوگا اور جو دونوں

در بیان میں تخلیک کر دے اور اسکے واسطے کوئی مکان میں رکھ کر دے کہ خاوند کو اس میں رکھ کر دے کہ کوئی عافت نہ کرے
مولیٰ اس لوٹدی سے خدمت نہ طلب کرے اور خاوند پر فقہ اس لوٹدی کا واجب نہ ہوگا جب تک کہ مولیٰ بیعت نہ کرے
تو اگر مولیٰ نے بیعت کی اور پھر اس سے رجوع کر گیا تو صحیح ہوگا اور خاوند پر سے نفقہ ساقط ہو جائیگا اور اگر وہ لوٹ
بغیر طلب مالک کے ہو سکے خدمت کرنے اور بیعت ہووے تو نفقہ خاوند سے ساقط نہ ہوگا اور مولیٰ کو پہنچا کر اپنے
غلام اور لوٹدی کا جبر انکاح کر دے بغیر اوکلی ضمانت کے اگر کسی عورت آزاد سے قبل وطی کرے اپنے نہیں آپ قتل کیا نام
محر خاوند پر لازم ہو گیا اور اگر مولیٰ نے اپنی لوٹدی کو قبل اسکے کہ خاوند اس سے وطی کرے قتل کیا تو خاوند پر کچھ
نہ لازم ہوگا اور لوٹدی کا خاوند اپنے سب کے اذن سے اس سے غل کرے غل اسکو کہتے ہیں کہ وقت قرب
انزال کے ذکر کو فرج عورت سے ہر دن کر لے تا انزال باہر ہووے اور اپنی لوٹدی میں غل غیر اسکو اذن کے
جائز ہو ایسا ہی کہ ان میں عباس نے ابوہی انوری عورت سے کہ ذکر کیا اسکے کشف العیوب اور اگر عورت سے بغیر اس کے
اذن کے جائز نہیں کہ نکاح دے بیعت عین بطن سے کہ کہن کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غل کیا تھا
آزاد عورت سے نکاح اس کے اذن سے اخلا کیا اسکا ابن ماجہ اور احمد بن حنبل علی حدیث علی حدیث علی حدیث علی حدیث
احاد شریفہ میں ہے کہ عورت سے نکاح عین بطن سے کہ کہن کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غل کیا تھا
امام نووی نے اؤ کشف الغریب میں ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب اور عبد اللہ بن مسعود نے غل کیا تھا کہ
ہو کر نما عبد الوہاب نے اپنے قتل کے لئے کہا کہ اؤ کشف الغریب میں ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب اور عبد اللہ بن مسعود نے غل کیا تھا
کسی غلام کے یا آزاد کے نکاح میں جو وے اور آزاد ہو جائے تو اسکو اختیار ہے کہ غل سے اس واسطے کہ یہ لوٹ
آحضرت علی اور علیہ وسلم کی جب آزاد ہوئی تو آپ نے اس سے فرمایا کہ تو مالک ہوئی اپنے بطن کی تو اختیار ہے کہ غل
زطی سے فرج عین بطن سے اخراج کیا اس حدیث کا داؤد بن ابی اس حدیث سے حضرت عائشہ سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے
مین اور اس میں ہے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہ غل سے نکاح کرنا جائز ہے اور یہ حدیث میں ہے کہ غل سے نکاح کرنا جائز ہے
علامہ اسکے یہ حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ سے اور اس میں ہے کہ اختیار ہے کہ غل سے نکاح کرنا جائز ہے اور یہ حدیث میں ہے کہ غل سے نکاح کرنا جائز ہے
تو اختیار کر لیا اسے اپنے نفس کو اور روایت انسانی میں ہر اختیار ہے یعنی اختیار کرے تو اس اور امام شافعی
کے نزدیک اگر خاوند اسکا آزاد ہو تو اسکو اختیار نہ ہوگا کہ اس سے نکاح کرے اور اگر مالک کا اور ذکر کیا کشف الغریب
میں ایک لڑکا عین بطن سے اس باب میں موافق امام شافعی کے لیکن ترک کیا ہے اس لئے کہ اس سبب سے کہ روایت کیا
ابو داؤد نے اس حدیث سے کہ حضرت عائشہ سے کہ برہہ کا خاوند آزاد تھا بسوقت وہ آزاد ہوئی اور وہ اختیار دے گئی آخر
حدیث مالک ابن عباس کی روایت میں ہے کہ وہ غلام تھا اور ایسا تھا کہ روایت سعید بن مسعود نے اخراج کیا اسکا صاحب حاج
اور صحیح حدیث حضرت عائشہ سے کہ کہن کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غل کیا تھا کہ غل سے نکاح کرنا جائز ہے اور یہ حدیث میں ہے کہ غل سے نکاح کرنا جائز ہے
صحیح روایتوں میں انہی کے خاوند اسکا غلام تھا اور یہ کچھ اسکے سنائی نہیں کہ وقت آزاد ہوئے برہہ کے وہ بھی
آزاد ہوا وہ جو ایک روایت میں ہے کہ خیار کی کئی تھی برہہ اور خاوند اسکا غلام تھا محمول ہے اور پھر مطلع ہونے

یعنی غلام کا نکاح
کہ اگر وہ عورت سے
نکاح کرے تو اس سے
غلام سے نکاح کرنا جائز ہے

یعنی غلام کا نکاح
کہ اگر وہ عورت سے
نکاح کرے تو اس سے
غلام سے نکاح کرنا جائز ہے

حال بانی شریک اور اگر نکاح کیا کا فر سے یا کسی سے اسلام میں نکاح حرام ہے۔ ان سے
 دوسرے سے یا ان سے **ص** اور پھر اسلام لائے تو ان کے دوسریاں میں غرضی کرادی جاوے گی **ف** کیونکہ نکاح
 کیا اس پر علم ہے۔ اس لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکرم یا تھا طلاق کا فیروزہ ملی کو جب اسلام لائے تھے
 اور ان کے نکاح میں دو نہیں تھیں روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد نے **ص** اور ابو کا مسلمان ہوگا اگر کوئی او
 مان باب سے مسلمان ہو اور اگر دونوں میں سے کوئی اسلام لایا تب بھی لوکا اوسى کے تابع ہو جاوے گا **ف**
 اسواسطے کہ لوکا تابع ہو تا ہو اوسکے جو مان باب میں سے از رو سے دین کے بہت ہو کہ صاحب کشف الغم نے لکھا ہے
 ساتھ ہی مان کے مصفا مسلمین سے اور تھے ساتھ اپنے باب کے کیونکہ وہ تھے اپنی قوم کے دین پر **ص** اور اگر
 لوکا جو کسی اور کتابی کے پیچ میں ہو تابع کتابی کا ہو گا **ف** اسواسطے کہ کتابی بہت ہو جو کسی سے **ص** اگر زوج غیر
 مجوسی کا یا عورت کا فکی اسلام لائے تو قاضی دوسرے پر اسلام کو پیش کرے اگر وہ بھی اسلام لائے تو نکاح پر ممانعت
 رہے گا اور اگر اسلام لائے تو ان دونوں کے پیچ میں غرضی کرادی جاوے گی تو اگر قاضی اسلام پیش کرے یا نہ خواہندہ قوت
 تعزیری طلاق مان کے شہرین ہوگی اور اگر پیش کرے یا نہ عورت پر قوت تعزیری طلاق نہ ہوگی کیونکہ طلاق عورت کی طرف سے
 نہیں ہوتا **ف** اور چاہا جائے اگر خاوندہ مجوسی یا کتابی ہیں اسلام عورت کے اوپر اسلام عورت کے حاضر ہوگا ورنہ
 وقت کرادی جاوے گی اور اگر عورت مجوسی ہو تو مجوسی حکم پر اور اگر کتابی ہو تو پیش کرنا اسلام کا او سپر ضرور نہیں کیونکہ نکاح
 اہل کتاب کی عورتوں سے جائز ہے **ص** اگر خاوند مسلمان ہو گیا اور عورت بعد پیش کرے اسلام کے مسلمان نہ ہوئی
 تو اگر وہ نہیں کی تو خاوند پر کچھ لازم آوے گا **ف** اسواسطے کہ عورت کی طرف سے طلاق نہیں ہوتا تو نصف
 بھی لازم ہوگا **ص** اور اگر وطی کی جو مکمل ہر لازم آوے گا اور اگر عورت اسلام لائی اور خاوند نے انکار کیا تو اگر وطی
 نہیں کی تو نصف ہر لازم ہوگا **ف** کیونکہ یہ طلاق جو قبل طی کے **ص** اور اگر وطی کی جو مکمل ہر لازم آوے گا
 اور اگر دار الحرب میں زوج یا زوجہ اسلام لائے تو جب تک عورت کو تین حیض نہ ہو جائے گئے وقت تو **ف** اور یہی تو
 تابعین سے **ص** اگر خاوند نہ کہنا کہ مسلمان ہو او کتابی اوس کی ہو سکی اگر کوئی زوج یا زوجہ میں سے کہ دونوں کا کفر
 دار الحرب دار اسلام بن آوے یا ان دونوں کے فرقت ہو جاوے گی اگر چہ یہ ہو کہ آیا ہو اور اس فرقت سے عورت
 عدت نہ لازم آوے گی اگر در صورتیکہ وہ عورت حامل ہو تو اس سے وطی کرے جب تک وضع حمل نہ ہو **ف** اسواسطے کہ فرما
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں میں جو تنہا ہوئیں خاوند او طاس میں کہ نہ وطی کیا وہاں جان تک
 وضع کرے بل اپنا اخراج کیا اسکا اور اسے سنسن بن ابودار غطفانی نے **ص** اگر زوج یا زوجہ کوئی انہیں سے مترد ہو گیا اسکا
 فوراً بیکھنا قاضی کے نکاح فسخ ہو جاوے گا تو اگر عورت طی کی گئی ہو تو اس کے لیے کل مہر ہو اور چوبیس دن وطی کی تو چوبیس دن
 مہر نہ ہو گیا تو عورت کے لیے نصف مہر ہو اور اگر عورت مترد ہو گئی تو خاوند پر کچھ لازم آوے گا **ف** اور جو
 وطی کی جو مہر صورت میں کل مہر لازم آوے گا **ص** اور اگر زوج نہ جوہر دونوں سنا بھی مترد ہو گئے او چھوڑ
 سنا بھی یا کسی وقت میں اسلام لائے تو نکاح باقی رہے گا اور اگر کوئی دوسرے کے پہلے اسلام لایا تو نکاح حلال

ایک بار یاد و بار جو ستے کو اخراج کیا ان دونوں اثروں کا عبد الوہاب شہرانی نے کشف الغم میں صحت رضاع کی
 امام ابو حنیفہ کے نزدیک دو برس چھ مہینے ہیں **ف** اور صاحبین کے نزدیک دو برس اور بھی قول حضرت امام
 کا اور امام زفر کے نزدیک تین برس کہا صاحب ہدایہ نے دلیل صاحبین کی قول اللہ تعالیٰ کا **وَحَلَلَهُ وَصَلَاةُ**
تِلْكَ الشَّهْرَ اس واسطے کہ مدت حمل کی چھ مہینے ہیں تو فصلا کے واسطے دو برس رہے اور قول رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کا **لَا رِضَاعَ بَعْدَ حَمَلٍ** انہیں ہی رضاعت بعد دو برس کے اور بلوغ المرام میں ہے کہ اخراج کیا اور کھانا
 اور ابن عدی نے ابن عباس سے اور تفسیر طبری میں ہے کہ روایت کیا اس کو ابن الجوزی نے بھی اور لفظ اس کا
لَا رِضَاعَ إِلَّا مَا كَانَ فِي حَمَلٍ انہیں ہی رضاعت مگر جو ہو دو سال کے بچہ میں اور کھانا داری قہری نے کہ حال اس کے
 صحیح ہیں مگر بنیم بن جلیل اور وہ ثقہ ہی حافظہ ہی توشیح کی اس کی اہم اور محلی اور ابن حبان نے اور بعضوں کے نزدیک
 رضاع ساری عمر میں باقی رہتا ہی اور یہی ماثور حضرت عیسیٰ بن شہر آشوب سے لیکن رد کیا اس کے فعل کو اور ازواج مطہرات نے
 اور کہا کہ سنتہ متعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں معلوم کیا ہی رضاعت مگر جو چھ ماہ آنت کا اور ہوئے قبل و
 پھر ان کے اور بھی سنتے تھے کہ فرمایا آپ نے نہیں رضاعت ہی مگر جو ہو دو سال میں ہو نہیں سہمی بعد احتلام کے
 ذکر کیا کشف الغم میں **ص** اور حد اس مدت کے رضاعت نہیں ثابت ہوتا **ف** کیونکہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے
 کہ فرمایا حضرت عمر نے نہیں رضاعت ہی مگر جو دو برس کے اندر ہووے حال صغر میں اور روایت کیا طبرانی نے معجم میں
 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رضاعت ہی بعد دودھ چھڑانے کے اور نہیں پختی ہی بعد
 جوارح مضبوط ہونے کے اور روایت کیا ابو یوسف نے شرح السنہ میں نقل اس کے اور روایت کیا عبد الرزاق نے حضرت علی رضی
 عنہ سے کہ فرمایا **لَا رِضَاعَ بَعْدَ الْفَصَالِ** انہیں رضاعت ہی بعد دودھ چھڑانے کے اور روایت کیا ابن عدی نے کامل میں اور
 ابو دارم و طحاہی نے جابر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **لَا رِضَاعَ بَعْدَ فَصَالٍ وَلَا لَيْتَمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ**
 یعنی نہیں رضاعت ہی بعد دودھ چھڑانے کے اور نہیں پختی ہی بعد احتلام کے اور جامع ترمذی میں حضرت امام مسلم سے کہ فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حرام کرئی ہی رضاعت مگر وہ رضاعت کہ چھ ماہ آنت کا اور ہووے پہلے دودھ چھڑانے کے اور صحیح کیا
 اس کو ترمذی نے اور سلمہ نے اور بن ابی شیبہ نے اور ابو داؤد میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہی رضاعت مگر وہ کہ چھ ماہ
 آنت کا اور پیر کے گوشت کو اور کشف الغم میں ہے کہ فرماتے تھے نہ ہی ہمیشہ فتویٰ دیتی تھیں حضرت عیسیٰ بن شہر آشوب
 بات پر کہ نہیں حرام کرنا ہی رضاعت بعد دودھ چھڑانے کے یہاں تک کہ وفات ہوئی اور تکلی **ص** اور جس عورت نے
 دودھ پلایا وہ اس کی ماں ہو جائی ہی اور اس کا شکا شوہر کہ جس سے اس عورت کا دودھ ہی باپ ہو جائے یا تو حرام
 ہوگا اس سے جو حرام ہو جائے **ف** کیونکہ صحیح بخاری میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 حرام ہوتا ہی رضاعت سے جو حرام ہوتا ہی نسب سے اور ایک روایت میں ہے بخاری کی کچھ **مِنْ الرِّضَاعِ مَا يَحْرُمُ**
مِنْ الْوَلَدِ اور ایک میں **يُرَانُ لِلَّهِ حَرَمٌ مِنَ الرِّضَاعِ مَلَكُوتُهُ مِنَ الشَّيْبِ** جس مگر بن نسبی کی اور نسبی
 یا بھائی نسبی کی ماں رضاعتی یا بھائی اور بن رضاعتی کی ماں نسبی یا بھائی اور بن رضاعتی کی ماں رضاعتی کی یہ سب حرام نہیں

ف اور بہن نسبی کی مادہ نسبی یا بھائی نسبی کی مادہ نسبی حرام ہے جیسا کہ اوپر گذرا **ص** اور اسی طرح حرام نہیں اپنے بیٹے کی رضاعت میں بہن نسبی حرام ہے کیونکہ بیٹے کی بہن نسب سے یا اپنی بیٹی ہوگی یا ربیبہ ہوگی اور دونوں بہن ہیں اور رضاعت میں ایسا نہیں اور بھی نہیں اپنے بیٹے کی جتہ رضاعت سے اور نسب سے حرام ہے کیونکہ وہ یا اپنی ماں ہوگی یا اپنی خوتہ معلومہ کی ماں اور دونوں حرام ہیں اور رضاعت میں ایسا نہیں اور اسی طرح نہیں حرام ہے یا مادر رضاعتی اپنے چچا اور چچھی کی اور یا مادر رضاعتی اپنے ماموں اور خالہ کی ہر ایک واسطے **ف** اور تفصیل اسکی ہر محل میں مذکور **وص** اور عورت کیوں واسطے نہیں حرام ہے اپنے بیٹے رضاعت کا بھائی اور چاہا ہے کہ اسکا ذکر اوپر ہو چکا کیونکہ اوپر کہا کہ مادر بہن رضاعتی بھائی کی درست ہے تو وہ مرد اس عورت کے رضاعتی بیٹے کا بھائی ہوگا **ف** مثلاً زینب کا رضاعتی بیٹا زید اور اسکا عرو بھائی ہے تو عورت کے بھائی کی ماں زینب ہوگی اور اسکا ذکر اوپر ہو چکا **ص** اور اپنے سے کہ رضاعتی بیٹے خوار پر مقدمہ یعنی جو عورت کہ دودھ بلاتی ہو اور اسکا خاندان کہ جس سے اسکا دودھ پیا تو ان دونوں کی قوم سب حرام ہو جائیگی **ف** تو خاندان مذکور اس میں خوار پر حرام ہے اور اسی طرح اسکا بھائی کیونکہ وہ شیر خوار کا چچا ہوگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسطے حاضر شدہ کے والدہ داخل ہوتی ہے اور اسی طرح کیونکہ وہ چچا ہے یا رضاعت سے روایت کیا اسکا بھائی رضاعتی ہے اور رضاعت پر فقط شیر خوار کا خاندان کہ وہ عورت ہے اور اسی طرح مرضعہ کے خاندان پر شیر خوار کی بیوی اگر وہ مرد ہے اور شیر خوار کی قوم یعنی اسکی اولاد حرام ہو جائیگی اور قاعدہ اسکا اس نسبت میں ہو میت از جانب شیر دہہ متعیش شود نہ و زنا نہ شیر خوار مرد و زنان **ف** یعنی دودھ پلانے والی اور اسکا خاندان مع اولاد اور باپ دادا اور ماں بہنوں کو اگر شیر خوار کے خویش ہو جائیگی اور شیر خوار اور اسکی بیوی یا خاندان مع اپنی اولاد کے فقط خویش ہو جائیگی دودھ پلانے والی اور اس کے خاندان کے **ص** بھائی بہن کو کچا کرے مرد اپنے بھائی رضاعتی کی بہن سے جیسا کہ جائز ہے کچا کرے اپنے بھائی نسبی کی بہن سے اور مثال اسکی یہ کہ ایک شخص کا بھائی علاقائی ہو اور اسکی ایک بہن رضاعتی ہو اس شخص کو درست ہے کہ اس سے کچا کرے **ف** اور اگر اسکی ہر تحقیق یا علاقائی ہو تو اسکو درست نہیں **ص** اگر ایک اس کے اور ایک نے مدت رضاعت میں ایک عورت کی پستان سے دودھ پیا تو حرمت رضاعت کی ثابت ہو جائیگی اور وہ مانند بھائی بہن کے ہونگے اور اگر دونوں نے مل کے کسی بکری **ف** یا گاسے یا اونٹنی **ص** کو دودھ پیا تو یہ بھائی بہن ہونگے اگر دودھ عورت کا پانی سے یا دواسے یا بکری کے دودھ سے مل گیا تو اگر غالب دودھ عورت کا ہے تو حرمت رضاعت ثابت ہوگی ورنہ نہیں اور اگر دوسری عورت کے دودھ سے مل گیا تو ہمیں عورت کا دودھ غالب ہے اس سے حرمت رضاعت ثابت ہوگی **ف** اور دوسری عورت سے جسکا دودھ مغلوب ہو حرمت ثابت نہوگی اور بعض آیات میں ہے کہ اس سے بھی حرمت رضاعت ثابت ہو جائیگی واسطے اعتنا طے کے اور اگر دودھ ہر ماہ بہن تو دونوں سے حرمت ثابت ہوگی اس واسطے کہ کوئی دوسرے پر غالب نہیں **ص** اگر عورت کے شیر کو طعام میں ملا یا تو اس کے کھانے سے حرمت رضاعت کی ثابت نہوگی **ف** اگرچہ دودھ غالب ہو کھانے پر اور صاحبین کے نزدیک جب غالب ہوگا تو حرمت رضاعت ثابت ہوگی لہذا فی الدلیۃ **ص** اگر کسی مرد کی پستان سے دودھ نکلا تو اس کے پینے سے حرمت رضاعت

ثابت نہ ہوگی جیسے کہ کسی شخص کو مدت رضاع میں عورت کے دوہ سے عقد دیافت تو حرمت رضاع ثابت نہ ہوگی
ص اور اگر کسی عورت کو بکری یا بکری سے دوہ نہ کھلایا عورت مردہ کی اور کسی شخص نے اس کو مدت رضاع میں بہا تو حرمت
 ثابت نہ ہوگی **ف** لیکن خاوند اس بکری کا شیر خوار پر حرام نہ ہوگا تو درست ہے کہ کسی خاوند کو جب اس سے وہی کھائی
 کہ اس شیر خوار سے نکاح کرے **ص** اگر کسی شخص نے ایک بڑی عورت سے اور ایک شیر خوارہ سے نکاح کیا اور ان کا
 بڑی بیوی نے اپنی سوکن شیر خوارہ کو دوہ اپنا بلا دیا تو دونوں عورتیں خاوند پر حرام ہو جائیں گی **ف**
 اس واسطے کہ خاوند نجاس ہو و بگاڑ بیان عورت اور اس کی رضاعی بیٹی کے اور بدست نہیں اور غنا یہ بین
 لکھا ہے کہ بڑی عورت تو ساری عمر حرام ہے اور شیر خوارہ بھی اسی طرح اگر بڑی عورت سے وہی کی ہے اور اگر وہی
 نہیں کی تو درست ہے خاوند کو کہ پھر اس شیر خوارہ سے نکاح کرے **ص** نیز اگر بڑی عورت سے وہی نہیں کی تو
 تو اس کو کچھ نہیں **ف** اور اگر وہی کی ہو تو کل ہر لازم ہوگا **ص** اور شیر خوارہ کو آٹھ ماہ تک اور خاوند اس سے
 ہم کو اس دوہ بلائے والی سے پھر ایسے اگر اس سے قصداً واسطے نسا کے دوہ بلا یا تھا اور اگر واسطے
 فساد کے نہیں بلایا تھا **ف** بلکہ وہ شیر خوارہ جو کہی تھی یا اور کو فی سبب ہوا **ص** تو خاوند اس سے
 نہ پھر بگاڑ اور رضاع نہیں ثابت ہوتا ہے مگر دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے جب

کتاب الطلاق

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ناپسند دلال جیون میں اند کے نزدیک طلاق ہر روایت کیا اور اس کو
 ابو داؤد اور ابن ماجہ نے صحیح کیا اور اس کو حاکم نے اور کہا ابو حاتم نے کہ یہ حدیث مسند صحیح ہے اور طلاق تین قسم ہے
 ایک سن اور دوسرے آسن اور تیسرے یعنی **ف** طلاق آسن یہ کہ مرد یا بی عورت کو ایک طلاق دیوے
 اس طرح تین عین آسن سے تمام نہ کیا ہو وے اور چھوڑ دے اور اس کو یہاں تک کہ گدہ جاوے حدت اس کی
ف اس واسطے کہ نہ بے رحمی یا نہ ختم تھے مستحب تھے اس بات کو کہ نہ زیادہ کریں ایک طلاق پر یہاں تک کہ گدہ جاوے
 عات اور یہ اس بات سے افضل تھا اور ان کے نزدیک کہ طلاق دے مگر عورت کو تین بار پر طہر میں ایک طلاق نہ کر لیا
 اس کو کشف الغم میں اور مروی ہے زرارہ ہم بھی سے کہ دوست نہ تھے صحابہ یہ کہ طلاق دے سے کہ ایک ایک بار
 چھوڑ دے اور اس کو یہاں تک کہ خائفہ ہو میں بار روایت کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے **ص** اور طلاق سن یہ کہ گدہ جاوے
 کہ ایک طلاق دیوے برابر کہ عین میں سے با طہر میں اور دوطوہ کو تین طلاق جب احدا پر طہر میں جمیع طہر کی ہے
 اگر اس عورت کو عین آسن ہو **ف** اور امام مالک سے کہ نزدیک یہ بھی بدعت ہے بلکہ نہیں مباح ہے کہ ایک طلاق اور دہلی
 ہماری حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ہے کہ طلاق دیا انھوں نے اپنی عورت کو اور وہ مخالف تھیں پھر راہہ کہ ایک اور
 دو طلاق یوں وقت و حیضوں کے سوچنا چاہیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ نہیں ایسا حکم کیونکہ اللہ تعالیٰ نے
 بیشک تو نے خطا کی سنت سے اور سنت یہ ہے کہ استقبالی کے تو طہر کا تو طلاق دے تو نزدیک ہر طہر کے سوچنا چاہیہ
 محکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو جہت کی سینچا اپنی عورت سے اور فرمایا آپ نے جس وقت کہ وہ پاک ہو جاوے

علاء الدین

مبنی علی ما روایت شد
ابن کثیر رحمہ اللہ
المنہج فی شرحہ
مسنہ سلفہ

تو پاس سے طلاق ہے اس کو اور چاہے روک رکھ سو کہنا بیٹھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تین طلاق ہیں تو اس کو تو چھ پر جو صحت طلاق پر فرمایا کہ نہیں باندھ ہو جائیگی وہ تجھے اور ہو دیکھا گناہ روایت کیا اس کو دافطنی نے اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں حسن سے انھوں نے ابن عمر سے اور تعلیل کی اس کی بہتی ہے ساتھ عطاء و عاصی کے اور کما لانا جو وہ زیادتی ان ایسی کہ نہیں متابعیت کیا جاتا اور وہ ضعیف ہیں نہیں قبول کیا جائیگی وہ حدیث کہ منفرہ ہے اس کے ساتھ کہ شیخ ابن العمام نے کہ تعلیل بہت ہی کی مر دوہی کو نہ کہ متابعت کی عطاء کی شعیب بن رزق نے سننا کو تھا روایت کیا اس کو طبرانی نے سمیع بن ص اور اگر حیض نہ آتا ہو یا مسنہ ہو یا حائل ہو تو بہرے میں تین طلاق دے گا و ہاں جو طلاق یہاں تینوں کو بعد وطنی کے بھی اور طلاق یعنی یہ کہ تین طلاق یا دو طلاق یا ایک بار یا دو بار یا ایک طہرین دے اور حجت نہ کرے در بیان اس کے ف تو اگر ایسا کیا تو طلاق واقع ہو جائیگا اور طلاق خیسے والا گناہ گوارا اور دلیل اس کی اور حدیث ابن عمر کی گزری اور مروی ہے سنن ابوداؤد میں کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے واسطی ایک مرد کے تین طلاق دیے تھے اور اس نے اپنی عورت کو باندھ ہو گئی وہ عورت تجھے اور تو نے نافذانی کی یا نے رب کی اور روایت کیا طحاوی نے کہ ایک شخص نے سو طلاق دیے اپنی عورت کو کہ ابن عباس نے نافذانی کی تو نے اپنے رب کی اور باندھ ہو گئی عورت تیری تجھے اور مروی ہے باندھ ہو گئی مالک میں حضرت ابن عباس اور عبداللہ بن مسعود سے اور روایت کیا عبدالرزاق نے علقمہ سے کہ ایک ایک شخص طرف ابن مسعود کے سو کہ طلاق دیا بیٹھ اپنی عورت کو نہ تو تین طلاق ہو کہ ابن مسعود نے کہ تین طلاق واقع ہیں اور باقی زیادتی جو مروی ہے باندھ اس کے سوا میں اور سنن ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس سے بھی اور ابن عمر سے اور روایت کیا و کعب نے آتش سے انھوں نے حبیب بن ثابت سے کہ کہا کیا ایک شخص عطاء کے پاس تو کہ کہ نہ طلاق دیے بیٹھ اپنی عورت کو فرمایا کہ باندھ ہو گئی وہ تجھے ساتھ تین طلاق کے اور تیسیم کے تو باقی طلاق تو اپنی عورتوں پر اور روایت کیا و کعب نے معاویہ بن ابی نجی سے کہ کہا ایک ایک شخص طرف عثمان بن عفان کے اور کہ کہ نہ طلاق دیے بیٹھ اپنی عورت کو تو فرمایا کہ باندھ ہو گئی وہ تجھے ساتھ تین طلاق کے اور روایت کیا عبداللہ بن عبادہ بن صامت سے کہ طلاق دیے اس کے باپ نے اپنی عورت کو نہ تو تین عبادہ اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے وہ باندھ ہو گئی تین طلاق سے ساتھ مصیبت کے اور باقی رہے تو سی شانہ سے زیادتی اور ظلم اگر چاہے اللہ عذاب کہے اس پر اور اگر چاہے بخش دے اور روایت کیے طحاوی نے اس باب میں اور آثار حضرت انس اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما سے بھی اور امام شافعی کے نزدیک تین طلاق ایک بار دینا جائز ہیں اور بعضوں کے نزدیک اگر تین طلاق ایک بار دیکھا تو ایک طلاق واقع ہو گا اور بھی آثار اور ابن عمر سے کہ ایک طلاق سے جو طہرین جس میں وطنی کی ہوتی اور عوام کہ اس طلاق کو حضرت عبداللہ بن عباس نے ذکر کیا اس کو کشف الغم میں ص یا ایک طلاق دے موطو کو حیض میں ف اور دلیل اس کی دوہی حدیث ابن عمر کی ہے جو اگر گزری اور اس کی حرمت پر اجماع ہے لیکن طلاق واقع ہو جائیگا ص اور واجب ہے حجت اس میں جو جب پاک ہو دے حیض سے تو طلاق دیوے اس کو اگر چاہے ف اس واسطے کہ حدیث ابن عمر میں ہے جو جمع کسے اس عورت سے طلاق

اوسکے ایک مہینہ داخل میں روایت کیا و سکو مسلم اور صاحب منہ نے اور یہی قول ہے امام شافعی کا ایک روایت میں آیا ہے
 میں کہ فرمایا امام ابوحنیفہ نے جسوقت کہ پاک ہو جائے اور جن سے جس میں طلاق یا یہ ہے جو نصف ہو و سب کے ایک ایک
 تو با و سکو طلاق دے اور یہ بھی مذکور ہے حدیث ابن عمر میں اخراج کیا اوسکا بخاری مسلم نے اور یہی قول ہے امام مالک
 اور احمد کا و شہور ہے نہ شافعی کا خاص اگر کسی شخص نے اپنی عورت کو طوطہ کو کہا کہ تجھ کو تین طلاق ہیں سنت کے پیش
 بنیت کے تو ہر طرح میں ایک طلاق واقع ہوگا اوساطے کہ طلاق مسنون ہے اور اگر نیت کی کہ تینوں طلاق باہمی ہیں
ف یا تین طلاق ایک ایک مہینے میں **ص** تو صحیح ہے یعنی تینوں طلاق **ف** اول صورت میں **ص** یہی ہے
ف اور دوسری صورت میں ہر مہینے میں ایک طلاق پڑے گا **ص** اور امام زفر کے نزدیک یہ نیت نہیں صحیح
 ہوگی کیونکہ یہ طلاق باہمی ہے اور اس سے لفظ مسنون کا کہا تھا اور ہمارے نزدیک اس صورت میں بی مسنون
 کے یہ ہوئے کہ تین طلاق کا ایک بار واقع ہونا مذہب اہل سنت کا ہے کیونکہ روافض کے نزدیک تین طلاق
 ایک بار نہیں واقع ہو سکتے **ف** اور وہ جو حدیثیں اوپر ہم نے ذکر کیں دلالت کرتی ہیں ان کے طلاقانہ ہونے پر
فصل اور واقع ہوا تو باہمی طلاق ہر عاقل بالغ کا خلاصہ ہو یا آزاد اگرچہ شے میں سنت ہو **ف** اور اگرچہ
 کے نزدیک جو شخص سنت ہو اور سکا طلاق نہیں واقع ہوا کیونکہ فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے میں ہے واسطے جنہوں اور سنت
 طلاق تھے ابن عباس فرماتے کہ طلاق سنت کا اور نہ کہ جائز نہیں اور دلیل ہماری وہ ہے جو روایت کیا مالک نے
 موطا میں تحقیق کہ سعید بن اسیبہ و سلیمان بن یسار یہ سچے گئے کہ سنت کے طلاق سے وہ کیا انھوں نے جسوقت کہ
 طلاق نے سنت جائز ہوگا طلاق اوسکا اور اگر قتل کر لیا قتل کیا یا باج کیا مالک نے کہ یہی حکم ہے نہ کہ ہمارے اور
 روایت کیا ابن ابی شیبہ سے تحقیق کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جائز رکھا طلاق سنت کا عورتوں کی گواہی سے اور یہی کا لالہ ابی شیبہ نے
 عطاء اور مجاہد اور حسن اور ابن سیرین اور ابن اسیبہ اور عمر بن عبد العزیز اور سلیمان بن یسار اور شعیب اور زہری اور یحییٰ
 کہ کہا ان سب نے جائز ہے طلاق سنت کا اور یہی اخراج کیا حکم سے کہ کہا انھوں نے جو اسد کی طرف سے سنت ہے جو اوکا
 طلاق جائز نہیں اور جسکو شیطان نے فریاد کیا ہے سوطا طلاق اوسکا جائز ہے اور کشف الغمہ میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
 رکھتے تھے طلاق سنت کا اور عاق اوسکا اور کافی ہیں حضرت علی واسطے تقلید کے اور ہمارے مذہب میں ہے بھی
 بعض علما اس طرف گئے ہیں کہ طلاق نہیں واقع ہوگا سنت کا اور یہی مختار ہے کہ نئی اور طحاوی کا **ص** اور گونگے کا
 طلاق اشارے سے واقع ہوگا **کاف** یعنی اوس اشارے سے جو طلاق کے واسطے مقرر ہے اور اسکا بیان انشاء اللہ
 آخر کتاب میں آئے گا **ص** اور نہیں واقع ہوگا طلاق یہی **کاف** کیونکہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن عباس
 سے کہ کہا انھوں نے نہیں جائز ہے طلاق ارٹھ کے کا اور روایت کیا عبدالرزاق سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انھوں نے
 نہیں جائز ہے طلاق واسطے ارٹھ کے کہ اور کشف الغمہ میں ہے کہ کہہ شعیب نے نہیں جائز ہے طلاق ارٹھ کے کا چنان کہ کمالیہ پڑے
ص اور محمد بن کاف اوساطے کہ جامع ترمذی میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق
 جائز ہے طلاق مسنونہ کا یعنی جو غلوب العقل ہو اور اوسکی استا میں جلال بن جلال ہے کہ ترمذی نے کہ وہ ذہاب صحیح ہے

سہ
 یہی مومن و عطا
 کی طرف سے
 کتاب مذہب
 ۱۲

طحاوی

یعنی بول جانا یہ حدیث کو اور کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ نہیں طلاق ہو واسطے مجنون کے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوشامایا گیا قلم تین سے سونے والے سے جب تک جاگے اور اڑکے سے جب تک سیانا ہوا اور مجنون سے جب تک کہ بوشن آوے یا افاقہ پاوے روایت کیا اسکو امام احمد اور ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور صحیح کیا اسکو امام صاحب اور ناظم لمبہنی اوش شخص کا جو سورہا ہوا **ف** اسواسطے کہ سونا شخص بھی غیر مختار ہو تو وہ بھی مانڈ جو کچھ کہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاَقُ الْعَوْنِ اَوْ الْخَوْفِ یعنی ہر طلاق جائز ہے مگر طلاق اڑکے اور مجنون کا روایت کیا اسکو صاحب دہلی نے اور کہا زبلی نے تخریج میں قلت حدیث غریب اور حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو جامع ترمذی میں ہے اسکو معنون میں ہے اور اسی طرح واقع ہر طلاق مکروہ کا یعنی جو شخص زبردستی لایا گیا یا طلاق اور امام شافعی کے نزدیک واقع نہیں ہوتا اور کہیے صاحب کشف الغمہ نے آثار اسباب میں حضرت ابن عباس اور ابن عمر سے جیسے ثابت ہوتا ہے کہ طلاق مکروہ کا نہیں واقع ہوتا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ نے سعاف کیا ہماری استیسا چونکہ اور جو ملنا اور زبردستی سے کسی کام کرنا روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور حاکم نے ابن عباس سے اور کہا ابو حاتم نے کہ نہ ثابت نہیں اور کہا زبلی نے تخریج دہلی میں کہ ہماری دلیل وہ ہے جو انہر کیا عقیلی نے اپنی کتاب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تحقیق کیا کہ مرد سوتا تھا سو کھڑی ہوتی عورت اسکی اور لی ایک پھری اور چڑھی اپنے مرد کے سینے پر اور کہہ دیا پھری اسکو ملے خلق پر اور کہہ دیا تو اسے جھکوتین طلاق ورنہ فوج کرونگی جھکوتو قسم دی اوس مرد نے اسکی اور عورت کو اور اسکا کرنا اوسنے تین طلاق دیکھا اوکو اوس نے پھر آیا وہ شخص طرف بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہہ دیا کہ تو فرمایا آپ نے کہ نہیں رجوع ہر طلاق میں یعنی طلاق واقع ہو گیا یا نہیں پھر کیا اور یہ حدیث مرسل ہے اور روایت کیا اسکو عقیلی نے سنہ ۱۱۱۱ھ میں سے صحابہ میں سے کہا ابن القطان نے مرسل اسن سے کہ کہ مرسل کی اسناد میں بقیہ اور زعم بن حاتم نے اور مرسل میں اسماعیل بن عیاش ہے اور وہ روایت کرتا ہے شامیہ میں سے لیکن اسناد میں اسکو بخاری بن جلیہ نے معرووف اور تکرار کیا اسکی حدیث کو ابو حاتم نے اور بخاری نے طلاق مکروہ میں اور تخریج میں ہے کہ کہہ ما بخاری نے حدیث صفوان کے بعض صحابہ سے طلاق کر کے باب میں منکر ہے نہیں متابعت کی گئی اوسپر لیکن قطع نظر اسکے بہت سے آثار صحاح ہمارے مؤید وارد ہوئے ہیں روایت کیا عبد الرزاق نے ابن عمر سے کہ جائز رکھا انھوں نے طلاق مکروہ کا اور بھی روایت کیا شعبی اور شعبی اور زہری اور قتادہ اور ابی قلابہ سے کہ اون سینے جائز رکھا طلاق مکروہ کا اور بھی انہر کیا عبد الرزاق نے سعید بن جبیر سے کہ انھوں نے کہا کہ اہل اسلام میں طلاق مکروہ کا جائز ہے **و** اور سید کا اپنے غلام کی بیوی پر **ف** کیوں کہ ملک نکاح حق غلام کا ہے تو اسقاط اوس حق کا غلام کے لیے ہوگا نہ مولی کے لیے اور کشف الخفاء میں ہے کہ فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جس شخص نے اذن دیا اپنے غلام کو نکاح کا تو طلاق غلام کے ہاتھ میں ہے اور زعم بن شعبی غیر کہ قبضہ میں اور بھی مذکور کی اس باب میں موافق اسکے حدیث مرفوعہ ابن عباس سے **ص** اور طلاق عورت آزاد کا تعین تک ہے اور لونڈی کا و تک **ف** اسواسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق لوٹدی کے دو میں اور عدت اسکی جو قبضہ میں ہوتا روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

اور اسناد میں اسکی بطلان پر مسلم ضعیف ہے کہ روایت کیا حدیث عایشہؓ کو حاکم نے مستدرک میں
 اور صحیح کیا اسکو اور اسکی روایت میں ابن القتییب مطاہر بن اسلم کی ابی عاصم نبیل اور یحییٰ بن سعید اور ابو حاتم رازی اور
 بخاری سے اور اسکی روایت میں ابن حبان سے اور بھی روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور زرارہ اور طبرانی
 اور داقطنی نے اور صحیح کیا اور داقطنی نے وقت اسکا اور ضعیف کیا اسکو رفع کو بسبب عمرو بن شیبہ سلمیٰ کے اور وہ ضعیف
 نہیں حجت بڑی جاوگی اس سے اور بھی روایت کیا اسکو حاکم نے مستدرک میں حضرت ابن عباس سے اور کہا
 صحیح و درجہ چاہا اور روایت کیا داقطنی نے ابن عمر سے تحقیق کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بوقت کہ سو لوٹا
 کھنچ میں ایک مرد کے اور وہ طلاق دے اسکو پھر فرمادیا۔ اے اسکو تو نہیں حلال ہے واسطے اس کے یہاں تک کہ کھنچ سے
 دوسرے خانہ سے اور اسناد میں اسکی سلم بن سالم ہی تکذیب کی اسکی ابن المبارک نے اور کہا یحییٰ بن سعید نے لیس
 حدیث پیش کی اور اسکی گناہی سے اور روایت کیا شافعی نے حضرت قیس سے کہ کھنچ کو کسے غلام دو عورتوں سے
 اور وہ طلاق دے اور عدت کرے لوٹ کر دو عورتوں سے تو اگر حیض نہ آتا ہو اسکو تو دو عورتوں سے یا دوسرے عورتوں سے اور
 انواجہ کیا اسکی بقیہ سے حضرت شافعی سے اور داقطنی سے سلم بن اسلم اگر عورتوں سے یا دوسرے عورتوں سے
 اور اسکا غلام سے تو غلام مالک دو طلاق کا ہوگا اور اگر عورت عورت سے یا اور غلام اسکا غلام آزاد ہو مالک دو طلاق کا ہوگا
 اور امام شافعی کے نزدیک جب کوئی ایک غلام خریدے تو مالک تین طلاق کا ہوگا اور اگر وہ مالک غلام ہو تو ایک طلاق کا
 ہے اور اسکی بقیہ مالک تین طلاق کا ہے اور اگر وہ مالک غلام ہو تو ایک طلاق کا ہے اور اگر وہ مالک غلام ہو تو ایک طلاق کا ہے
 علم کے مطابق جو تین کے اعتبار سے ہے اور بھی روایت کیا امام محمد نے حضرت زکریاؓ سے کہ اگر عورتوں سے یا دوسرے عورتوں سے
 قال یصح طلاقہا بکلمۃ واحدة قال ابن ابی شیبہ طلاقہا بالکلمۃ واحدة یا بالکلمۃ واحدة یعنی طلاق سے
 کے اعتبار سے ہے اور بھی روایت کیا امام محمد نے حضرت زکریاؓ سے کہ اگر عورتوں سے یا دوسرے عورتوں سے
 مردوں کے اعتبار سے اور عدت عورتوں کے اعتبار سے ہے کہ کوئی کہہ لے میں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کہ طلاق ساتھ مردوں کے ہے اور عدت ساتھ عورتوں کے ہے اور یہ حدیث مرفوعہ غریب ہے لیکن روایت کیا اسکو
 ابن ابی شیبہ نے جو تین کے اعتبار سے ہے اور بھی روایت کیا امام محمد نے حضرت زکریاؓ سے کہ اگر عورتوں سے یا دوسرے عورتوں سے
 کا ہے اور بھی روایت کیا امام محمد نے حضرت زکریاؓ سے کہ اگر عورتوں سے یا دوسرے عورتوں سے
 نے نافع سے انھوں نے اسے اسلم سے کہ اس کے غلام نے دو طلاق دیے اپنی عورت عہدہ کو تو پوچھا اس باب میں
 امام سلمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تب فرمایا آپ نے حرام ہو گئی اس پر یہاں تک کہ کھنچ کو کسے دوسرے
 خانہ سے اور روایت کیا اسکو طبرانی نے طریق عبد الرزاق سے اور اس باب میں اور آثار میں جو محمد بن
 یہاں امام شافعی کا ذکر ہے میں بعض موطا میں امام مالک کے اور بعض کشف الغمہ میں شیخ عبد الوہاب شمرانی نے کہ

باب طلاق واقع کرنے کے بیان میں

طلاق دو قسم ہے ایک صحیح اور وہ اوس لفظ سے ہوتا ہے کہ سوائے طلاق کے اور کسی میں استعمال نہیں کیا جاتا

مطہر بن اسلم

مطہر بن اسلم

مطہر بن اسلم

ہیستے کے تو طلاق ہی یا تو مُطْلَقٌ ہر ص ساتھ تشدید لام کے ص یا طلاق دینے تک اور ان صورتوں میں ایک طلاق جی واقع ہوگا اگرچہ نیت نہ کی ہو یا نیت طلاق بائن کی ہو یا ایک سے زیادہ طلاقوں کی اور اگر کہہ کہ تو طلاق جی یا تو طلاق الطلاق ہی یا تو طلاق طلاق جی اور کچھ نیت نہیں کی یا نیت کی ایک طلاق کی یا دو طلاق کی تو ایک طلاق جی واقع ہوگا اور اگر نیت طلاق کی نیت کی تو اگر وہ عورت حرہ ہی تین طلاق واقع ہو جائے تو اور لو تین میں دو طلاق بمنزرتین طلاق کے ہیں حرہ میں **ف** تو اگر جو رولونڈی ہی یا ورہ الفاظ کے اور نیت کی دو طلاق کی دو واقع ہو جائے تو کیونکہ لوٹدی بعد دو طلاق کے ایسی ہو جاتی ہے کہ حرہ بعد تین طلاق کے اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلاق لوٹدی کے دو طلاق ہیں روایت کیا اسکو اصحاب سننے سے اور اوپر ذکر اسکا گذرا **ص** اگر طلاق کی نسبت کی طرف تمام عورت کے متساوی کہ طلاق ہی یا اس کے ایسے جز کی طرف کہ وہ بمنزلتکل کے شمار کیا جائے ہو جیسے کہ ماہر تہرا یا گردن تہری یا روق تہری یا بدن تہرا یا سونہ تہرا یا فرج تہری طلاق ہی تو ان سب صورتوں میں ایک طلاق واقع ہوگا **ف** اس واسطے کہ اپنے نظریں کہ اپنے تمام بدن سے تعبیر کی جاتی ہے لیکن سر سوا اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ القطر صاع من کل شیء من کل شیء یعنی صدقۃ کا ایک صاع ہر کچھ سے یا گیون سے یا آدمی کے ہاتھ سے یا آدمی کے پاؤں سے یا اس ارشاد فرمایا اور لیکن گردن سوا اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فخریہ سر قبۃ اور نظام سے تعبیر کی ساتھ رقبہ کے اور لیکن روح تو اس واسطے کہ عرب کہہ کرتے ہیں ہلاک روحہ ہلاک ہوئی روح اسکی یعنی نفس اسکی اور بقیہ تمام اور لیکن ہونہ تو اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کل شیء ہلاک الا وجہہ اور اپنی ذات کی تعبیر ہونہ سے زانی اور لیکن فرج سوا اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الفرّج علی اللفرّج یعنی لعن کی اللہ تعالیٰ نے ان فرج کو جو زین برہین اور عورتوں سے تعبیر فرمائی ساتھ فرج کے کہ جمع فرج کی ہے اور اس حدیث کو ذکر کیا صاحب ہدایت اور کما علی نے تخریج میں غریب جدا لیکن خارج کیا ابن مسری نے کامل میں ابن عباس سے مرفوعاً تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا صاحبات فرج کو کہ سوار ہو ورنہ زینوں پر اور اسکی اسناد میں علی بن ابی طالب قرشی ہے کہ ماہر تہرا جموں پر اور ہر حال اس لفظ حدیث سے مطلب ثابت نہیں ہوتا انتہی ماقال الزیلعی **ص** اور اگر نسبت کی طلاق کی اس میں جز کی طرف جو شائع ہو ورنہ میں جیسے کہ ماہر تہرا یا نیت تہرا طلاق ہی نہ ہی طلاق واقع ہوگا اور اگر کہ ماہر تہرا یا پیر تہرا یا بیٹھ یا بیٹ تہرا طلاق ہی تو طلاق واقع ہوگا اور یہی ظاہر ہر ص کیونکہ ان جہات سے تعبیر بدن کی نہیں ہو کر تین **ص** اور بعضوں کے نزدیک بیٹھ یا بیٹ کی طرف نسبت کرنے سے طلاق واقع ہوگا اور اگر کہ ماہر تہرا یا پیر تہرا یا نیت تہرا یا بیٹ تہرا طلاق ہی یا ایک طلاق سے دو یا ایک اور دو کے بیچ میں تو ایک طلاق واقع ہوگا اور اگر کہ ماہر تہرا یا بیٹ تہرا یا نیت تہرا یا بیٹ تہرا طلاق ہی یا ایک طلاق کے تین طلاق تک یا دو یا تین میں ایک طلاق کے تین طلاق تک یا دو طلاق واقع ہو گئے اور اگر کہ ماہر تہرا یا بیٹ تہرا یا نیت تہرا یا بیٹ تہرا طلاق ہی یا ایک طلاق کے دو طلاق واقع ہو گئے اور بعضوں کے نزدیک تین **ف** اور دلیل اسکی یہ ہے کہ میں مذکور **ص** اور اگر کہ ماہر تہرا یا بیٹ تہرا یا نیت تہرا یا بیٹ تہرا طلاق ہی تو طلاق میں تو ایک فرج کو برابر ہو کہ نیت ضرب کی کرے یا لگے **ف** ضرب فن حسب میں سے کہتے ہیں کہ ایک عدد کو دوسرے کے شمار

یعنی مطلق دانی کر
خاص طلاق کی ۱۳ منہ
سودہ

یعنی مطلق دانی کر
کسی طلاق سے ۱۳
منہ سودہ

نہا فرج و حسب صحلی
گرم ۱۲ منہ

یعنی مطلق دانی کر

یعنی مطلق دانی کر

بڑھالین پہلے عدو کو مضروب اور دوسرے کو مضروب نہیں کہتے ہیں اور جو حاصل ہوا وہ سے حاصل کر کے پکڑتے ہیں
مثلاً کہ کوہ میں ضرب کرنا یہ ہے کہ تم کو پنجگو نہ کر لین کہ تم ہوئے ہیں تم مضروب اور مضروب بنایا اور حاصل کر
ہوئے **ص** اور اگر نیت کی کیا گیا اور دو طلاق ہیں تو سوطوہ میں تین طلاق واقع ہونگے اور غیر سوطوہ میں ایک
طلاق واقع ہوگا جیسا کہ واقع ہوتا ہے ایک طلاق اگر غیر سوطوہ کو تیرے کو ایک اور دو طلاق ہیں اور اگر نیت کی ایک طلاق کی
ساتھ دو طلاق کے تو تین واقع ہونگے **ف** چاہے وہ عورت سوطوہ ہو یا نہ ہو **ص** اور اگر کہہ جائے کہ تیرے دو طلاق ہیں تو تین طلاق
اور نیت کی ضرب کی دو طلاق واقع ہونگے **ف** اور چار واقع ہونگے جیسا کہ وہ حاصل ضرب **ص** اگر کہہ جائے کہ تیرے
جگہ سے طلاق ہی شام تک ایک طلاق جی واقع ہوگا اور اگر کہہ جائے کہ تیرے طلاق ہی سکتے ہیں بالغہ میں تو ایک طلاق الفعلن واقع ہوگا
ص اور اگر کہہ جائے کہ تیرے طلاق ہی جب تو سکتے ہیں داخل ہو یا بالغہ میں داخل ہو تو جب تک سنے یا بالغہ میں داخل ہو تو سکتے ہیں طلاق واقع ہوگا
اور اگر کہہ جائے کہ تیرے طلاق ہی کل باکل کے روز میں تو سبوقت کل کی فجر ہوگی طلاق واقع ہو جائیگا اور دوسری صورت میں **ف**
یعنی جب کہ کہہ جائے کہ تیرے طلاق ہی کل کے روز میں **ص** اگر نیت خصی کر گیا تو صبح ہو جاوے گی اور عصر کے وقت طلاق واقع ہوگا
اگر کہہ جائے کہ تیرے طلاق ہی کل میں باکل آج میں تو اس وقت میں آج ہی اور دوسری صورت میں کل کے روز طلاق ہی
ف حاصل یہ ہے کہ جس لفظ کو اول کر گیا اسی میں طلاق پڑے گا **ص** اگر کہہ جائے کہ تیرے طلاق ہی قبل اسکے نکاح کرنا
میں جسے یا تیرے طلاق ہی کل روز گذشتہ میں اور نکاح آج کیا ہی طلاق واقع ہوگا اور کہنا اور سکا ہوگا **ف**
اسو اسطے کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلاق ہی قبل نکاح کے روایت کیا اسکو بغوی نے شرح السنہ
میں حضرت علیؓ سے اور دوسری حدیث میں ہے کہ نہیں طلاق ہی اور میں جیسا کہ انہیں روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد
ص اگر کسی عورت سے روز گذشتہ کے اول نکاح کیا اور آج کے روز اس سے کہہ جائے کہ تیرے طلاق ہی روز گذشتہ میں
طلاق ابھی واقع ہو جائیگا اور اگر کہہ جائے کہ تیرے طلاق ہی جب تک کہ میں تیرے طلاق ندون اور پھر جب رہا طلاق پڑ جائیگا اور اگر کہہ
کہ تیرے طلاق ہی اگر میں تیرے طلاق ندون تو آخر عمر میں زوج بلاز وجہ کے طلاق پڑے گا **ف** کیونکہ شرط اوسی وقت باقی گئی
اور طلاق نہ دیا اسکا تحقق ہوا **ص** اگر کہہ جائے کہ تیرے طلاق ہی سبوقت کہ میں تیرے طلاق ندون بعد اس کے پھر کہہ کہ تو
طلاق ہی تو آخر کے تو اسے طلاق پڑ جائیگا اور اگر کہہ جائے کہ تیرے طلاق ہیں سبوقت کہ میں تیرے طلاق ندون تو طلاق ہی
تو ایک ہی طلاق واقع ہوگا **ف** اسو اسطے کہ اگر عورت سے کہہ کہ تو طلاق ہی تو ایک ہی طلاق واقع ہوتا ہے جیسا
کہ اوپر ذکر کیا **ص** اگر کسی شخص نے اپنی عورت سے کہا اے ابن ابی شیبہ **لَا تَقْدِمُ زَيْدًا** یعنی جس روز کہ
زید آئے تو تجھ کو خیار **ص** اور زید رات کو آیا طلاق واقع ہوگا **ف** اور اصل میں اس مقام تفصیل کی ہے
اور سننے اسکو اس میں جس سے کہ عوام فہم تھا تکرار کیا **ص** اور اگر کہہ یوم **اَوَّلَ وَجَدْتُكَ فَانْتَ طَالِقٌ** یعنی
جس دن نکاح کروں میں جسے تو تو طلاق ہی **ص** اور نکاح کیا رات کو طلاق واقع ہو جائیگا **ف** اور دلیل اسکی
اصل میں سطور **ص** اگر کسی شخص نے دوسرے کی لونڈی سے نکاح کیا اور اس سے کہہ کہ تیرے طلاق ہی
تیرے مالک آزاد کرے اور مالک نے آزاد کیا تو دو طلاق پڑ جائیں گے اور خداوند کو رجوع جائز ہوگا اسو اسطے

۴۷
حدود و عورت میں
نہ سکتا ہے

دشنام دی اور بدگوئی کا جیسے خلیفہ بریۃ تہہ حرام بائن اور بغض ایسے میں کہ انقال کہتے ہیں مرد کا کام سما اور نہ دشنام دی کا جیسے اعتدالی استنبیٰ رحمۃ اللہ واحدہ آنت حرقۃ اختارۃ ای امر کہ بیزلہ سے نہ کہ قاتل قاتل توجہ ناوہ راضی ہو یعنی غصے میں نہ اور نہ طلاق کا بھی نہ تو کوئی لفظ سے ان الفاظ میں سے طلاق نہیں کہلا سکتا اور جب غصے میں ہو تو پہلے دو قسم کے الفاظ نیت پروقوف ہیں گے تو اگر نیت کہ کچھ تو طلاق واقع ہوگا درہمیں واقع ہوگا اور تیسری قسم میں طلاق واقع ہوگا اگر نیت نہ ہو اور جب ذکر طلاق کا ہو تو موقوف رہے پہلے الفاظ تیسرا اول کے نیت پر اور دوسری اور تیسری قسم کے الفاظ سے طلاق واقع ہو جائیگے اگرچہ نیت نہ ہو

باب تفویض طلاق کے بیان میں

اور جس شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ اپنے تین طلاق دے یا نیت طلاق سے کہا کہ امر لا یبذلہا یا اختارہا زہد کو اختیار ہے کہ جس مجلس میں او کو علم ہو اسی طلاق سے یہ دے اگر مجلس طویل ہو دے اور اگر مجلس طویل نہ ہو دے یا جو کام کر رہی تھی او کو چھوڑ کے دوسرا کام شروع کیا جس مختلف ہو جاوے گی اور خیار باطل ہوگا اور ہر طرح صحابہ کا یہی عورت مخیر کو خیار ہی مجلس تک روایت کیا عبد الرزاق اور طبرانی نے عبد بن مسعود سے کہ کہا انھوں نے جب مالک کے دے مرد عورت کو طلاق کا اور پھر وہ دونوں جدا ہو گئے قبل اس بات کے کہ کچھ کہے سو پھر نہیں بولے کہ او کو اور کہا یہی ہے کہ او میں انقطاع پر میان مجاہد اور ابن مسعود کے اور روایت کیا عبد الرزاق نے ہمارے سے کہ کہا انھوں نے جسوقت کہ اختیار دے مرد اپنی عورت کو اور وہ نہ اختیار کرے مجلس میں سو میں خیار باطل ہے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے حدیث عمرو بن شعیب عن ابن عمر سے کہ عمن خطاب اور عثمان بن عفان کہا انھوں نے کہ جو مرد مالک کے اپنی عورت کو اور دیا دے او کو پھر دونوں جدا ہو جائیں او اس مجلس سے تو نہیں ہو عورت کو خیار اور اب انشیا رخاوند کہ جو اور اسناد میں او کہی تھی بن الصبیح مختلف ہے اور بھی روایت کیا ابن ابی شیبہ نے عبد بن عمرو بن العاص سے کہ جو شخص خیار دے اپنی عورت کو تو او کو نیا پر جب تک اپنی مجلس میں ہے اور نہ اس میں او کہی حجاج بن اسلمہ نے ضعف ہے اور انرا ج کیا ابن ابی شیبہ نے جابر بن زید اور مجاہد و ربیعہ اور ثعلبہ اور طاہر سے ایسا ہی ہے اور اگر عورت نے ٹھہری تھی بعد علم کے پھر مٹھ گئی یا ٹھہری تھی نکلیہ کا لیا یا نہ پکے او اسے مشورت کے طلب کیا گیا ہو تو او اسے کو او ہی کے طلب کیا جائے جانو پھر اگر تھی او کو طلاق کا یا تو ان سب چیزوں سے اس مجلس تک نہ ہوگی اور خیار باطل ہوگا اور کشتی بنزد او کے گھر کے ہو اور جانور کا جلنا بنزد او کے پلٹنے کے کہ کشتی پلٹے ہے یا نہ پلٹے ہوگا اور جانور کے پلٹنے سے مجلس مختلف ہو جائیگی اگر کسی مرد نے نیت تفویض سے عورت کو کہ اختیار دیا یا نہ دیا تو اس میں کو میرتین طلاق کی کہ تو اگر زہد ہے او سکے جواب میں کہا کہ انت شئت فنعسی یا اختارہ فنعسی تو او کا جملہ بائن ہوگا

ف اور یہی قول ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اور اسی سے انہ کیا ہے کہ انی المیہ علی اصل بنیہ بنیہ زوج یازتہ کسی نے لفظ نفیض کا ذکر کیا ہے **ف** تو اگر زوج کے کہا اختارہ یا زہد ہے کہ اختارہ تو وہ باطل ہے اور صحابہ اور دلیل لائے ہیں اس بات پر کہ اگر زہد کہے اختارہ تو بھی طلاق واقع ہوگا حدیث حضرت عائشہ سے کہ انھوں نے

یعنی وقت کو طلاق
پر اگر کسی نے
بیان میں ۱۲ منہ
سک رہا
یعنی
اختیار کو اختیار
منہ ۱۲ منہ

فان صحت
کچھ

یعنی
اختیار کو اختیار
منہ ۱۲ منہ

طلاق نفیست اور عورت نے کہا احتساب نفسی تو کچھ نہیں واقع ہوگا کیونکہ یہ الفاظ طلاق سے نہیں اور بعد
 تخریر کے اگر لفظ کے تو طلاق پڑ جاوے گا کیونکہ وہ اجماع صحابہ سے ثابت ہوا ہے جیسا کہ اوپر گذر ادا کر دے کہا
 عورت سے کہ اپنے نفس کو طلاق دے تو اب خداوند کو رجوع نہیں ہو چکا **ف** یعنی قبل عورت کے طلاق لینے کے
 خداوند کو اس بات کا اختیار نہیں کہ اپنے قول سے پھر جاوے اور کہے کہ اب میں اجازت طلاق کی نہیں **مباح**
 اور زوجہ کو بھی جائز نہیں کہ بعد تبدیل مجلس کے طلاق دے لیوے اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اپنی
 کو طلاق دے یا کسی دوسرے مرد سے کہا کہ میری عورت کو طلاق دے تو جائز ہے کہ قبل کرنے کے **ف** یعنی
 قبل اس بات کے کہ زوجہ او اس کی اپنی سو کن کو طلاق دے یا دوسرا مرد اس کی بیوی کو **وص** اپنے قول سے پھر جاوے
 اور قول او سکا مقید ساتھ مجلس کے ہوگا **ف** یعنی اوس مرد کو جو بچتا ہو کہ بعد تبدیل مجلس کے بھی جب چاہے کہی بچی
 کو طلاق دیوے اور اس طرح اسکی زوجہ کو اختیار بھی کہ بعد تبدیل مجلس کے بھی جب چاہے اپنی سو کن کو طلاق **مباح**
 اور اگر کسی شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ جب چاہے تو اپنے نفس کو طلاق دے تو اس صورت میں بعد تبدیل مجلس کے بھی
 زوجہ کو اختیار ہے طلاق دینے کا اور اگر کسی مرد سے کہا کہ جب چاہے تو میری زوجہ کو طلاق دے جائز نہیں کہ اپنے قول سے
 پھر جاوے اور اوس شخص کو اختیار مجلس تک نہ ہوگا تو اگر بعد تبدیل مجلس کے وہ طلاق دے طلاق واقع ہوگا **ف** اول
 اس مسئل میں مذکور **بی** یعنی کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اپنے تین تین طلاق دے اور اسے اپنے تین تین ایک طلاق
 دیا ایک طلاق واقع ہو جاوے گا اور اگر دے کہا کہ ایک طلاق دے اور عورت نے تین دیے تو اتمام صاحب کے نزدیک کچھ
 واقع ہوگا اور صاحبین کے نزدیک ایک طلاق واقع ہوگا اور اگر دے کہا کہ اپنے کو ایک طلاق بائن دے اور اسے ایک طلاق
 جعی دے تو ایک طلاق بائن واقع ہوگا اور اگر کہا کہ ایک طلاق جعی دے اور اسے اپنے تین تین ایک طلاق بائن دیا ایک طلاق
 جعی واقع ہوگا **ف** اس واسطے کہ مخالف زوجہ کی نحو یہ تو ہم دے کہ قول کے موافق طلاق واقع ہوگا **وص** اور اگر کسی
 شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تین طلاق دے تو اپنے نفس کو اگر چاہے تو اور اسے ایک طلاق دیا تو کچھ واقع ہوگا اور اگر
 کہا کہ ایک طلاق دے تو اپنے تین تین اگر چاہے اور اسے تین دیے تو اتمام صاحب کے نزدیک کچھ واقع ہوگا اور صاحبین کے نزدیک
 ایک طلاق واقع ہوگا اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تو طلاق ہی اگر چاہے تو اور عورت نے جواب میں کہا کہ چاہا میں نے اگر
 تو چاہتا ہوں اور پھر دے کہا چاہا میں نے کچھ واقع ہوگا اگر نہ طلاق سے کہا ہوا اور اگر کہا چاہا میں نے طلاق تیرا عورت
 جواب میں تو طلاق واقع ہوگا اگر نہ طلاق سے کہا ہو **ف** اور اس میں اس مقام تفضل کی ہی اور اسے او سکون کرنا
ص اور ایسا ہی ہے جو طلاق کہ وقوف کیا ہوا ہے ایک امر معدوم **ف** بیسے اس جگہ عورت نے خداوند کی شہادت پر طلاق
 وقوف کیا تھا اور وہ ایک امر غیر معلوم **بی** اور اگر وقوف کرے طلاق کو ایک امر موجود **بی** بیسے کہ چاہا میں نے اگر نہ
 اور پر مزین کے تو طلاق واقع ہوگا **ف** تو اگر مرد نے اپنی عورت سے کہا کہ تو طلاق ہی اگر چاہے تو اور اسے کہا چاہا
 میں نے اگر چاہا میں نے پھر مرد پر ہوا وہ اسکا گھر میں تھا تو طلاق پڑ جاوے گا اور اگر زمین تھا تو طلاق نہ پڑے گا **وص** اور اگر
 کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تجھ کو طلاق ہی جس وقت یا جب کبھی چاہے تو تو زوجہ کے رد کرنے سے رد ہوگا اس واسطے

کہ خاوند نے اسکو مالک طلاق کا کیا ہر تو بصورت عورت چاہیگی فقط ایک طلاق ہو گا اور اگر زوج سے زوجہ سے کہہ کر
 تو طلاق ہی جتنے تہرہ چاہے تو تہرہ عورت کو درست ہو کہ اپنے تین ایک طلاق دیوے پھر ایک طلاق تین ایک اور یہ جائز نہیں
 کہ تین ایک ایک بار دیوے اور اگر بعد تین طلاق دینے کے پھر دوسرے خاوند سے نکاح کیا اور پھر تہرہ خاوند پاک
 لوث آئی تو باوجود اسکا اختیار نہیں کہ اپنے تین طلاق دے لیوے اور اگر کسی شخص سے اپنی زوجہ سے کہہ کر طلاق ہو
 جس جگہ ایمان چاہے تو عورت کو جائز ہو کہ اوسی مجلس میں طلاق دے لیوے اور بعد تبدیل مجلس کے نہیں اور اگر
 کہہ کر نہ لکھو طلاق جس میں کہہ کر چاہے تو اور زوجہ نے جواب میں کہہ کر ایک طلاق بان چاہے یا تین طلاق موافق چاہے
 خاوند کے تو چاہے اور اس موافق طلاق ہو گا وگناہ یعنی اگر ایک طلاق بان چاہے تو ایک طلاق بان ہو گا اور تین
 چاہے تو تین ہو گا وگناہ نہ ہو کہ تین کی اور عورت سے ایک طلاق بان کی یا خاوند نے ایک طلاق بان کی
 اور عورت نے تین طلاق کی تو دونوں معذور ہوں میں ایک طلاق رجعی واقع ہو گا اور اگر خاوند نے کچھ نیت نہیں کیا
 تو جو عورت چاہے گی اور موافق طلاق واقع ہو گا اور اگر زوجہ نے کچھ نہ چاہا تو بھی امام صاحب کے نزدیک ایک طلاق
 رجعی واقع ہو گا وگناہ صاحبین کے نزدیک کچھ نہ واقع ہو گا اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہہ کر طلاق دے
 اپنے تین جتنے چاہے تو جتنے کہ مجلس میں چاہیگی واقع ہو گا وگناہ اور اگر زوجہ نے رد کیا یا مجلس ٹل گئی اختیار باطل ہو
 اور نہ کہ طلاق دے تو اپنے تین تین میں سے جتنے چاہے تو عورت کو نعمت مبارک کہ ایک طلاق دے یا دو اور
 تین طلاق دے اسکا اختیار نہیں اور صاحبین کے نزدیک درست ہو کہ تین طلاق دے لیوے

باب الحلف بالطلاق

اور بصورت انصاف کی طلاق کی طرف نکاح کے تو طلاق بعد نکاح کرنے کے واقع ہو گا جیسے کہ کسی عورت نے اپنے
 سے اگر نکاح کروا کر من تجسے تو تو طلاق ہی کہہ کر جو عورت کو نکاح کروا کر من اوس سے تو وہ طلاق ہو کہ
 دونوں معذور ہوں جب تک نکاح کر گیا طلاق واقع ہو گا گو دوسری صورت میں جس عورت سے نکاح کر گیا تو طلاق
 ہو گا وگناہ اور امام شافعی کے نزدیک طلاق واقع ہو گا کیونکہ فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلاق ہو
 قبل نکاح کے کہ یہ حدیث مروی ہے جاری ہے کہ اگر دو یا تین بھڑا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلاق کو بعد نکاح کے
 اور نہیں ہو اگر دو اگر نہ لکے کہ روایت کیا اسکو ابو جلیل نے اور صحیح کیا اسکو حاکم نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے
 بھی مثل اس کے سنو بن مخرمہ سے اور اسناد اسکا حسن ہے اور حدیث محمود بن شیبہ عن ابی جعفر حدیث میں ہے کہ فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تبعل ہونی تو ذرا آدمی کی اوس میں کہ اختیار میں نہیں اور نہ آزادی اوس میں کہ اختیار
 میں نہیں اور طلاق اوس عورت نہ کہ اختیار میں نہیں نکالا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو ابو داؤد
 نقل کیا بخاری سے کہ وہ اصح ہے اس باب میں اور حدیثوں سے اور دلیل ہماری اس باب میں ہے ایسے میں مذکور ہے اور کہ
 صاحب ہادی نے کہ حدیث محمود بن مخرمہ سے کہ طلاق کو بالفعل واقع کرے قبل نکاح کے جیسے کہ کہ تو طلاق ہو
 تو اس صورت میں ہمارے نزدیک بھی طلاق واقع ہو گا اور یہی اس کے منقول ہیں شعیب اور زہری سے روایت کیا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے زہری سے کہہ انھوں نے یہ جو حدیث کہ نہیں طلاق پر قبل نکاح کے تو یہ اس صورت میں ہے کہ کہہا جائے کہ
کوئی شخص کہ نکاح کر فلانی عورت سے اور وہ کہے کہ اسکو طلاق ہے لیکن جس شخص سے کہہا کہ اگر نکاح کروں میں اسکو عتق
سے پس وہ طالق ہے تو جب نکاح کر گیا اس سے طلاق واقع ہوگا اور بھی روایت کیا اسکو عن عبد الرحمن بن عوف سے کہ زہری نے
زہری سے کہہا کہ انھوں نے جو شخص کہے کہ جو عورت نکاح کروں میں اس سے تو وہ طالق ہے اور جو لونڈی کہہ خدیوہ میں
وہ آزاد ہو تو عیسایا اوستے کہہا ویسا ہی ہوگا تو کہا تم نے کیا نہیں وار دہوا ہے کہ نہیں طلاق پر قبل نکاح کے اور زمین آزاد ہو
گر بعد ملک کے کہ زہری سے یہ اس صورت میں ہے کہ کہے کہ کوئی شخص کہہا کہ عورت طالق ہے اور غلام فلاں کا آزاد ہو
اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے نہ عن ابن سالم اور قاسم اور عمر بن عبد العزیز اور شعبی اور یحییٰ اور زہری اور اسود اور
ابن کبر بن عمرو بن حزم اور عبد اللہ بن عبد الرحمن اور یحییٰ اسے کہہا کہ ان سب نے جب کہے کہ اگر نکاح کروں میں فلانی سے
پس وہ طالق ہے یا جسعد نکاح کروں میں فلانی سے پس وہ طالق ہے یا جو عورت کہ نکاح کروں میں اس سے سو وہ طالق ہے
تو عیسایا اوستے کہہا ویسا ہی ہوگا اور ایک لفظ میں ہر جائزہ ہے اور پیغمبروں نے بھی یہی کہا ہے **ص** اور جو صحیح تعلق طلاق کی
پر ہے کہ باضافت کے کہ طرف ملک کے **ف** تیسے کہ اوپر گذرا مثلاً کہ اجنبی سے کہ اگر نکاح کروں میں تجھے تو طالق ہے
ص یا تعلق کے وقت ملک موجود ہو تو اگر کسی اجنبی سے کہہا کہ اگر کلام کروں میں تجھے تو طالق ہے اور یہی نکاح کے اس
کلام کیا تو طلاق واقع ہوگا **ف** اسواسطے کہ دونوں شرطیں فوت ہوئیں کیونکہ نہ انصاف کی طلاق کی طرف نکاح کے اور
نہ ملک کا وجود تھا وقت تعلق کے **ص** اور اگر اپنی بیوی سے کہہا کہ اگر تو گھر میں داخل ہوگی تو تو طالق ہے اور وہ گھر میں داخل ہوگی
تو طلاق ہو جائیگا اسواسطے کہ وقت تعلق کے اس جگہ ملک وجود ہو اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہہا کہ اگر گھر میں آئے تو
یا جب گھر میں آؤ تو یا بسوقت گھر میں آؤ تو تو طالق ہے تو بعد گھر میں آنے کے ایک طلاق واقع ہوگا اور بعد اسے شرط
پوری ہو جائیگی یعنی پھر بعد اسکے اگر گھر میں جاوے گی تو اب طلاق نہ ہوگی اور اگر کہہا کہ جس مرتبہ گھر میں آؤ تو تو نکاح طلاق ہے
تو جب بارگھر میں آوے گی طلاق واقع ہوگی اور بعد میں طلاق واقع ہونے کے شرط تمام ہو جائیگی تو اگر بعد میں طلاق واقع ہونے کے
حالا کہ کہے پھر اس سے نکاح کیا تو اب جو گھر میں آوے گی طلاق واقع ہوگا اور اگر کہہا کہ جس مرتبہ نکاح کروں میں تجھے تو تو
طلاق ہے تو شرط باطل نہ ہوگی پھر اگر بعد صلاہ کے بھی اس سے نکاح کر گیا طلاق واقع ہو جائیگا اور بعد میں کے اگر زوال
ملک ہو تو بین باطل نہ ہوگی تو اگر شرط اپنی ملک میں متحقق ہوئے میں تمام ہو جائیگی اور طلاق واقع ہوگا **ف** صورت یہی
یہ کہ اپنی عورت سے کہہا کہ اگر اس گھر میں آوے گی تو تو طالق ہے اور اس کے پھر ایک طلاق بائن بالفعل اسکو نے کے
جدا کیا اور عدت تمام ہونے کے بعد پھر اس سے نکاح کر لیا اور اب وہ عورت گھر میں داخل ہوئی تو وہ شرط پہلے کی متحقق
ہوگی اور طلاق ہو جائیگا اگر عدت رہا نہ ہو تو یہی ملک میں متحقق ہوئے میں تمام ہو جائیگی اور طلاق واقع ہوگا **ف** صورت یہی
نہوئے تو بعد میں تمام ہو جائیگی اور کچھ واقع ہوگا **ف** صورت اسکی یہ کہ اپنی بیوی سے کہہا کہ اگر اس گھر میں آوے گی
تو نکاح طلاق ہو جائیگا اسکو ایک طلاق بائن بالفعل ہے دیا اور بعد گذر نہ عدت کے وہ عورت گھر میں داخل ہوگی
تو قس تمام ہو جائیگی یعنی سب شرطیں ہو جائیگی اور طلاق واقع ہوگا کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلاق ہے جب

۵۴
نکاح طلاق کے بارے میں

اوس عورت میں کہ نہ مالک ہوا و نہ سکا تو اگر بھراپ اوس سے نکاح کر گیا اور وہ پھر گھر میں داخل ہوگی طلاق واقع ہوگا
ص اگر کسی شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ اگر تو گھر میں داخل ہو تو تجھ کو تین طلاق ہیں اور پھر دیکھو منظور ہوگا گھر میں
 جاوے اور تین طلاق نہیں ہیں تو اسکا حیدر ہے کہ بالفعل اوس عورت کو ایک طلاق بائن دیوے اور بعد عدت گذرنے
 کے وہ گھر میں داخل ہو پھر اوس سے نکاح کر کے نہ اب گھر میں داخل ہونے سے طلاق واقع ہوگا کیوں کہ میں باطل گئی ہوں
 اس سبب سے کہ وہ پہلے ایک بار گھر میں چلی گئی تھی **ص** اگر شرط کے لئے جائے اور نہ جائے بین احکامات ہوا **ف** مثلاً
 غلام نے کہا کہ تو گھر میں نہیں آئی تھی اور عورت نے کہا آئی تھی **ص** تو قول غلام کا حیدر ہوگا کہ اگر عورت کو وہ دلاوے اپنے
 معیار اور جو شرط ایسی ہو کہ وہ دن و رات کے لئے معلوم نہیں ہوتی تو اس میں قول مرد کا حیدر ہوگا اوس کے حق میں **ف**
 اور غیر کے حق میں حیدر ہوگا **ص** مثلاً غلام نے کہا کہ اگر تجھے بیض آوے تو تو اور فانی میری میری طلاق ہوگا کہ اگر تو
 اللہ کے عذاب کو دوست رکھتی ہو تو تجھے طلاق ہو اور غلام میرا آزاد ہو اور عورت نے کہا میں حاضر ہوتی یا میں دوست رکھتی
 اللہ کے عذاب کو تو اور اجماعت میں فقط اوسکو طلاق ہو جاوے گا اور دوسری بیوی پر طلاق نہ پڑے گی اور دوسری صورت میں بھی
 اوس کو طلاق پڑے گی اور غلام آزاد ہوگا اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تجھے بیض آوے تو طلاق ہو پھر دیکھو غلام
 تو جب تین دن برابر خون نہ نکلے اور وقت حکم کرینگے طلاق کا اول روز سے اسواسطے کہ بعد دیکھنے خون کے تیسرے دن
 معلوم ہوگا کہ خون اہل روز کا بیض ہو تو اسی روز سے طلاق کا حکم ہوگا اور جو پھر کہا کہ اگر تجھے بیض آوے تو طلاق
 تو جب بیض سے پاک ہو گیا اور وقت طلاق واقع ہوگا کیونکہ ایک بیض اوس وقت پورا ہوگا اور اگر کہا کہ جو ایک روز روز کے
 تو تجھے طلاق ہو اور اسے روزہ رکھا تو آفتاب کے غروب کے وقت جس دن روزہ رکھا ہو طلاق واقع ہوگا اور اگر کہا کہ
 اگر تو روزہ رکھنے کی تو تجھے طلاق ہو **ف** اور قید ایک روز کی نہ کی **ص** اور اسے روزہ رکھا طلاق واقع ہوگا اگرچہ
 ایک ساعت بھی رکھے اور جو کسی شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ اگر تو کھانا کھائے تو تجھے طلاق ہو اور اگر کسی نے کھانا کھانے کی جگہ کی جگہ
 دو طلاق ہیں اور روزہ نہ ہو سکی و نہ روزہ کرنا اور معلوم نہیں کہ اول اسکو جانا تو قاضی حکم کرے گا ایک طلاق کا اور چار روزہ و فانی
 میں اللہ و طلاق واقع ہوگئے **ف** تو اگر قبل اسکے عورت کو ایک طلاق سے چکا تھا تو اسکو یہ چاہیے کہ پھر دوسری کرے
 اوس سے یہاں تک کہ کلام اللہ ہو و اگر یہ قاضی اوسکی ملک کا حکم کرے **ص** اور عدت تمام ہو جاوے گی دوسرے کے
 جتنے سے **ف** کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَاُولَئِكَ اَلْحَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَضَعْنَ سَمْعَهُنَّ** **ص** اور اگر
 طلاق کو معلق کیا و چیزوں کے ساتھ تو جب دوسری چیز بانی جاوے گی اور ملک قائم ہو طلاق واقع ہوگا برابری کے دونوں
 چیزیں ملک میں بانی جاوین **ف** جیسے کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تو کلام کرے زید اور عمر سے تو طلاق
 اور زید نے دونوں سے کلام کیا اور نکاح قائم **ص** یا دوسری چیز فقط ملک میں ہووے اور اول انہو کے
ف جیسے کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تو کلام کرے زید اور عمر سے تو تجھے طلاق ہو اور پھر بعد اسکے ایک
 طلاق لفظ لے و اسکو نے دیا اور جب عدت تمام ہوئی اوسے زید سے کلام کیا بعد اسکے پھر اوسکو غلام نکاح میں لایا اور
 بعد نکاح کے اوسے عمر سے کلام کیا تو طلاق واقع ہو جاوے گا **ص** اور اگر دونوں میں سے کوئی ملک میں نہ ہووے

ترجمہ اور جو زمین
 محل مال ہیں و نہ مال
 اونکی نہ کر دینا
 محل است ۱۱

ف جیسے زوجہ نے بعد گزرنے عدت کے زیر اور عمر دونوں سے نکاح کیا **ص** بالاول جیسا کہ میں پہلے
 اور دوسری باتوں سے **ف** جیسے زوجہ نے نکاح کیا اور بعد سے اور غرض خداوند نے اس کو ایسا کیا
 افضل ہے یا اور بعد گزرنے عدت کے اوستہ عورت نکاح نہیں تو طلاق واقع ہوگا اور عین **ف** یعنی
 افضل طلاق ہے یا نکاح بالملک کرنا یا تعلیق کرنا تو اگر عدت کی قید طلاق کی کسی شرط اور پھر قبل وجود شرط کے
 تین طلاق افضل ہے یا نکاح اور بعد اسکے وہ عورت حلال ہو کہ بھروسہ خداوند اس پر آئی اور اس شرط متحقق ہوئی
 تو کچھ نہ واقع ہوگا **ف** مثال اس کی یہ کہ اگر عدت گزرے کہ اگر نکاح ہو جائے تو تکلیف طلاق نہ
 اور عین جیسا کہ تین طلاق افضل ہے یا نکاح اور عین عدت کے نکاح کیا اور اگر عدت گزرے اس سے جماع کر کے
 بھروسہ طلاق نہ یا اور بعد گزرنے عدت کے عین سے نکاح کر لیا اور اگر عین گزرے داخل ہوئی تو
 کچھ نہ واقع ہوگا **ص** اگر کسی شخص نے تین طلاق کو معلق کیا اور وہ طلاق کے بعد کسی شخص نے طلاق کر دی تو تکلیف
 تین طلاق نہیں اور پھر مستحق کفر عین داخل کیا اس طرح کہ اگر عدت گزرے تو حلال ہو جائے تو نکاح کر کے
 کی ہوتی اور اگر اس کے بعد داخل کرے تو عین واجب ہوگا خداوند اس سے اور عین نکاح میں مشمول ہوگا ایضاً
 نزدیک عین حرج و وہ طلاق اگر نکاح طلاق ہو سکے اور ایسا ہی حکم اگر عین نے اپنی لوثی کی آزادی و طلاق پر عین کی اور
 اگر زوجہ کا طلاق عین اس کے بعد طلاق کیا تو فقط داخل کرنے سے عدت متحقق ہوگی جیسا کہ نکاح طلاق کے بعد نکاح طلاق
 تو عدت ثابت ہوگی اور عین واجب ہوگا **ف** اور امام ابی یوسف کے نزدیک طلاق عین میں فقط ویرانہ سے
 بھی عدت ثابت ہوگی خداوند افضل اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا نکاح طلاق یا انشاء اللہ تعالیٰ عین نکاح
ف اس سے کہ طلاق میں بفرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے عین نکاح طلاق یا انشاء اللہ تعالیٰ عین نکاح
 کے اور کہا انشاء اللہ اور سو سے لایا تو نہیں جنت یا کسی کہ طلاق نے تو ترجیح میں غریب ہے اس خط سے اور تو
 کیا تفریق اور تو او اور انسانی اور ابن عباس نے حضرت عبداللہ بن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جس نے قسم کھائی کہ نکاح طلاق یا انشاء اللہ تو ابیر جنت نہیں اور صحیح کیا اس حدیث کو ابن عباس نے اور روایت کیا ابن عباس
 نے کامل میں جنت سے انھوں نے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نکاح طلاق یا انشاء اللہ تعالیٰ عین نکاح
 تو طلاق یا انشاء اللہ یا اپنے عین سے تو آزادی یا عین نکاح طلاق یا انشاء اللہ تو ابیر جنت نہیں اور
 اسناد میں اس کی ایک کجی یہ تعریف کیا اس کے دارقطنی نے اور روایت کیا عبد الرزاق اور دارقطنی نے مکحول سے
 انھوں نے معاویہ بن جہل سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پیدا کیا اللہ نے دوست زیادہ محتاج سے
 اور دشمن زیادہ طلاق سے تو جس شخص نے آزاد کیا اور کہا انشاء اللہ تو نہیں پر استثناء اسطے اس کے اور غلام
 آزاد ہو ورنہ عین طلاق دیا اور نہ تنہا کیا تو واسطے اس کے پر استثناء اسکا اور عین طلاق پر عورت پر استثنائی اور
 ذکر کیا اس کو عبدالحی نے احکام میں جہت دارقطنی سے اور کہا کہ اسناد میں اس کی حدیث میں ایک ہے اور وہ ضعیف
 اور کہا ہوتی ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور مکحول نے معاویہ سے نہیں سنا اور فقط قطع پر **ص** اگر عین زوجہ قبل کہنے

انشاء اللہ کے مجاہد اور اگر زوج قبل کشف انشاء اللہ کے مکرہا طلاق واقع ہوگا **ف** یعنی سار الفظ انشاء اللہ کا نہ کہ کھانا بلکہ یہ کہ تمنا کہ موت آگئی **ص** اور اگر کسی شخص سے اپنی زوجہ سے کہا تجکو تین طلاق ہیں مگر تو ایک طلاق واقع ہوگا اور اگر کہہ دے کہ تیرے طلاق ہیں مگر ایک تو دو طلاق واقع ہونگے **ف** اس واسطے کہ اول صورت میں فوت ہونے پر تین سے دو نکاح لے لیا کہ نہ کیا اور دوسری صورت میں تین سے ایک لے لیا کہ نہ کیا اور اگر کہا تجکو تین طلاق ہیں مگر تین واقع ہو گئے **ف** اس واسطے کہ نکاح لیا کہ کل سے خارج نہیں

باب طلاق مریض کے بیان میں

جو شخص کفایہ ایسی ہلاکت ہو سبب مرض کے ہو یا جو جیسا کہ وہ شخص جو واسطے حاجتوں کے گھرت باہر نہیں نکلتا اگر کچھ گھر کے اندر اور صبر قدرت رکھتا ہی یا جو صفت فعال میں واسطے قتال کے آگے کیا جاوے یا اوکھ واسطے قتل کے باہر یا میں نفسا میں یا حد میں اگر کسی حالت میں مجاہد یا دوسرے سبب سے مراد ہوئے تو تعریف اور سچا نکال سے زیادہ میں درست نہیں اور اگر طلاق بائن دے دیوے اپنی عورت کو اور مجاہد سے اور ایسی سبب سے یا دوسرے سبب سے تو وہ عورت اور اسکی وارث ہوگی **ف** یہ کہ وہ عورت عدت میں ہو اور اگر ایسی حالت کے مکر یا تو وارث ہوگی **ص** اور امام شافعی کے نزدیک وارث ہوگی **ف** اور امام مالک کے نزدیک بدعت کے بجائے وارث ہوگی اور دلیل جاری یہ جو کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے عمر اور عائشہ اور ابن عباس اور ابیہم اور شعیب اور طاؤس سے کہ وارث ہوگی عورت مریض کی جب تک کہ عدت میں ہو اور یہی روایت کیا امام حسن نے ابیہم سے انھوں نے شریح سے کہ حضرت عمرؓ نے کہا اطراف اس کے جو اصل طلاق دے اپنی عورت کو تین اور وہ مریض ہو تو وارث کرواؤ کہ جب تک کہ عدت میں ہو اور جب اسکی عدت گزر جائے تو نو میں جو برائ واسطے اس کے اور وہ میں جو مالک **انہ یجمعون** شہناک **یقول اذا طلق الرجل امرأته نکاحاً و عوفاً یصح یا کفر** یعنی کہ میں شہناک نے کہ جب طلاق دے مرد اپنی عورت کو اور وہ مریض ہو تو وہ عورت وارث ہوگی اور اسکی وارث کیا حضرت عثمانؓ نے عبد الرحمن بن عوف کی عورت کو اور انھوں نے طلاق دیا تھا اسکو مریض میں اور اسکی کیا امام مالک نے کہ عدت اسکی گذر گئی تھی اور روایت کیا شافعی نے اور لوگوں سے سولے مالک کے کہ عبد الرحمن بن عوف مرے اور بیوی اسکی عدت میں تھی ایسا ہی یہ تہذیب الاسلام میں کہ اس شریح ابن امام نے کہ قول مالک کا کہ حضرت عثمانؓ نے وارث کیا تھا اسکو بعد عدت کے ماضی یہ ساتھ قول ابوہریرہ کہ وہ عدت میں تھی **ص** لیکن اگر ایک طلاق دیا یا دو طلاق دیئے تو امام شافعی کے بھی نزدیک محرم ہوگی اور اسی طرح اگر طلاق دیا اسکو نکاحیات سے کہ یہ کہ ہمارے نزدیک عورت مریض کی وارث ہوگی اور لیکن نزدیک امام شافعی کے اسوہ واسطے کہ کتابت اس کے نزدیک طلاق جی ہیں لیکن اگر اپنی زوجہ سے علیحدگی کیا تو بالاتفاق وارث ہوگی اگرچہ وہ اسی حالت میں مرچھوڑے اسواسطے کہ وہ عورت خود راضی ہوگئی ساتھ جدائی کے اور مال اس کے طلاق سے لیا اور اگر ایسے مریض کی زوجہ نے ایک طلاق جی طلب کیا اور اسنے اسکو تین طلاق دے دیئے تو ہمارے نزدیک

۴
نکاح بائن
سبب از حد

زوجہ اور بکی وارث ہوگی اگر اوسکی عورت نے عدت میں اپنے خاوند کے بیٹے کو بوسہ دیا شوہر سے
 اس واسطے کہ زوجہ ساتھ طلاق بائن کے بعد اپنی بوسہ ساتھ بوسہ ابن زوجہ کے اور جو ایسا مریض ہو جسے اگر
 اپنی زوجہ سے لعان کیا **ف** اور لعان کا بیان آگے آتا ہے **ص** اور بوسہ لعان کے دونوں میں جہائی ہوگی
 اور زوجہ اسی حالت میں مرازبہ وارث ہوگی اور اسی طرح اگر قسم کھائی کہ چارہ ماہ تک زوجہ سے قربت نہ کرے گا
 او چارہ ماہ تک اوس سے قریب نہ ہوا اور دونوں میں جہائی ہوگئی بعد اوس کے زوجہ اسی حالت میں مگر کیا تو زوجہ
 وارث ہوگی اور جو باہر گھر کے واسطے حواج کے باہر آوے اگرچہ بیمار ہوا او سکوت پر ہوا جو کہ بندہ ہو جو اسے کھان
 قتال میں ہو ورنہ بقصاص اور جرم کے واسطے قید ہو اور اپنی جو کو طلاق بائن دے تو بعد اوس کے مرنے کے
 زوجہ وارث نہ ہوگی اگرچہ اوسی حالت میں رہا ہو ورنہ باقی زوجہ سے اوس سے خلع کر لیا
 اپنی زوجہ کو اختیار طلاق کا دیا اور زوجہ نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا زوجہ کے حکم سے اوس کو تین طلاق دے زوجہ
 اوسکی وارث نہ ہوگی **ف** اس واسطے کہ زوجہ ان صورتوں میں خود راضی طلاق سے ہوگئی تھی اور اگر بے حکم
 زوجہ کے اوس کو تین طلاق دیے اور پھر اوس مرنے سے صحت پاس کہ مرنے کی وارث نہ ہوگی **ف** اس واسطے کہ
 جب مریض بیچ میں تھا ہو گیا تو حکم مرض کا باقی نہ رہے گا **ص** اور اگر ایسے مریض سے عورت نے کہ وہ کہہ دے کہ
 تین طلاق صحت میں ہے تو اوس عورت نے تصدیق کی اور عدت گذر گئی یا زوجہ کو اوس کے حکم سے تین طلاق دیے
 بعد اوس کے نادرست قرار کیا کہ زوجہ کا کچھ قرض ہو یا کچھ اوس کو وصیت کی تو اگر وصیت بااقرار کمزیرت سے نہ ہو سکے
 اقرار او وصیت کے موافق ہو یا اگر میراث کم ہو اقرار سے با وصیت سے تو میراث مانگی بہر حال جو ہو گا وہی مانگا
ف اور باجائین کے نزدیک اقرار اور وصیت اوس کا صحیح ہے تو دونوں صورتوں میں موافق اقرار او وصیت کے
 مانگا **ص** اور جو ایسے مریض نے اپنی زوجہ کے تین طلاق کو معلق کیا ایسی شرط پر کہ وہ زوجہ کے اختیار میں ہو
 جیسے کسی وقت کے ساتھ یا فعل سے کسی اجنبی کے **ف** اور شرط پائی گئی مثلا کہ اگر رجب آوے تو تکلیف تین طلاق
 تین بار نہ پڑے تو تکلیف تین طلاق **ہ** **ص** اور اوسی حالت میں مگر کیا تو زوجہ وارث ہوگی اور اگر اسی حالت میں
 تعلیق کی تو وارث نہ ہوگی اور جو ایسے مریض نے اپنی زوجہ کے تین طلاق کو اپنے فعل پر معلق کیا تو زوجہ اوسکی وارث
 ہوگی اگرچہ حالت صحت میں تعلیق کی ہو اور مرد کو اوس فعل سے چارہ ہی جیسے بات کرنے یا اجنبی سے چارہ نہیں ہے جیسے
 کھانا طعام کا اور ناز و فرس او بات کرنا یا بپ سے اور اگر زوجہ کے فعل پر معلق کیا اور تعلیق اور فعل زوجہ کا دونوں
 مریض میں واقع ہوئے اور فعل ایسا ہو کہ عورت کو اوس سے چارہ ہی جیسے بات کرنا اجنبی سے تو عورت وارث نہ ہوگی اور
 اگر اوس فعل سے عورت کو چارہ نہیں جیسے ناز و فرس اور کھانا طعام کا تو وارث ہوگی اور اگر تعلیق صحت میں ہو اور زوجہ کو
 اوس فعل سے چارہ ہو تو وارث نہ ہوگی اور اگر چارہ نہیں ہے تو شیخین کے نزدیک وارث ہوگی اور نزدیک امام محمد کا یہی
 وارث نہ ہوگی **ف** اور فرخ الاسلام نے ذکر کیا بسوط میں کہ صحیح قول امام محمد کا یہ **ص** اور اگر طلاق جہی ملے کسی
 شرط پر اور قبل گذرنے عدت کے عورت مگر گئی تو ان سب صورتوں میں وارث نہ ہوگی **ف** برابر یہ کہ طلاق دیا ہو

صحت میں یا مرض میں اس کی طلب سے یا بغیر اس کی طلب کے اپنے فعل پر مطلق کیا ہو یا وجہ کے فعل پر یا نہ ہو چلی
ص اور تمام سببوں میں اگر زوج بعد تمام ہونے عدت زوجہ کے مرا تو بالاتفاق اس سے وارث نہ ہوگی تو میراث
خاص ہو اسی صورت میں جب مر جاوے خاوند اور عدت نہ گذری ہو **ف** اس واسطے کہ لکھا تھا حضرت عمر
طرح شریعہ کے کہ جو شخص تین طلاق سے اپنی عورت کو اور وہ مریض ہو تو وارث نہ کروا سکو جب تک وہ عدت میں
اور جب اس کی عدت نہ گذر جاوے تو نہیں ہی میراث واسطے اور سکے روایت کیا اس کو امام محمد نے اور
امام مالک نے نزدیک بعد عدت کے بھی وارث ہوگی جب تک کہ غیر سے نکاح نہ کرے بعد اس کے اور اس کا بیان نہیں گذر

باب رجعت کے بیان میں

اور جب طلاق سے مرد اپنی عورت کو ایک طلاق جمعی یا دو طلاق جمعی تو جائز ہے خاوند کو کہ عدت کے اندر پہراؤ سے
رجعت کرے برابر کہ وہ راغبی ہو یا **نوف** اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَتُكْفَنُ**
أَكْفَنُ فَاكْفِيَهُنَّ يَتِمُّنَّ كَيْفَ يَتِمُّنَّ وَرَجْعُهُنَّ إِلَى بَيْتِهِنَّ مَبْعُوثَاتٍ مِمَّا رَزَقْنَهُنَّ يُرْجَعْنَ إِلَى بَيْتِهِنَّ
تَوَرُّوْنَ وَلَهُنَّ مَكُودُهُنَّ فَكُفُّهُنَّ مِنْ أَجْلِ الْوَدْعَةِ كَدَبَ الْوُجُوهِ فَتُكْفَنُ **ص** اور یہ نیزہ میں دیکھا کہ ایک طلاق کے بعد دوسرے سے رجعت
و بست ہو **ف** اس واسطے کہ وہ طلاق کے بعد لو تدری ایسی ہو جاتی ہے جسے مرد بعد تین طلاق کے کہہ کر
فرمایا **وَلَا يَحِلُّ لِمَا بَيْنَهُمَا أَنْ يَتَزَوَّجَا** کہ وہ میں اور دست اور سبب میں اور یہ نہایت اور گہرا
ص اگر کہہ کر رجعت کیا جیسے جسے یا رجعت کیا جیسے اپنی عورت سے جو نکاحات ہوگا اور اگر وہ طلاق یا رجعت ہو
سے کیا اس کی طرح کی طلاق نہ ہوگی تب بھی رجعت صحیح ہو اور امام شافعی کے نزدیک بغیر بیان سے کہنے کے رجعت
نہایت نہ ہوگی **ف** اور دلیل ہماری قول اللہ تعالیٰ کا ہے **فَاكْفِيَهُنَّ كَيْفَ يَتِمُّنَّ وَرَجْعُهُنَّ إِلَى بَيْتِهِنَّ مَبْعُوثَاتٍ** **ص** اگر زبان
سے کہے رجعت کرے تو مستحب ہے کہ وہ سب گواہ کرے اور عورت کو گواہ کرے کہ سنیے جسے رجعت کی **ف** اگر
گواہوں کے یہ منی ہیں کہ جب رجعت کا ارادہ کرے تو وہ مردوں کے سامنے کہے کہ تم گواہ یہ بنا کہ سنیے اپنی عورت
رجعت کی **ص** اور اگر شہادت کرے تب بھی رجعت صحیح ہے **ف** اور یہی مذہب ہی امام احمد اور امام مالک کا اور
امام شافعی کے نزدیک ایک روایت میں رجعت نہیں صحیح ہے مگر گواہوں کے سامنے اور دلیل لائے ہیں ساتھ قول
اللہ تعالیٰ کے **سُورَةُ طَلَقٍ مِّنْ وَاسْتِدْخَالِ عَدْلٍ وَشُكْرِ** اور یہ کہ یہ امر واسطے استعجاب کے ہو
اور دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرقت میں بھی فرمایا ہو **فَاكْفِيَهُنَّ كَيْفَ يَتِمُّنَّ وَرَجْعُهُنَّ إِلَى بَيْتِهِنَّ مَبْعُوثَاتٍ**
ایسی ہی رجعت میں اور بھی دلیل ہماری وہ ہے جو روایت کیا ابو داؤد نے سنن میں کہ عمران بن حصین نے پہنچے گئے اس
شخص سے کہ طلاق ملے اپنی عورت کو پھر طالع کرے اس سے اور نہ گواہ کرے طلاق اور رجعت پر یہ کہ اگر طلاق
اوستے خلاف سنت کے اور رجعت کی خلاف سنت کے گواہ کرے طلاق پر اور رجعت پر کیوں کہ اس سے معلوم ہوتا
کہ رجعت میں گواہ کرنا سنون ہو یا یہی ہمارا مذہب ہے اور بھی اس حدیث میں بشارہ ہے کہ رجعت جماع سے بھی جائز ہے
و نہ قول سے اور یہی ہمارا قول ہے **ص** اور جو شخص کہ اپنی عورت کو طلاق جمعی سے تو مستحب ہے کہ وہ پھر اصل کو

۵۷
یہی کہہ کر دے
وہ اس کا بیان کرے

بدن افان کے اور خبردار کرنے کے **ف** اور اقور ہر یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے **ص** اگر خاوند سے
 طلاق رجعی کی عدت گزرے نہ کہ بورد و عوی کیا کہ ایسے عدت میں عورت سے جنت کی تھی اور عورت نے ایک صدقہ کی
 توجہ نہ ثابت ہو گئی اور اگر گندیب کی تو دعویٰ باطل ہے اور رجعت ثابت نہ ہوگی اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک عورت پر
 اس حدت میں ہر مہینہ کی ایک حدت ہے اور خیر وین سے ہو کہ امام صاحب کے نزدیک اس حدت میں قسم نہیں **ف** اور
 صاحبین کے نزدیک قسم لازم آوے گی **ص** اگر خاوند نے عورت سے طلاق رجعی کی عدت میں کہا کہ ایسے مجھے رجعت کہا
 اور عورت نے کہ اعدت میری گئی گئی اگر اوس حدت میں احتیاط کیا ہو سکتا ہے تو امام صاحب کے نزدیک عورت کا قول
 معتبر ہوگا اور رجعت ثابت نہ ہوگی اور نزدیک صاحبین کے رجعت ثابت ہو جائیگی اور سی طرح اگر لوہندی کے خاوند نے
 بی عدت گزرنے کے اوس کے مالک سے کہا کہ بیٹھ اوس سے رجعت کر لی تھی عدت میں اور مالک نے اوسکی تصدیق کی
 اور لوہندی نے اوسکی تکذیب کی تو امام صاحب کے نزدیک قبل لوہندی کا معتبر ہوگا اور صاحبین کے نزدیک قبل وین کا
 اور اسی طرح اگر لوہندی سے اوس کے خاوند نے کہا کہ بیٹھ تجھے رجعت کی اور لوہندی نے کہا کہ اعدت میری گئی گئی اور
 مولیٰ اور خاوند نے اسکا انکار کیا تو مولیٰ امام صاحب کے نزدیک قبل لوہندی کا معتبر ہوگا اور صاحبین کے نزدیک قبل
 زوج اور وکیل کا **ف** اور دلیل اسکی پہلے میں مذکور **ص** جو عورت کہ عدت میں ہر اگر اوسکا تیسرا حصہ
 دسویں روز تمام ہو تو ہر دیکھ ہونے کے عدت تمام ہو گئی اور اگر دس روز سے کم نہ ہو تو ایک ہونی تو جب تک کہ غسل نہ کرے
 یا وقت نماز فرض کا اوپر نہ گزر جاوے یا نہم کہ کہ نماز نہ ادا کرے عدت تمام نہیں گئی اور اگر اوسے غسل کیا اور ایک عضو کا
 دھواں ہوا گئی اور خاوند نے رجعت کر لی ورنہ ہی اور اگر ایک عضو سے کہ چھوٹ گیا تو رجعت ثابت نہ ہوگی **ف** اور
 امام ابی یوسف سے مروی ہے کہ کہ غنصہ اور استنشاہ ترک کرنا منوط ترک کرنے ایک عضو کامل کے ہر اور واضح سے
 ایک روایت میں اور امام محمد کے نزدیک وہ ایک عضو کے حکم میں نہیں اس واسطے کہ انکی ذہنیت میں اختلاف ہے بظاہر اور
 اعضا کے کئی افی الطحاوی **ص** اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ کا کو طلاق رجعی دیا اور اوس کے ساتھ وطی کر لے
 انکار کیا اب اوس کے ہر اوس سے رجعت کر لی اور زوجہ بعد طلاق کے چھ مہینے سے کہ کہ جن جنی تو رجعت صحیح ہوگی کہوں کہ
 معلوم ہو کہ زوجہ وقت طلاق کے حاملہ تھی اور بعد وطی کے حاملہ نہیں ہوئی تو خاوند پہلے انکار میں کا ذر ہوگا اس واسطے
 کہ انکا واسطے صاحب فرار ش کے **ف** اور اس باب میں حدیث وارد ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کیا کہ فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا صاحب فرار ش کا ہو اور زانی کو محرم ہی جو روایت کیا اوسکو غلامی اور سولہ نے حدیث سے اوسکی
 اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا اوسکو نسائی نے ابن مسعود سے اور ابوہریرہ اور ابن عباس سے **ص**
 اور اگر بعد جن کے کہ طلاق رجعی دیا اور وطی سے انکار کیا بعد اوس کے امام صاحب میں اوس سے رجعت کر لی تو صحیح ہے
ف اور دلیل اسکی ابوہر گندری **ص** اور اگر بعد طلاق کے عورت کے ساتھ اوسکو طلاق رجعی دلا دیا ورنہ وطی سے
 انکار کیا جائے کہ اوس سے رجعت صحیح ہوگی بلکہ یہ کہ عورت وقت طلاق سے قبل گزرنے دوسال کے
 کے ختم ہونے تک رجعت صحیح ہوگی ایسے کہ وہ ہر مہینہ کہ جس کو جو تو مسلم ہر اگر وقت رجعت کے گزر جائے

۱۰
 ہر کہ طلاق سے
 بائن ہر جائے

ص اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تو مجھے کسی تو تک طلاق ہو تو جب وہ عورت جسے کسی طلاق ہو جائیگا اور اگر بعد چھ مہینے کے یا زیادہ کے دوسرا نکاح نہ ہوگی تو رجعت ثابت ہوگی اور اگر کم مہینے سے جتنی تو رجعت ہوگی تو رجعت اور دلیل اسکی اصل میں بطور **ص** اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ جب تو مجھے کسی تو تک طلاق ہو تو رجعت نہیں ملے گی تاں یہاں رجعت میں طلاق پر جائیگا اور دوسرے ارش کے سے اور تیسرے ارش کے سے رجعت ہو جائیگی اسوائے کہ جب پہلا نکاح پیدا ہوا تو طلاق ہو گیا اور عورت معتدہ ہو گئی اور دوسرا ارش کے سے یہاں تو نکاح رجعت ہو گئی اور دوسرا طلاق ہو گیا اور تیسرے ارش کے سے یہاں تو نکاح رجعت ثابت ہو گئی اور تیسرا طلاق پر گیا ہدایہ **ص** جس عورت کو طلاق رجعی دیا ہو تو وہ عدت میں نہ بنت کرے اور اپنے تئیں اگر ہتھ کرے تاکہ خاوند رجعت کرے اور اس سے رجعت کرے **ف** یہاں میں یہ کہ رجعت مستحب ہے اور نہ نفی برائے رجعت کرتی ہے رجعت پر تو رجعت بھی ہوگی ہوگی انتہی اور کشف الغم میں یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ یہ کہ طلاق کو یہ ضرورت اور نصت تینے تھے وقت ضرورت کے **ص** اور خاوند کو جائز نہیں کہ زوجہ کو جو عدت میں طلاق رجعی کی ہو اپنے ساتھ سفر میں نہ لے جائے یہاں تک کہ اسکی رجعت پر گواہ نہ **ف** کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَا تَحْجُوْهُنَّ مَعَهُنَّ مِمَّا رَزَقْنَهُنَّ اَیَّدِیْنِیْ ذَلِكُمْ لَعَلَّکُمْ تَعْلَمُوْنَ اسے اُخراہیت تک لکھا یہ حاشیہ ہایہ میں یہ کہ یہ آیت نازل ہوئی اور عورتوں میں جو معتدہ ہیں طلاق رجعی سے اور مرد یہاں یہ کہ شہادت کو دنیا مستحب ہے جیسا کہ اوپر گذرا **ص** اور خاوند کو جائز ہے اپنی زوجہ سے جسکو طلاق رجعی دیا ہو وہی کرے اور امام شافعی کے نزدیک علمی درست نہیں یہاں تک کہ زبان سے رجعت کرے اور ہاں سے نہ نکاح کی خود رجعت **ف** اور یہی قول ہے امام احمد کا اور جاری دلیل قول ہے عمران بن حصین کہ جیسا کہ گذرا روایت کیا اسکو اور اوہ نے اور دوسرے یہ کہ وہ بہتر از زوجہ کے یہ کہ نہ اگر اسکو دوسرا طلاق دے تو بڑا تاجر اور وارث ہوتی ہے اور تیسرے یہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَتُحِبُّنَّ لِهِنَّ اَحْسَنَ مِمَّا رَزَقْنَهُنَّ اسنے زیادہ مقدار میں اسنے بحیرہ لینے پر اور خاوند عورت کا نہیں سکتا جب تک وہ عورت اسکی زوجہ نہ ہو تو تفصیل اسکی قاضی میں مذکور **ص** اور جب عورت کو طلاق بائن دے تین سے کہ تو مرد کو جائز ہے کہ اس عورت سے عدت میں یا بعد عدت کے نکاح کرے **ف** اسوائے کہ جب تین طلاق دیگا تو اسکا حکم آگے آتا ہے **ص** اور اگر تین طلاق دے آراؤ کہ یا دو لونڈی کو تو پھر اسکو محال نہیں ہوتی جب تک کہ وہ عورت دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور نکاح صحیح ہو اور وہ پھر اسکو طلاق دے یا مرد سے اور عدت گذر جاوے یہ مذہب اکثر لوگوں کا ہے اور سعید بن جبیر نے نزدیک دوسرے خاوند کی وطی شرط نہیں بلکہ قطع نکاح کافی ہے اور دلیل اسنے تین ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے حقیقی تین کے دیکھ جائیگا اور جاری دلیل حدیث عسک کہ ہے اور وہ حدیث مشہور ہے اس سے زیادتی کلام اللہ پر درست ہے تو حکام کا یہاں علمی کے مخالف ہے اس حدیث کے یہاں تک کہ اگر قاضی اسکا حکم دے تو حکم اسکا جاری نہیں ہوگا میزان شرفانی میں یہ کہ اتفاق کیا ہے اربعہ کے کچھ شخص تین طلاق دے اپنی عورت کو تو پھر اسکو وہ درست نہیں یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور نکاح سے مراد اس مقام پر وہی ہے اور نکاح صحیح کی قید اسوائے کلائی

اَلْاِحْوَالُ وَالْاَشْيَاءُ وَالْمَوَاقِفُ مَعْنًى سَاطِعٌ كَرِيْمٌ يَدُوْسُ رَاخُوْنَ اَيْ اِيْلَاقٍ اَوْ رُوْدُوْا مَعْنًى كَوَاوِرٍ اَيْ سَاحِلٍ كَمَا مَنِ اَبْنُ عَرَبٍ
 اور امام محمد کی دلیل یہ ہے جو روایت کیا ہے مبنیٰ علیٰ طریق شافعی سے حید بن عبد الرحمن اور عبد اللہ بن عبد اللہ اور سلیمان
 بن ہشام سے کہ ان سب نے سنا ابا ہریرہ سے کہ فرماتے تھے پوچھا میں نے عمر بن الخطاب سے اس شخص سے کہ طلاق باہنی
 عورت کو ایک بار دو چہرہ عدت واسطے کی گئی اور نکاح کیا اور سننے دوسرے خاوند سے اور پھر نکاح کیا اس سے اس
 خاوند نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ وہ عورت اس سے ہی طلاق پر پہنچے باقی سب اور بھی روایت کیا ہے مبنیٰ علیٰ طریق
 سے انھوں نے یہ بیان کیا ہے اب سے انھوں نے اپنے باب سے کہ سنا انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے کہ فرماتے
 تھے وہ عورت اچھے پر ہی جتنے طلاق باقی ہے یہ خلاصہ ہی ہو سکا جو ذکر کیا اس تمام پر باہنی سے نہ چھ پر باہنی سے
 اور جس عورت کو تین طلاق دیے ہیں اگر اس سے بعد ایسی عدت کہ اس میں ملا ہو سکتا ہے کہ اس میں ملا رہے ناسخ ہو کر
 اور خاوند کو گمان غالب ہو کہ یہ سچی ہے تو اس کو درست ہو کہ اس سے نکاح میں لاوے اور بیعتوں سے نہ کہ اس کے اقبال پر ہی
 اونسالیس وزین اس واسطے کہ عدل میں تین حیض اور وہ بطور ضرورت ہیں اور ہر سال عدت حیض کے تین روز
 ہیں اور طہر کے پندرہ دن تو سب ملا کر اور تین مہینے روز مہینے کے لئے اللہ اعلم بالصواب

باب ایلا کے بیان میں

ایلا شرع میں اسے کہتے ہیں کہ بناؤ نہ قسم کھاؤ کہ عدت ایلا میں میں عورت سے قریب نہ ہو گا اور عدت ایلا کی
 واسطے آزاد عورت کے چار مہینے ہیں **ف** اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ مِنْ اَمْوَالِهِمْ
 تَرْتِيْبًا اَرْكَعًا اَشْهَرًا اَكْبَرًا ترجمہ جو لوگ دیکھنا کہتے ہیں باہنی عورتوں سے ایلا شرعی چار مہینے کا **ح**
 اور واسطے لونڈی کے دو مہینے ہیں **ف** اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک ت ایلا کی واسطے لونڈی اور
 آزاد دونوں کے لیے چار مہینے ہیں اور امام مالک کے نزدیک عدت ایلا کی واسطے غلام کے دو مہینے ہیں اور
 واسطے مرآۃ کے چار مہینے تو وہ عدت ایلا میں اعتبار مردوں کا کرتے ہیں اور ہم عورتوں کا **ح** اور حکم ایلا کا
 یہ کہ اگر وہ بی بی کی چار مہینے تک نہ گزرے عدت کے ایک طلاق باہنی بڑھا دے **ف** اور یہ نہ کہ ایلا میں اوصاف
 کا ہے اور ایلا نہ کہ نزدیک بعد گزرے چار مہینے کے طلاق واقع ہوگا بلکہ ٹوٹی ٹھہرا یا جاوے یا جو کرے یا طلاق کرے
 اور ایلا ایسی ہے کہ روایت کیا بخاری نے حضرت ابن عمر سے کہ انھوں نے یہ جوق کہ گزر جائیں چار مہینے یا
 یہاں تک کہ طلاق ہوئے اور روایت کیا مالک نے موطا میں حضرت علی بن ابی طالب سے کہ وہ فرماتے تھے جوق
 کہ ایلا کرے مرد یا بی بی عورت سے نہ تو نہ واقع ہوگا اور سپر طلاق تو اگر گزر جائیں چار مہینے ٹھہرا یا جاوے یا نہ کہ
 طلاق ہوے یا جو کرے اور روایت کیا امام احمد نے حدیث حبیب بن ثابت سے انھوں نے فلاؤس سے
 انھوں نے عثمان سے سنا اس کے اور جواب اس کا یہ کہ معارض ہو حدیث بخاری کے وہ جو اخرج کیا ابن ابی شیبہ
 نے حَدَّثَنَا اَبُو مُؤَدَّةَ عَنْ اَلْاَشْعَثِ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبْنِ عُمَرَ
 اِذَا اَلِيْ قَامَ مَعَهَا فَسَدَتْ اَرْبَعَةٌ اَشْهُرٌ هِيَ مَطْلَقَةٌ بَاطِلَةٌ مَعْنًى نَبِيٌّ نَبَايَا حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن عمر کے جوق

لفظ میں شافعی
 شریعت میں

نہی ایلا کرے مالک
 نہی ایلا کرے مالک
 نہی ایلا کرے مالک

قسم کا ہو گا اور ثابت ہو گا کہ اس واسطے کہ وہ ایسے میں ہو فرمایا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
 سے تو میں ایلاہ ہو کر میں چار چھینے سے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ سے حضرت عبداللہ بن عباس سے کہ اگر
 انھوں نے جب ایلاہ کر کے دعوت اپنی سے ایک مہینے یا دو مہینے یا تین مہینے اور یہ مدت تک نہ پہنچے تھی تو
 تک تو نہیں ہو وہ ایلاہ اور اخرج کیا مانند اسکے عطاء اور طاؤس اور سعید بن جبیر اور شعبی سے اور روایت کیا
 بھوقی سے کہ کہا ابن عباس نے تھا ایلاہ جاہلیت کا ایک برس اور دو برس اور زیادہ اس سے اور اللہ نہ فرمایا
 اسکے واسطے چار چھینے کو تو اگر کہ چار چھینے سے تو نہیں ہوا ایلاہ ایسا ہی ذکر کیا زبیری نے فتوح ہما یہ میں ص اور
 اگر وہ ملی کر لی مدت ایلاہ میں تو قسم میں جائز ہو گا اور کفارہ یا جزا لازم آوے گی **ف** اور اس کا بیان آگے آتا ہے **ص**
 اگر کسی مرد نے اپنی زوجہ سے کہا قسم خدا کی میں تجھے قربت نہ کرے گا یا قسم خدا کی چار چھینے تک قربت نہ کرے گا یا کہا
 کہ اگر میں تجھے نزدیک کر دوں تو مجھ سے جیسا روزہ ہی یا صدقہ ہی یا توطا ق ہی یا غلام میرا آزاد ہو تو ان سب صورتوں میں
 ایلاہ ثابت ہو گا اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور دلیل اسکی یہ ہے کہ فرمایا حضرت عبداللہ بن عباس نے جو
 قسم کیا نہ ہو جو عام سے تو وہ ایلاہ ہو کر کیا اور کو شیخ عبدالوہاب شعرائی نے کشف الغمہ میں **ص** اب اگر مدت ایلاہ
 اس کے ساتھ نزدیک کرے تو اگر قسم اسکے ساتھ کھائی ہو تو کفارہ قسم کا لازم آوے گا **ف** اور ذکر کیا اس کے ساتھ کہ بیان
 میں مسائل مجمع علیہ سے مگر قول قدیم شافعی میں کہ اگر نکلے نزدیک کفارہ لازم نہیں آتا اس واسطے کہ آگے اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے **وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ عَهْدٍ مِّنَ اللَّهِ فَارْجِعُوا إِلَى اللَّهِ** یعنی اگر عہد ہے تو واپس آؤ گے اور اللہ تعالیٰ نے
 جب عہد کیا منصرف کا تو اب اس کا گناہ غصہ ہو گیا اور کفارہ لازم ہو گا اور ہا جواب یہ ہے کہ یہ عہد غصہ کا آخر میں
 اس سبب سے کہ حالت ہوا یمن میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَلَكِنْ لِّقَاتِلِهِ إِذَا حُلَّ عَلَيْهِ عَمَلَ يَوْمَ يَكُنُ مَعَهُ كَافِرًا** اگر کفارہ
 اگر اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **مَنْ حَلَفَ عَلَىٰ يَمِينٍ فَرَأَىٰ خَيْرًا مِّنَ الْيَمِينِ فَلْيُخْرِجْهَا** اگر کسی نے
 عہد کیا تو خیر کو دیکھ لے یعنی جو شخص کہ قسم کھاوے کسی امر پر اور پھر دوسرے کام کو بہتر دیکھے تو کفر سے وہ کام
 اور کفارہ دے قسم کا اور بیان کفارہ قسم کا اور اس حدیث کا کتاب الیمن میں انشاء اللہ آویگا اور روایت کیا
 ترمذی نے عاید سے کہ کہا انھوں نے ذکر کیا ایک ایسی چیز اصلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے اور حرام کیا
 پھر کیا حرام کو حلال اور یہاں قسم کفارہ کھا شیخ ابن حجر نے کہ لڑوی اس کے سبب فقہ ہیں اور یہ حدیث ظاہر ہے کہ ہر
 مطلوب پر دلالت کرتی ہے **ص** ورنہ **ح** یعنی حج کی صورت میں حج کرنا پر گناہ ہونے کی صورت میں
 روزہ اور غلام آزاد ہونے کی صورت میں غلام آزاد ہو جائیگا **ص** اور ساقط ہو جائیگا ایلاہ اور اگر اس میں
 اس سے وہی نہ کی ایک طلاق یا بئن چار چھینے اور دلیل اسکی اوپر گذر چکی ہے اور صحت ہر وقت قط
 ہو جاوے گی **ف** صحت ہر وقت اس کو کہتے ہیں کہ او میں کوئی مدت عین مذکور ہو ورنہ **ص** تو اگر اس سے
 نکلے کرے اور چار چھینے تک اس سے نہ نکلے کرے طلاق واقع ہو گا اور صحت ہر وقت ہر طلاق کی ہے
 صحت میں کوئی مدت ہر قدر کہ سالوں کے قسم خدا کی میں تجھے قربت نہ کرے گا **ص** تو اگر نکلے کرے

ایلاہ ثابت ہو گا اگر کسی مرد نے اپنی زوجہ سے کہا قسم خدا کی میں تجھے قربت نہ کرے گا یا کہا کہ اگر میں تجھے نزدیک کر دوں تو مجھ سے جیسا روزہ ہی یا صدقہ ہی یا توطا ق ہی یا غلام میرا آزاد ہو تو ان سبب سے کہ حالت ہوا یمن میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے و لکن لقاتلہ اذا حل علیہ عمل یوم ینکح کفارا اگر کفارہ اگر اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من حلف علی یمین فرأى خیرا من الیمین فلیخرجہا اگر کسی نے عہد کیا تو خیر کو دیکھ لے یعنی جو شخص کہ قسم کھاوے کسی امر پر اور پھر دوسرے کام کو بہتر دیکھے تو کفر سے وہ کام اور کفارہ دے قسم کا اور بیان کفارہ قسم کا اور اس حدیث کا کتاب الیمن میں انشاء اللہ آویگا اور روایت کیا ترمذی نے عاید سے کہ کہا انھوں نے ذکر کیا ایک ایسی چیز اصلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے اور حرام کیا پھر کیا حرام کو حلال اور یہاں قسم کفارہ کھا شیخ ابن حجر نے کہ لڑوی اس کے سبب فقہ ہیں اور یہ حدیث ظاہر ہے کہ ہر مطلوب پر دلالت کرتی ہے ص ورنہ ح یعنی حج کی صورت میں حج کرنا پر گناہ ہونے کی صورت میں روزہ اور غلام آزاد ہونے کی صورت میں غلام آزاد ہو جائیگا ص اور ساقط ہو جائیگا ایلاہ اور اگر اس میں اس سے وہی نہ کی ایک طلاق یا بئن چار چھینے اور دلیل اسکی اوپر گذر چکی ہے اور صحت ہر وقت قط ہو جاوے گی ف صحت ہر وقت اس کو کہتے ہیں کہ او میں کوئی مدت عین مذکور ہو ورنہ ص تو اگر اس سے نکلے کرے اور چار چھینے تک اس سے نہ نکلے کرے طلاق واقع ہو گا اور صحت ہر وقت ہر طلاق کی ہے صحت میں کوئی مدت ہر قدر کہ سالوں کے قسم خدا کی میں تجھے قربت نہ کرے گا ص تو اگر نکلے کرے

اوس سے نزدیکی کی پھر طلاق واقع ہوگا اگر اوس سے نکاح کرے اور نہ قریب ہو چار عینے تو پھر طلاق واقع ہوگا اور یہ تیسرا طلاق ہے اور عورت بائن ہو جاوے گی **ف** یعنی اب بدولت ملائے کے اوس سے نکاح درست نہیں **ص** اور اگر بعد میں طلاق کے اور ملائے کے پھر اوس سے نکاح کیا تو ایلا ساقط ہو جاوے گا اور قسم باقی رہے گی تو اب اگر چار عینے تک اوس سے نزدیکی نہ کرے گا طلاق واقع ہوگا اس واسطے کہ ایلا باقی نہیں رہا اور اگر نزدیکی کرے گا حائض ہوگا اور اگر عاقر یا بجزا لازم ہوگی اس واسطے کہ قسم باقی ہو اور یہ صورت جب ہو کہ قسم کو سو اطلاق کے اور چہرہ و ن پر معلوم کیا ہو اور اگر طلاق ہو **ف** جیسے کہ اگر میں تجھے نزدیکی کروں تو تو طلاق **چ** **ص** تو قسم باقی نہ رہے گی اس واسطے کہ تجھ یعنی فی بعض تین طلاق دے دینا باطل کرنا تو علق کو **ف** جیسا کہ اوپر کتاب الطلاق میں بیان کر چکے تو صورت مسئلے کی یہ کہ اگر کسی شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ اگر میں تجھے قربت کروں تو تجھ کو طلاق ہے اور پھر با فعل اس کو سکون طرح سے تین طلاق دے اور وہ عورت بعد ملائے کے پھر نکاح میں آتی تو اب اگر قربت کرے گا طلاق واقع ہوگا اس واسطے کہ تجھ باطل کر دینی تو علق کو **ص** اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا قسم خدا کی میں تجھے نزدیکی نہ کروں گا تو وہ عینے اور دو عینے بعد از چہرہ و ن کے تو ایلا ثابت ہوگا اور اگر قسم کھائی کہ وہ عینے میں تجھے قربت نہ کروں گا اور ایک دن تو قن کے کہ پھر کہا قسم خدا کی میں تجھے دو عینے قربت نہ کروں گا بعد ازاں دو عینوں کے بعد اول میں اس کے تو ایلا نہ ہوگا اس واسطے کہ پہلے دن تو قسم کھائی تھی دو عینے **پ** اور دو عینے سے ایلا ثابت ہوگا **ص** اور دوسرے دن قسم کھائی چار عینے پر اگر ایک دن **ف** اس واسطے کہ اول دو عینوں سے ایک دن نہ کر گیا ہو تو سب چار عینے پورے ہوئے تو مدت ایلا کی تمام ہوگی **ص** اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا قسم خدا کی ایک سال تجھے نزدیکی نہ کروں گا تو ایلا ثابت ہوگا **ف** اس واسطے کہ ایلا وہ وقت ہوتا ہے کہ چار عینے تک نہ تو نہ وغیرہ لازم ہوئے نہ بڑا یا کفار سے کے اسکا طوطی کر لی اور بعد طوطی کے چار عینے یا بڑا بغیر لازم نہ کسی چیز کے ایک روز اس سے وہ طوطی کرے لیکن اگر ایک روز وہ طوطی کر لی اور بعد طوطی کے چار عینے یا بڑا اوس باقی ہے تو ایلا ثابت ہوگا اس واسطے کہ اب اسکا طوطی کا بغیر لازم نہ ہے جزا یا کفار سے کے جائز یا اھدا یہ **ص** اگر کوئی شخص بھروسے میں ہو اور اسے قسم کھائی کہ میں کو سے میں نہ جاؤں گا اور عورت اس کو سے میں نہ جاؤں گا ایلا نہ ہوگا **ف** کیونکہ ممکن ہے کہ عورت کو کو نے سے باہر نکال کے اوس سے وہ طوطی کرے **ص** جس صورت کو کہ طلاق رجعی دیا ہو قبل گذرے نہ عدت کے اوس سے ایلا درست ہو اور جو عورت کہ اس کو طلاق بائن دیا ہو یا جو اجنبیہ سے تو اوس سے ایلا وہاں نہیں **ف** تو اگر بعد قسم کے اوس عورت سے بائن نہ کیا اجنبیہ کو نکاح میں لایا اور اوس سے وہ طوطی کرنا حائض ہوگا اور عاقر یا بجزا لازم ہوگی لیکن اگر اوس سے چار عینے تک طوطی نہ کرے گا تو ایلا نہ ہوگا اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **لِّلَّذِينَ يُؤْتُونَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ أَجْرًا** اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایلا بائن ہیوں کے ساتھ خاص ہے نہ غیر عورتوں سے **ص** اگر کسی شخص نے اپنی عورت سے ایلا کر لیا اسباب بیماری زوجہ کے یا بسبب غرضی عورت کے یا علق کے **ف** رقی کے منی نہ ہو جانا اور کہتے ہیں کہ یہ عورت رقیہ تو یعنی اوس سے جماع نہیں کر سکتے بسبب اس بات کہ کو تو میں وہاں شاپ کر کے کی جگہ کے اور کوئی سوراخ نہیں ہوتا اھکذا فی المغرب **ص** یا بسبب ہونے زوجہ کے

جاری ہے جس کی راہ پر وطنی سے عاجز ہو ورنے تو اس کا رجوع زبان سے ہو گا اور گناہی زبان سے کہہ دے کہ رجوع کی شینے
اوس سے تو اگر مدت ایلا کی گذر جاوے طلاق واقع نہوگا جب وہ عاجز ہے تو اگر قبل مدت گذرنے کے وطنی پر قادر ہو گیا
اور عندہ جانا تر اوتاب رجوع او ساکنانہ وطنی کے نہوگا اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تو مجھ حرام ہی تو اگر نیت کی
طلاق کی تو ایک طلاق بائن پڑ جاوے گا اور اگر نیت کی گواہی کی با تین طلاق کی با جھوٹ کہنے کی تو جہنم کی ہے اور اوس شخص
پر بیگناہ اور مروی ہی ہو طابین کہ حضرت علیؑ فرماتے تھے انت علی حرام ہیں کہ وہ تین طلاق ہیں اور ہر جب یہ نیت کر
تین طلاق کی او دلیل اس پر حضرت عمرؓ کا ہے کہ جو شخص کہہ عورت سے انت حرام تو وہ حرام ہے اور جو شخص کہہ انت
بائنہ تو وہ بائنہ ہی اور جو شخص کہہ انت طلاق نلتا تو تین طلاق پڑ جاوے گے تو لازم او کا ہے جو شخص کو بیسا او سے
لازم کیا پسنا او پر مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ وہ کہتے تھے انت حرام قسم ہی کہنا ہے او سا اور ایک ایجنہ
کہ جس شخص نے حرام کہا پسنا او پر اپنی عورت کو وہ کچھ نہیں ذکر کیا ان سب کا اثر کہ شق الغمین اور ان سب سے
علوم ہونا ہے کہ ما زینت پر ہے اور اگر نیت کی پسنا او پر حرام کرنے کی یا کچھ نیت نہ کی تو وہ ایلا ہو جاوے گا اور بھوک
نزدیک اگر زوجہ سے کہا تو مجھ حرام ہی یا کہا کہ جو مجھ حلال ہے وہ میرے او پر حرام ہی یا کہا کہ جو میرے سیدھے اتم
میں ہووے وہ مجھ حرام ہی طلاق واقع ہو جاوے گا بغیر نیت کے واسطے عرفہ کے اور استعمال کے اور اسی فرموی

باب خلع کے بیان میں

تعلیق کرتے ہیں زوجیت زائل کر کے لگومقابلے میں اور نسل کے گزراوند زہر جسے لیتا ہے صحن میں جمع ہو سنا طمع کے وقت حاجت کے ف مثلًا آپس میں ایسی لڑائی پڑ جاوے کہ اصلاح اور سکی نہ ہو سکے اور بدوان حرج کے صلح کرو ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو عورتیں کہ شرارت کرتی ہیں اپنے خاوندوں سے اور جو عورتیں کہ خلع کرتی ہیں دو بی بی عورتیں شافعی ہیں اور مرد اس سے بھی جو کہ بغیر حاجت کے ہووے کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يَكُونَا مَحْدُودًا فَالْأَصْحَابُ عَلَيْهِمْ كَيْفَ أَخَذُوا الْفَرْقَ بَيْنَ يَدَيْهِمَا** یعنی اگر خوف کرو تم اس بات کا کہ زنا کر کر سکیں گے حدین اللہ کی تو نہیں ہی گناہ او ان دونوں پر اور جس میں کہ بدلا دیوے عورت ساتھ او اسکے اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ عورت ثابت بن قیس کی آنی غبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس او کہ فرمایا رسول اللہ ثابت بن قیس نہیں عیب لگائی ہوں میں او سپر خرقہ دین میں تیغ نکرو میں کو یہ جانتی ہوں نا کسر کی شوہر کی اسلام میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا رو کر گئی تو او سپر باغ او سن کہ مان بھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو قبول کر باغ اور دسے او کو طلاق روایت کیا او کو بخاری نے اور ایک روایت میں او سکی جو کہ کلمہ ثابت کو طلاق فرمے گا او اس عورت کے او ایک روایت میں ابن ماجہ کی ہے کہ ثابت بن قیس تھا بد صورت او عورت نے او سکی کہ اگہ اگر نہ تو تاخوت اللہ کا تو جب آتا میرے پاس تو حق تو کہ میں موزہ پر او اسکے اور امام احمد کی روایت میں کہ کیا او صلح تھا اسلام میں اور نہ ثابت بن قیس کی بیوی کا جلیلہ بنت عبد اللہ بن ابی ہریرہ اور او قطنی نے سنا خیر کیا کہ نام او سکاز بنی ہو اور ایک روایت میں ابو داؤد اور ابن حبان او وہیقی کی ہے کہ نام او سکاز جلیلہ بنت سہل تھا کہ اس

[illegible]

اور کچھ زیادہ تو فرمایا آپ کے کہ زیادہ نہیں اور نکالا او سکوا ولو قطنی ہے اسی طرح اور کہا اگر اساکہ کیا او سکوا ولو قطنی ہے
ابن حجر صحیح سے انھوں نے عطلت سے انھوں نے ابن عباس سے اور ابن حجر صحیح میں اور نکالا ابن ابو زری سے لفظ ابن زری
سے ابی الزری سے کہ ثابت بن قیس بن شماس بھی اونکے پاس زینب بنت جہدہ العدنیہ ابی سیول اور مرثد بن حاتم او سکوا
ایک باغ تو کھروہ جانا او سکوا وکی عورت نے تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پھر دیتی ہو تو او سکوا باغ کو
کہا تو سنئے ہاں اور کچھ زائد تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیکن زیادتی تو نہیں نہ تباہی اس بلوغ و نیت سے
اور چھوڑ دیا او سکوا آخر حدیث تک کہا ابن ابو زری سے کہ اسکا صحیح ہو اور کہ اسکا وار قطنی ہے کہ اسکا او سکوا بلوغ
نے کھنے لوگوں سے اور ابی نکالا وار قطنی ہے اپنی سند سے عطلت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ یوسف نے
اوس عورت سے جس سے نفع کیسے زیادہ اوس سے کہ دیا ہو او سکوا اور روایت کیا او سکوا ابن ماجہ سے ابن عباس سے
اور ابوسہیل سے کہ حکم کیا نیت کہ کسے یوسف نے باغ اپنا اور زیادہ یوسف کے کہا بعض متحققین سے کہ نہیں شک ہے نہ تو یہاں
زیادت میں ساتھ اصل صحیح کے کہ وہ یہ ہو گئی ساتھ سند اور مرسل کے اور روایت کیا امام محمد سے اکثر میں اور امام بخاری
سے محمد بن ابی عبد اللہ الزراق سے اور کعب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انھوں نے نہ یوسف کے عورت سے زیادہ
اوس سے کہ دیا ہو اور جامع صغیر میں ہے روایت جو امام ابو نعیمہ سے کہ کھروہ نہیں اور اس روایت کی دلیل الطلاق
آیت ہے اور دوسرے یہ کہ روایت کیا ابن ابو زری نے ابو سعید خدری سے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
ایک مرد انصاری کے کہ کجایا کیا تھا اوس سے باغ پر آخر حدیث تک یہاں تک کہ فرمایا او سکوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم نے کیا پھر دیتی ہو تو او سکوا باغ اور وہ طلاق دے مجھ کو کہا اوسے ہاں اور زیادہ کہتی ہو تو تب
فرمایا آپ کے کہ پھر نہ اسے باغ اور زیادہ کرو پھر لیکن یہ حدیث صحیح نہیں سند میں اوسکی علیہ عرفی ہے کہ ابن عباس نے
انہیں مٹالے ہو کھنا اوسکی حدیث کا اور بھی اسناد میں ہو سکتی حسن بن علی بن عمار ہے کہ انہیں نے کتاب میں اور اللہ اعلم
اور اگر طلاق دیا عورت کو مال پر اور زوجه نے قبول کیا طلاق بائن واقع ہوگا اور زوج پر مال لازم ہوگا اور شراب یا سہ
پر طلاق یا تو طلاق جہی واقع ہوگا اور زوجه پر کچھ نہ لازم آوے گا اور اگر شراب یا سہ پر طلاق کیا تو عورت کو طلاق بائن
واقع ہوگا کیونکہ عورت میں ہے کہ طلع ایک طلاق بائن ہے اور زوجه پر کچھ لازم نہ آوے گا اور اگر زوجه نے
ایک کچھ میرے ہاتھ میں ہے تو اسکے بدلے میں نفع کرے اور خاوند سے قبول کیا اور عورت کے ہاتھ میں کچھ نہ نکلا ایک
طلاق بائن واقع ہوگا اور زوجه پر کچھ لازم نہ آوے گا اور اگر عورت نے کہا کہ نفع کر مجھے اوس مال پر جو میرے ہاتھ میں ہے یا
اوس درجہ میں پر جو میرے ہاتھ میں ہیں اور خاوند نے نفع کیا اور عورت کے ہاتھ میں کچھ نہ نکلا تو اصل صورت میں جو کچھ
ہر سے لیا ہو جو دوسرے صورت میں نہیں درجہ میں دیکھو اسے فاسد اسلئے کہ اقل جمع کے نہیں ہیں اور اگر
نہ لیا عورت نے خاوند سے اس بات پر کچھ ہو سکے کہ میں یہ وہ خاوند کے واسطے ہو تو جائز ہے اور جو کچھ اوس ساعت میں گھر
ن ہوگا تو وہ خاوند کا ہو اور کچھ نہ نکلا تو عورت پر کچھ نہیں اور اگر زوجه نے نفع کیا او سہرہ کہ میں یہ مال میرے خاوند کو جو
سہرہ کا دے دیا یا جو کچھ نہ نکلا تو عورت پر کچھ نہیں اور خاوند سے لیا ہو وہ خاوند کو پھر دے گا لکن فی الکفایہ ص اگر عورت نے

شعبہ طلاق
باب طلاق کے بیان میں

اب غلام پر جو حال گیا ہو خاوند سے خلع کیا طلاق واقع ہوگا اور اس غلام کا تسلیم کرنا عورت کو واجب ہوگا اور سہ قارہ ہو
 اور قیمت اس کی اگر اس کی تسلیم سے عاجز ہووے اگر جو عورت نے شرط لگائی ہو کہ میں اس کی تسلیم سے بری ہوں اور اگر
 کسی عورت نے خاوند سے کہ طلاق نفکۃ النکاح یعنی تین ملاقاۃ حصہ مجھ کو دے میں ہزار روپے کے اور خاوند نے
 اس کو ایک ملاقا دیا تو عورت پر تہائی حصہ ہزار روپے کا لازم ہوگا اور اگر کہا عورت نے طلاق نفکۃ النکاح
 یعنی تین ملاقا حصہ مجھ کو دے اگر ہزار روپے کے اور خاوند نے اس کو ایک ملاقا حصہ دیا تو اس صورت میں ایک ملاقا بھی
 واقع ہوگا نیز ایک امام ابوحنیفہ کے اور عورت پر کچھ نہ لازم آوے گا اور صاحبین کے نزدیک ایک ملاقا ناسخ واقع ہوگا اور
 تہائی ہزار روپے کی زوجہ پر لازم ہوگی اور اگر کسی مرد نے اپنی زوجہ سے کہ تین ملاقا حصہ دے تین برس میں ہزار روپے
 یا دو ایک سترہ سترہ کے اور عورت نے اپنے کو ایک ملاقا دیا تو کچھ واقع ہوگا اور اگر سترہ سترہ کے اور طلاق پڑا تو اس پر سترہ سترہ ملاقا
 سے کہ اس کو آزادی اور اوپر سے ہزار روپے کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگا اور لوٹدی آزاد ہو جائیگی برابر ہی قبول کیا کہ
 ہزار روپے یا ایک ہزار اور صاحبین کے نزدیک اگر زوجہ اور لوٹدی سے نہ تو اس قبول کیے ہیں تو ہزار روپے لازم آوے گا اور اگر قبول
 نہیں کیا تو زوجہ پر طلاق واقع ہوگا اور لوٹدی آزاد ہوگی اور خلع عورت کے حق میں معاوضہ یہ بیان تک کہ صحیح ہو کہ عورت
 قبل بیاہن کرنے خاوند کے رجوع کرنا واجب ہے جب کہ ایجاب عورت کی طرف سے ہووے **ف** تو اگر کسی عورت نے
 خاوند سے کہ اگر خلع کر کے مجھے اتنے مال پڑا تو قبل قبول کرنے خاوند کے بھری تو جائز ہوگا **ص** اور شرط بیاہن
 صحیح و واسطہ عورت کے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور نزدیک صاحبین کے صحیح نہیں **ف** تو اگر خاوند نے عورت
 سے کہ اس کو طلاق پڑا اور ہزار روپے کے اور بھری تو بیاہن تک تو اگر عورت رو کرے یا بھری تو بیاہن میں ہزار روپے
 اور اگر رو نہ کیا تو بیاہن روز تک تو اس کو طلاق پڑ جائیگا اور ہزار روپے لازم آوے گا اور جب کہ ایجاب عورت کی طرف
 سے ہو تو ضرور قبول کرنا خاوند کا مجلس میں **ف** تو اگر بعد اختلاف مجلس کے قبول کرے بھری تو بھری ہوگا **ص** اور
 خاوند کے حق میں بھری تو جب ایجاب خاوند کی طرف سے ہو تو بھری صحیح و رجوع اس کا قبل قبول کرنے عورت کے
 اور بھری صحیح و شرط بیاہن واسطہ خاوند کے اور قبول نہ ہوگا بھری رہا تھیں مجلس کے ہوگا **ف** تو اگر عورت بعد
 اختلاف مجلس کے قبول کرے جائز ہوگا **ص** اور جانب غلام کا عناق میں الیٰ بنیہ از جانب عورت کے ہو طلاق
 تو غلام کی طرف سے معاوضہ ہوگا اور مولیٰ کی طرف سے یہیں ہوگی **ف** تو صحیح ہوگا رجوع کرنا غلام کا قبل
 منظر کر کے مولیٰ کے اور نہ بھری ہوگا غلام کو اور ضرور ہوگا قبول مولیٰ کا مجلس میں اور نہیں صحیح ہوگا رجوع مولیٰ کا
 قبل قبول کرنے غلام کے اور نہیں صحیح ہوگی شرط بیاہن کی واسطہ مولیٰ کے اور یہ موقوف ہوگا منظور کرنا غلام کا مجلس
ص اور اگر مرد نے اپنی عورت سے کہ اس کی سب سے بھری ہزار روپے طلاق دیا تھا اور تو نے قبول نہیں کیا تھا تو
 عورت نے کہ اس کی سب سے قبول کیا تھا تو قبول خاوند کا ساتھ قسم کے مقبول ہوگا اور اگر مال نے فتنہ ہی سے کہ اس کی
 اس غلام کو بے میں ہزار روپے کے سب سے معاوضہ بھری تھا اور تو نے قبول نہیں کیا تو فتنہ ہی سے کہ اس کی سب سے قبول
 کیا تھا تو قبول فتنہ ہی کا قبول ہوگا ساتھ قسم کے **ف** اور وجہ فرق کی دونوں سلوک میں ہل میں مذکور

ص اور خلع اور مہلات ف اور وہ یہ کہ ہر ایک دوسرے کو ہی کر دے ص ساقط کر دیتے ہیں ہر ایک جو ایک کا دوسرے پر ہوا جو حقوق میں سے جو متعلق ہیں نکاح کے ف استنسا ایک عورت کا ہر چار درم تھا اور اس سے قبل لینے سے کہ سودرم پر خاوند سے خلع کیا تو خاوند پر کچھ ہو و نفقہ لازم نہ آوے گا اور اگر بعد لینے سے کہ سودرم خلع کیا تو خاوند کو سوا سب درم کے اور کچھ نیک کا ص اور جو حقوق کے نکاح سے متعلق نہیں جیسے قیمت اون ہتھ کی کہ زوجه سے خاوند سے اس کو خریدی یا ساقط نہ ہو گئے اور وہ وہ نفقہ ساقط ہو جاوے گا اور ایک نفقہ ایام حدت کا نفقہ نہیں ساقط ہو گا بغیر ذلک کے ایسی ہی ہر چیز میں اور ہر ساقط ہو جاوے گا بغیر ذلک کے اور اگر باپ نے اپنی اولاد کی کسی طرف سے اس کے خاوند سے خلع کیا تو لڑکی پر کچھ لازم نہ آوے گا اور وہ اس کا ساقط نہ ہو گا اور طلاق پر بچہ یا ویکا و بچہ صحیح روایت میں ف اور بیضوں نے کہا کہ طلاق واقع نہ ہو گا اور اولاد صحیح ہی جیسا کہ پہلے میں ہے اور طلاق سے طلاق بائن ہی ص اور اگر باپ بدل خلع کا ضامن ہو گیا ہی تو صحیح ہی اور اس پر مال لازم آوے گا ف اور ہر ساقط نہ ہو گا ہدیہ ص اور اگر شرط کیا بدل خلع کو اس لڑکی پر تو اس پر طلاق نہیں آوے گا اور مال لازم نہ آوے گا اور اس لڑکی نے فعل ہی کیا ہر ف یعنی اہل حق سے ہوتا مثلاً جاتی ہو کہ خلع کیا چاہی ہو تو نکاح کی چیز ہی تو اگر اس بدل کی چیز کی صورت سے خلع کیا تو ایسے میں روایتیں ہیں ایک روایت میں طلاق واقع نہ ہو گا اور ایک روایت میں طلاق واقع نہ ہو گا کہ

باب ظہار کے بیان میں

طہار شریع میں کہتے ہیں اس کی کوہر تشریف سے اپنی زوجہ کو یا اس جہیز کو جس سے وہ بے فقیر کو نہ بنے اپنی کسی خنوع
 شائع کو اس سے **ف** مثلایوں کہے کہ کثرت تیرا یا مع تیرا خاص ساتھی ہے محارم کے کہ اوپر نظر کرنا اوکو بکرا
 ہو جائے وہ محارم نہ ناسی ہوں یا نسبی **ف** تو اگر تشبیہی اور کہ کہ تو میری ماں کی تو کہہ نہیں **ص** تو اگر کہے کہ تو اوپر میرے
 نہ ہوگا اور اگر عورت کہے کہ تو میرے اوپر ایسا ہے جیسے بہشت میری ماں کی تو کہہ نہیں **ص** تو اگر کہے کہ تو اوپر میرے
 مثل بہشت یا شکم میری ماں یا بہن یا بھوپھی کے ہے یا کہے کہ ستر یا فرج تیری یا مثل بہشت یا شکم میری ماں یا بہن
 یا بھوپھی کے یا کہے نصف تیرا مثل تیرا مثل اور کہے تو تو طہار ثابت ہوگا اور وہ ہم کی و طلی اوس سے اور وہ و طلی
 یہاں تک کہ کفارہ دیوے **ف** اسوا سے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى تَابِ اللَّهِ فَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ كَافَرُوا
 یہاں تک کہ کفارہ نہ دے کہ **ف** قَبْلَ أَنْ يَمْلِكُوا فَمَنْ لَمْ يُقِمْ فِتْنَةً سَلَامٌ عَلَيْهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ
 کفارہ دیوے طہار کا فقط اور اس و طلی کے بدلے میں کچھ دیر لازم نہ آوے گا **ف** اسوا سے کہ روایت یہی سلم
 بن یحزے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس خطابہ میں کہ بچہ کرے قبل کفارہ دینے کے کہا کہ ایک ہی کفارہ یہی روش
 کیا اوکو تو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور ہاسے میں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اوس کے متفقہ کہ اس سے
 اور نہ خود کہ یہاں تک کہ کفارہ دے اور روایت کیا مانند اس کہ ابن عباس سے کہ ایک مرد نے طہار کیا عورت سے
 اپنی چھرا چڑھا اور وہ چھرا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا میں جاؤ اور وہ کفارہ دینے کے پہلے فرمایا پھر
 نہ پاس جا اوس کے جب تک کہ وہ تو جو کچھ فرمایا کجگو اوس نے اخراج کیا اوس کا جماعت نے اور میرے کیا او کو ترمذی

پھر ظہار کیا اس سے اور بیعت نے اجازت دی نکاح کی تو ظہار اہل بیعت اور اگر بیعتوں سے کیا کہ تم اور
میرے مانند میری ماں کی پشت کے ہو تو ان سب سے نکاح ہو جاؤ گا اور اس کو ہر ایک کی طرف سے جدا کیا
لازم ہو گا روایت کیا المعز بن انا میں ان التوحیدۃ عن محمد بن ابراہیم قال اذا اظہر الرجل
من اربع نسوة فاعلک انک انت قال قال محمد وہ یأخذ وھو قول ابی حنیفۃ
بنی کس از بیعتی کے لئے سو وقت ظہار کیا اور نے جدا ہو تو ان سے نکاح ہو جاؤں گا

فصل کفار و اظهاری

لغا واما کایو کر ایک شفا آواز سے فدا کر کے تو اگر کسی سے تو وہ سمجھے تو نہ دے اور اگر کسی بھی
 استطاعت ہو تو ساتھ ساتھ کینو کر لوگھا آواز سے اس واسطے کہ کلام اس میں ایسی ہی وارد ہو **ص** سلطان پر
 یا کافر اور امام شافعی کے نزدیک کافر بدست **ف** نہیں **ف** او دلائل جاری الطلاق و آیت کا **ص** محبت و
 رزق و عوا و احوال اگر کسی پر وارد ہو یا اسے سنا ہو اور اگر اصل میں سنا ہو یا نہیں اور کبھی بھی درست ہو جسکے
 ایک آواز و ایک پر کلام و طلاق سے **ف** یعنی او اس آواز کھٹکا ہو یا ان پر کٹا ہو اور یا ان آواز کھٹکا ہو تو یہاں
 پر ایک **ص** و اس کا جس سے کچھ آواز نہیں کیا **ف** اس واسطے کہ فرمایا کہ اول العمل علی علیہ و سلم نے کہا
 غلام پر جب تک کہ او پر ایک شایانہ و راست کہا ہو سکو اور او سے نہ بدشا عرو بن شعیب عن ابن عمر سے
ص او حاکم بن ابی انیس کہ اسے دیکھتے ہیں یا اپنا نر کر کے کھارے میں دے دیتے **ف** او امام شافعی کے
 نزدیک یا نہیں **ص** جب کہ اس کافر کے کچھ **ف** تو اگر کفر نہ تھا تو اسے سکا کر لو کہ اس کے کفر سے
 ہو گا اگرچہ چریت کمال سے کسی کسے عام **ف** (و فی **ص** او بھی درست ہو کہ چھٹا آواز کلام آزاد کرے اور پھر
 باقی آزاد کرے و یا چار نہیں کہ وہ اسے لا یعقل کو گناہ سے میں آزاد کرے اور اسے کو قلعہ شخص کھی دیو یا سب
 کو بھی بوقت الاکوا و کھوار کر دیا جائے اور بھی جائز نہیں وہ فرما کہ نہ تو ان آواز و نہ تو ان کے یا نہ تو ان
 کو شے **ف** یا تو حق یا تو گناہ ہر ایک سے **ص** ایک آواز یا ایک پر ایک ہی طرف سے کہے جو ان اور بھی
 جائز نہیں کہ وہ کو کھارے میں آزاد کرے **ف** اور اس غلام کو کہتے ہیں کہ تو ملی او اس سے کہ کہے کہ تو کھارے
 میں سے آزاد ہو اور اس کا بیان اسے کو ایک **ص** اور نہ وہ اس کا شریک ہو او اپنا حصہ آزاد کرے پھر باقی کو بعد
 اس کے امام صاحب کے نزدیک او صاحبین کے نزدیک جائز ہی آزاد کرے والا مالدار ہو کیونکہ وہ اپنے شریک
 سے کاشانہ میں جو بجا گیا تو اگر اسے کلام آزاد کرے اور اس غلام کو تو اسے نہ تو ایک جائز نہیں اور اگر وہاں کلام
 آزاد کیا جائے کھارے سے تو پھر باقی غلام بعد اسی اوس حجت کے جس سے کھار کیا تھا تو بھی جائز نہیں وہ واسطے
 آزاد کرنا قابل حرج کے چاہیے او صاحبین کے نزدیک بدست جو بجا گیا اس واسطے کہ اس کے نزدیک میں آزاد کرے
 کلام آزاد ہو جائے اور جو شخص کہ ملام ہو فرما آزاد کرے **ف** یعنی بعد کہ کہنے خرج حاجت اصلی کے یہ ہے کہ
 پہلے کے اگر چہ کلام اور امام سے مدعی ہو کہ شے والا ایک روز کی غور کر کے اور پھر شیخ الا ایک مین کی حیط

ص دو مہینے گناہ روزے رکھے کہ اوں مہینوں میں رمضان اور دو روز عید کے اور تین دن یا تین دنوں
 نہ آویں اور اگر اوں تین دنوں میں ایک روز بھی افطار کیا اگرچہ عذر سے ہو یا وطن کی رات میں یا دن میں قصد یا سہوا
 تو پھر مہر سے روزے شروع کرے یعنی اوں روزوں کو جو پہلے رکھے چکا ہو کفارے میں شمار نہ کرے اور اگر اوں دنوں
 کے نزدیک پھر شروع نہ کرے اور اوں روزوں کو ملائے تمام کر دے **ف** چار مہینوں میں لکھا ہو کہ اگر آٹھ دنوں
 کفارے میں اخیر روزے میں آفتاب کے غروب تک غلام کے آزاد کرنے پر قادر ہو جاوے تو عجز ثابت ہوگا
ص اور اگر روزے سے عاجز ہو تو آپ کھلاوے یا اسکا نائب ساٹھ مسکینوں کو ہر ایک کو بقدر صدقہ فطر کے
ف یعنی کہیوں سے نصف صاع اور بھوا و غریب سے ایک صاع اسوا سے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فقیر کو ایک کشتہ
 و اطعام سبیلین و مسکینین یعنی جو شخص کفالت نہ رکھے روزے کی تو کھانا ہر ساٹھ مسکینوں کا اور فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نہ حدیث اوس بن صامت اور سہیل بن صخر میں کہ واسطہ ہر مسکین کے نصف صاع کیوں کہ اوس سے
 ایسا ہی ہر ملیہ میں کہا زبیری نے تخریج میں او صواب سلمہ بن صخر ہوا و ہلایہ میں سہیل بن صخر واقع ہوا و یہ حدیث تخریج
 لیکن روایت کیا طبرانی نے تخریج میں اوس بن صامت سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تو ساٹھ مسکینوں
 تیس صاع تو کھانا دے کہ نہیں بلکہ ہون میں اوس کا ملکہ کر کہ اعانت بھیجے آپ میری یا رسول اللہ تو اعانت کی اوس کی
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ پندرہ صاع کے اور اور لوگوں نے یہاں تک کہ پہنچ گئے تیس صاع تک اور سن بنو اود
 میں ہو کہ حضرت نے انکی بیوی سے کہا کہ لیجا یہ عرق کھجور کا او کھلاوے او کو ساٹھ مسکینوں کو اور وہ عرق ساٹھ
 صاع کا تھا اور عرف کہتے ہیں زبیر کے ذیل کو **ص** اور اگر ہر ایک کو قیمت صدقہ فطر کی دے دے تو بھی درست ہو اور
 امام شافعی کے نزدیک یہ قیمت کا درست نہیں اور اگر ہر ایک کو صبح شام بیٹ بھر کے کھانا کھلایا تو بھی جائز ہوگا
 اگرچہ علم میں نہ ہو کہ ہون اور اگر ہر ایک کو ایک سے گریہ ہون اور دوسرے فرمایا جو دیدیے تو بھی درست ہو **ف** طلب
 یہ کہ دونوں ملنے برابر نصف صاع کیوں کہ یا ایک صاع جو اور غریب کے ہو جاوے **ص** اور اگر ایک شخص کو
 دو مہینے تک ہر روز مقدار صدقہ فطر کے دیا یا اسقدر قیمت دی یا ہر روز دونوں وقت بیٹ بھر کے کھانا کھلایا
 تو بھی درست ہوگا اور اگر دو مہینے کا صدقہ یا کسی روز میں ایک شخص کو دیدیا تو درست ہوگا مگر اوس روز سے
 جس دن دیا ہو اور اگر وہ ظہار کی قیمت سے ساتھ شخصوں کو کھانا دیا ہر ایک کو ایک یا ایک صاع کیوں کہ ان تو شخصین کے
 نزدیک لا انہو کا ملکہ ظہار سے اور امام محمد کے نزدیک دونوں ظہار سے ادا ہو جاوے گا اگر نیت سے کفارہ ظہار
 اور ظہار سے دیا ہو تو سب کے نزدیک دو خون سے ادا ہو جاوے گا **ف** اور جو اسکی شجرہ میں نہ ہو کہ ہر **ص**
 اور اگر وہ ظہار سے چار ماہ تک روزے رکھے یا ایک سو بیس شخصوں کو کھانا دیا یا دو غلام کو آزاد کیا تو دونوں ظہار سے
 کفارہ ادا ہو جاوے گا اگرچہ کیوں میں نہ کیا ہو اور اگر وہ ظہار کی نیت سے دو ماہ تک روزے رکھے یا ایک غلام کو آزاد کیا
 تو جسکے واسطہ چاہے حسین کرے اور اگر نیت کفارہ قتل خطا اور ظہار سے دو مہینے روزے رکھے یا ایک غلام کو آزاد کیا
 تو کسی طرف سے جائز ہوگا اور علم ہر روز کے نزدیک دونوں صورتوں میں **ف** یعنی دونوں ظہار کی نیت میں یا ظہار

یعنی غلام آزاد کرنا ہوگا

یعنی دو مہینوں میں نصف صاع

ضعف آت کہ بعض عورتوں پر قادیان اور بعض پر عین بسبب حجر کے یا کبر سن کے قوہ عین پر و منبہ ہو
عورت سے کہ چادر نہیں اوڑھ کر کالون میں آٹھان اسکا اس طرح بر قوم کی ایک طشت میں مردانی حجر کے اوکو
اوس میں چٹاویں اگر ذکر اوسکی بھی فی اور مال ہو جاوے طرف پر و کے تو معلوم ہو کہ عین نہیں پر و نہ عین و لیکن
مدت مقرر کرنا ضروری اور محیط میں ہو کہ اگر آت اوسکی صغیر ہو کہ فرج میں داخل ہو سکا ممکن نہیں تو عورت کو مطالبہ
فرق کا نہیں ہو چکا اور اگر نہایت صغیر ہو تو وہ مانع موجب کے ہی فی الغور فرق کرادی جاوے گی جبکہ اگر آپاویں
اگر اوستے اور اگر کالون عورت پر نہیں پونچا یعنی داخل نہیں کیا **خاص** تو ایک سال قمری کی حاکم مدت تہرہ
اوسکو اور چھٹی سی اور روایت حسن بن امام ابو حنیفہ سے ایک سال شمسی حاکم ہے اور سال شمسی قمری میں
دونوں برابر ہوں تا جو تاہم اور سال قمری میں چھوٹا دن اور شمیر حصہ ایک دن کا اور تیسواں حصہ دن کا ہوتا ہے اور
ماہ رمضان اور ابان میں اوسی مدت سے شمار کیے جاویں گے نہ ایام میں من رفع اور زوجہ کے وف دلیہ میں
کہ ایک برس کی مدت دینا نہ ہی حضرت عمر و علی اور ابن مسعود سے اتنی لیکن روایت تہرہ کی خارج کرنا اسکا
عبدالرزاق نے سعید بن مسیب سے کہ نصیحا کیا عمر بن الخطاب نے عین میں کہ مدت تہرہ کی جائے ایک سال کی کیا
حضرت ابوہریرہ سے اس سے کہ مدت ہوگی جب سے نکاح واقع ہو اور اسی طرح نکالا اوسکی اپنی شہید نے شہی سے
تہرہ میں اٹھارہ سال لکھا ہے کہ مدت تہرہ پر اسلئے ہے کہ ایک برس بعد اس سے کہ تمام اٹھارہ یا پانچ تہرہ کی
اور ایک سال میں ہی کہ حضرت عمر نے مدت مقرر کر دی اسلئے عین کے ایک برس اور زیادہ کیا کہ اگر اس مدت میں
بہاج کیا عورت سے تو نہ ہوا و نہ اتفاق کر و در میان اوستے اور واسطے عورت کے ہر چ کہ مل اور روایت کیا
اوسکو امام حسین شمس نے ابو حنیفہ سے انھوں نے تعمیل علی سلم کی سے انھوں نے حدیث سے کہ آئی ایک عورت
تہرہ کی عمر بن ابیہ سے کہ کہ ایک سال کو کہ تاویہ (عین) ہو چکا ہو تو عورت مقرر کر دی انھوں نے اوستے سے
ایک سال توہرہ کا کہ اگر ایک سال اور نہ پونچا اوسکو تو اختیار دیا عورت کو اور اوستے اختیار کیا اپنے نفس کو تو کیا
حضرت عمر نے اوسکو بطلاق باہر اور لیکن حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کیا اوسکو عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ
دو فرق نے اپنی سندوں سے اور طبرانی ابن مسعود کی روایت کیا اوسکو ابن ابی شیبہ نے کہا انھوں نے مدت مقرر کیا
جاوے عین ایک سال تو اگر جماع کر نہ ہوا و نہ اتفاق کرادی جاوے در میان اوستے اور بھی خارج کیا اوسکا و فرقی
ابو عبدالرزاق نے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے صغیر بن شعبہ سے کہ انھوں نے مدت ہی تہرہ کو ایک سال اور نکالا
ابن ابی شیبہ نے حسن اوشعی و عطاء اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم سے کہ کہا ان سب نے مدت دیا جائے عین
ایک سال کی **خاص** اوس میں ہو جاوے عورت ساتھ ایک طلاق کے اور عورت کو کل ہر چ اگر نکلتی کی ہو اوس سے اور
واجب ہوگی عدت اور اگر در میان رفع اور زوجہ کے اختلاف پر اے سکا کہ زوج نے کہا کہ میں تجھے قادیان پر جاوے اور اگر
اوسکا انکار کیا اور وہ قبل نکاح کے کہ کبھی بائیں اور عورتوں نے دیکھ کر گے کو ایسی ہی کہ نہیں ہوا و نہ قسم دینے
اگر قسم کھا لی تو حق زوجہ کا یعنی فرق باطل ہو جاوے گی اور اگر قسم سے نکلا کیا یا عورتوں نے گواہی دی کہ کبھی

خاوند کو اگر حال عدت دے اور اگر بعد عدت کے بھی اختلاف ہوا تو تقسیم واپسی ہی ہوگی جیسے قبل عدت کے بھی
 لیکن اب عدت نہ دی جاوے گی تو اگر عورتوں نے کہا کہ جب ہوگا اگر خاوند عدت کرے گا عورت کا حق باطل ہوگا جیسے کہ
 تھا اور اگر کھول لیا یا عورتوں نے کہا کہ یہ تو عورت کہ اختیار ہوگا اگر اپنے تئیں اختیار کرے ایک طلاق بائن واقع ہوگا
 اور اگر خاوند کو اختیار ہوگا تو حق اوست کا باطل ہوگا اور عورت عدت دیا جاوے گا غسل عین کے ف خضی اوست کہ تین
 کہ جسے خضی کال ہے گئے ہوں اور آیت قائم ہو اور اس کا حکم کل سال تک کو رہ میں من عین کے ہر ص اگر زوج مجبور یا غیر
ف یعنی اوست کی آیت کا بھی ہر ص اور زوجہ نے قاضی سے تفریق طلب کی تو فی الفور تفریق کرادی جاوے گی
 اوست کے کہ اسکو عدت نہیں کہ کچھ غلط نہیں برخلاف خضی کے کہ وہ طبعی کی توقع اوست سے ہوتی ہے ورنہ ہر ص قائم آیت
ص کے کو زوج اور زوجہ میں سے ہر ص سب عین و سر کے خیار نہیں برخلاف امام شافعی کے کہ اس کے نزدیک بائن
 عین میں خیار نہیں کہ کچھ غلط نہیں دوسرے میں سے بائن جو تھے قرآن یا بیچ میں رفق اور امام محمد کے نزدیک اگر خاوند
 جنون یا بائن یا ہر ص جو عورت کو اختیار ہو اور اگر عورت کو ہی تو وہ کو اختیار نہیں کیونکہ مرد اپنے سے دفع ہوا کر سکتا
 اس طرح کہ طلاق یا عین برخلاف عورت کے **ف** رفق کے معنی بند ہونا اور عرب میں کہ اس کے معنی میں امر آگہ رفق
 ہر ص تھا کہی استطاعت نہیں ہوتی ہر ص بند ہونے اوست تمام کے اور قرآن میں یہ ایک عصب غلط کا گوشت کا جو
 دھکا ہوا ہو یا بیچ کا جو رفق میں ہو اسے اس طرح کہ بائن ہو خاوند سے امام شافعی کے تین کہ بعضی ان چیزوں سے
 کہ عدت نہیں ہوتی اور طبع غلط جو سنا شروع کے قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بجا لیا تو اس شخص سے جسکو بائن
 ہوا کہ عدت تو شہر سے روایت کیا اور اسکو بیماری سے دو ہر ص سے دو بعض میں ہیں کہ وہ بائن میں استیفاء کا کوئی اثر
 جواب یہ کہ قوت استیفاء کا عدت سے بھی ہونا ہی اور وہ موجب بیچ کا نہیں یہاں اسکو عدت سے کچھ مراد ملے گا
 تو یہ بطریق اولیٰ موجب بیچ نہ ہوگا اور یہ اسو اسے کہ حقیقتاً بیچ تو نکاح ہی اور استحقاق نکاح کا جو طبعی جو عدت اور
 قابل رفق و بیچ نہ ہو اور یہاں سے اور ہی طرح آگاہ اور نکاح سے مستحقش اور فراق کے لکھانی اللہ الیہ والکفایۃ

باب عدت کے بیان میں

جس شخص نے اپنی زوجہ کو بعد عدت کے طلاق زوجی یا بائن دیا اور عورت آزاد ہو کر اسکو حیض آتا ہو تو غیر حیض کا ایک
 او کو عدت لازم آوے گی **ف** کہ اگر خاوند اوست کی نے او کو طلاق بائن یا عین یا نفیہ سے نکلتے تو وہ یعنی
 طلاق ترک رکھیں اپنے نفوس کو کو میں حیض نہ آئے کہ امام شافعی کے نزدیک عدت او کو تین ہر ص ہو یہ اختیار واقع ہو
 اس سبب سے کہ لفظ قرئت کیا ام اور ہمارے نزدیک قر کے معنی حیض میں اور اس کے نزدیک طہر اور اول طہر میں
 کتب اصول میں تفصیل ہے کہ وہ میں اور مذہب ہمارا خلفائے راشدین اور علماء اور ابی کہ جب اور عافین جمل اور
 ابوالدرداء اور عبادہ بن الصامت اور زید بن ثابت و ابوبکر و عی اشعری رضی اللہ عنہم سے اور زیادہ کیا ابو داؤد
 اور نسائی نے نمبر تین کو منقول ہے اور امام شافعی کا مذہب ہائے حضرت عبداللہ بن عمر اور زید بن ثابت سے محال
 معارض ہونی و اسکی روایت ابن عمر سے موافق ہمارے مذہب کے نقل کی اور اسکو طحاوی نے اور بعض حنفیوں نے

عدت اور طلاق
 کتب ابن کثیر
 طحاوی کے ہاں
 نہت کے ہاں
 حدیث کے ہاں

اور طلاق کا علم ہو **ف** اور اگر بیچ میں عدت کے علم ہو گیا تو باقی کو تمام کر **ص** اور شروع اس
عدت کا طلاق اور زوجت کے وقت سے ہوگا اور نکاح فاسد میں جب سے تعزیری ہو یا وطی کرنے والا قصد کرے
نکاح طہی کا عدت شروع ہوگی اور اگر زوجہ نے کہا کہ عدت میری تمام ہو گئی اور تکذیب کی او سکی زوج نے تو قول اجرت
کا معتبر ہوگا ساتھ قسم کے اور اگر طلاق بائن و یا زوج نے اپنی زوجہ کو بچہ نکاح کیا او اس سے عدت میں اور طلاق
او سکو قبل دخول کے تو خاوند پر کامل مہر لازم ہوگا اور اگر بیچ سے عدت سے ایک عدت مستقل واجب ہو تو نکاح خفیہ کے
اور امام محمد کے نزدیک خاوند پر نصف مہر ہوگا اور عورت پر تمام کرنا پہلی عدت کا واجب ہوگا اور امام زفر کے نزدیک عورت
بالکل عدت نہیں **ف** اور دلائل نہ سب تشکیک کے مذکور ہیں بدلے اور شرح وقایہ میں **ص** اور اگر کسی نے طلاق یا
زنیہ کو تو اوپر عدت نہیں اگر زمین کا بیوی اعتقاد میں اور اگر اعتقاد میں اس کے عدت ہو تو اوپر عدت لازم ہوگا
کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک و نون و یون میں عدت اوپر واجب ہو **ف** اور اگر عورت نے حریہ کو طلاق
یا قیلاً بالاتفاق عدت لازم نہ آئے گی اور اگر مسلمان سے نہ ہو تو عدت واجب ہوگا جامع المال میں **ص**
اور سیوطی اور کرمیہ جی طرف علی آئی مسلمان ہو کے تو اوپر عدت نہیں ہے اگر نکاح کو سے جائز ہو کر کہ حلال ہو **ف**
اور صاحبین کے نزدیک اس صورت میں بھی اوپر عدت نہ ہو اور ایک روایت میں امام ابو حنیفہ سے یہ ہے کہ اگر وہ
ہو تو جائز ہو نکاح او سکا اور وطی کرے او اس سے جیسے وہ عورت حلالہ ہو جائے اور اول صحیح ہو کہ زانی الہدایۃ
فصل میں عورت کا خاوند نہ کر کیا او سکو طلاق بائن و یا اور وہ بالغ ہو مسلم ہو عہد ہو یا نہ ہو تو او سکو عدت
میں پانچ سوگ کرے اور امام شافعی کے نزدیک سوگ نہیں ہو سکتا بائن و **ف** دلیل ہماری یہ ہے کہ بائن و
صلی اور علیہ وسلم نے حدیث ام عطیہ میں سوگ نہ کرے عورت ہر شے پر تین دن سے زیادہ اگر مرے پر خلاف و نہ کے
چار مہینے اور تین دن وایت کیا او سکو ہماری اور مسلم نے یہ تو توفی عنہما الزوج میں ہو اور لیکن ہنوت میں ہو دلیل
او سکی ہلے میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عہدہ کو کہ خضاب کرے مہندی سے اور نہ لگا کہ
خانو شہو ہو کہ ابن العوام نے فتح القدر میں کہ اس حدیث کو مروی ہے ذکر کیا اور نسبت کیا او سکو طہی و شافعی
او لفظ او سکا یہ ہے بھی المحدثۃ عن الکحل والدھن و الخضاب بالخناء قال الحسن طیب اور جائز ہو کہ پیش
کسی کتاب میں ہو کہ کتاب سنائی سے اور روایت کیا او داو د سے ہم اس میں عجب سے تحقیق کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت نہ ہو کہ سوگ کرے اپنے خاوند پر بیان تک کہ گدھا سے عدت او سکی اور اپنے
دوسرے عزیزوں پر تین دن تک **ص** یعنی آرایش کرے اور جائز عفرانی اور کہ کم کا رنگ نہ پہنے **ف** اور
کہ او میں خوشبو آئی ہو اور خوشبو ممنوع ہے جیسا کہ روایت کیا او سکو کتنے اوپر اور حدیث ام عطیہ میں ہے کہ نہ پہنے کپڑا
رنگین مگر کپڑا رنگے سوگ کا **ص** اور مہندی نہ لگا **ف** کیونکہ حدیث ام حنین ہو اور نہ مہندی سے
کہ وہ خضاب ہے روایت کیا او سکو او داو د اور شافعی نے اور اسناد او سکا حسن **ص** اور خوشبو تو تین لگاؤ
ف بدلے میں ہر اس واسطے کہ تیل بھی خالی نہیں خوشبو سے اور زلیعی نے تصریح کی کہ تیل میں کوئی حدیث صحیح

اور اگر عورت نے حریہ کو طلاق
یا قیلاً بالاتفاق عدت لازم نہ آئے گی
اور اگر مسلمان سے نہ ہو تو عدت واجب ہوگا
جامع المال میں
اور سیوطی اور کرمیہ جی طرف علی آئی
مسلمان ہو کے تو اوپر عدت نہیں ہے
اگر نکاح کو سے جائز ہو کر کہ حلال ہو
اور صاحبین کے نزدیک اس صورت میں
بھی اوپر عدت نہ ہو اور ایک روایت میں
امام ابو حنیفہ سے یہ ہے کہ اگر وہ
ہو تو جائز ہو نکاح او سکا اور وطی کرے
او اس سے جیسے وہ عورت حلالہ ہو جائے
اور اول صحیح ہو کہ زانی الہدایۃ
میں عورت کا خاوند نہ کر کیا او سکو
طلاق بائن و یا اور وہ بالغ ہو مسلم ہو
عہد ہو یا نہ ہو تو او سکو عدت میں
پانچ سوگ کرے اور امام شافعی کے
دیکھ کر کہ سوگ نہیں ہو سکتا بائن و
صلی اور علیہ وسلم نے حدیث ام عطیہ
میں سوگ نہ کرے عورت ہر شے پر تین
دن سے زیادہ اگر مرے پر خلاف و نہ کے
چار مہینے اور تین دن وایت کیا او
سکو ہماری اور مسلم نے یہ تو توفی
عنہما الزوج میں ہو اور لیکن ہنوت
میں ہو دلیل او سکی ہلے میں مذکور
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا عہدہ کو کہ خضاب کرے مہندی سے
اور نہ لگا کہ خانو شہو ہو کہ ابن
العوام نے فتح القدر میں کہ اس حدیث
کو مروی ہے ذکر کیا اور نسبت کیا او
سکو طہی و شافعی او لفظ او سکا یہ
ہے بھی المحدثۃ عن الکحل والدھن و
الخضاب بالخناء قال الحسن طیب اور
جائز ہو کہ پیش کسی کتاب میں ہو کہ
کتاب سنائی سے اور روایت کیا او داو
د سے ہم اس میں عجب سے تحقیق کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت نہ ہو
کہ سوگ کرے اپنے خاوند پر بیان تک
کہ گدھا سے عدت او سکی اور اپنے
دوسرے عزیزوں پر تین دن تک
یعنی آرایش کرے اور جائز عفرانی
اور کہ کم کا رنگ نہ پہنے
اور کہ او میں خوشبو آئی ہو اور خوشبو
ممنوع ہے جیسا کہ روایت کیا او سکو
کتنے اوپر اور حدیث ام عطیہ میں ہے کہ
نہ پہنے کپڑا رنگین مگر کپڑا رنگے
سوگ کا اور مہندی نہ لگا کیونکہ حدیث
ام حنین ہو اور نہ مہندی سے کہ وہ
خضاب ہے روایت کیا او سکو او داو د
اور شافعی نے اور اسناد او سکا حسن
اور خوشبو تو تین لگاؤ بدلے میں ہر
اس واسطے کہ تیل بھی خالی نہیں
خوشبو سے اور زلیعی نے تصریح کی کہ
تیل میں کوئی حدیث صحیح

مروی کہ خاوند اگر نکاحا تالاش میں اپنے بھائے کے ہونے کا علم نہ کرے اور اس کو جو بیٹا وہاں سے
 کہا اور بیٹے کے بچہ کو جو جانتے ہی سہی اندر علیہ وسلم سے کہ بچہ جوں اپنے کو گون میں کہ خاوند نے میرے لیے نہیں چھوڑا
 مکان اور خرچ تو فرمایا اچھا بچہ جب گئی میں جسے میں بچا را بھو چھوڑا یا بھو تو اپنے گھر میں جب تک کہ پونچھ لکھا اور
 اپنی مدت کو بچہ عدت تمام کی اور میں چار مہینے اور دس دن کہ ان کا فیصلہ کیا اسی حکم سے اسکے بعد عثمان بن نے نکاح لا کر
 احمد اور چاروں عاملوں نے اور مالک نے مولیٰ میں اور ابن جہان نے صحیح میں اور حاکم نے اور کما کہ صحیحہ کا سند
 من الق حین جمیعہ کا ان کو بھیجا کہ اپنی بی بی سے نکاح لا کر اس کو دو فونوں میں سے اگر یہ نہ نکاح لا کر نکاح کرے
 اور کما محمد بن یحییٰ بن علی بن شکر یہ حدیث صحیحہ سے نکاح لا کر اس کی بی بی سے نکاح کرے اور اس کی بی بی سے نکاح کرے
 ہووے اور اس کو نکاح ال کا یا گھر کے گرجا کے کا یا کرے گھر کا اور اس کو نہ لے لیا ان سے ہر دو فونوں میں زوجه کو نکاح کرے
 کہ اس کو گھر سے نکاح کرے اور اگر زوجه عدت میں طلاق بائن کی ہو تو گھر میں پردہ چاہیے اور اگر گھر تنگ ہو تو اولی
 یہ کہ خاوند ان سے نکاح کرے اور زوجه کو بھی نکاح کرے اور اگر خاوند اس کی بی بی سے نکاح کرے اور اس کی بی بی سے نکاح کرے
 فاس ہووے تب بھی نکاح کرے اور اولی یہ کہ خاوند نکاح کرے اور اس کی بی بی سے نکاح کرے اور اس کی بی بی سے نکاح کرے
 قسم کا عدت تحقیق ہو تو عورت کو خرچ و مہر و نکاح اور اولی یہ کہ خاوند نکاح کرے اور اس کی بی بی سے نکاح کرے
 دو فونوں کے بیچ میں ایک عورت کو مہر و نکاح کی جاوے کہ فار ہووے منع پر و طی سے اور اگر کسی شخص نے سفر میں
 اپنی زوجه کو کہ اس کے ساتھ طلاق بائن یا یا کر گیا اور ان دنوں میں اقامت نہیں ہو اور زوجه کے شہر تک مان سے
 مدت سفر نہیں ہو تو ان سے پھر آوے اور اس کے عدت میں شہرے اور اگر جہان کا ارادہ کہتی ہو اور جہان سے نکاح
 دو فونوں میں نکاح کی ساف سے کم تو ان دو فونوں میں دن میں رات کی ساف سے کم ہو تو عورت کو اختیار ہوگا
 ان دو فونوں میں ساف سے چلی جاوے ہو سکتا ہے یا نہ ہو کر اس کے ساتھ کوئی ولی ہو یا نہ ہو اور احتیاط اسپین ہے کہ جو عورت
 اپنے مسکن میں آئے کہ جہان سے چلی عدت کرے اور امام شافعی کے نزدیک دو فونوں میں ساف سے چاقرب ہو اس کو اختیار کر
 عدت سفر سے زیادہ ہو یا کم اور اگر جس ملک سے نکاح کرے اور اس کی راجہ ہووے اور میں طلاق جاتی ہو کہ ہووے تو اس میں طرف
 چلی جائے اور اگر وہ ملک موضع اقامت ہو یا شہر ہو تو امام کے نزدیک بین عدت تمام کرے اگر عدت کے پاس کوئی ولی
 ہو ہووے اس کے نکاح معتدہ کو حرام ہے اگر چہ ساف سے سفر سے کم ہووے اور صاحبین کے نزدیک اگر اس کے ساتھ
 ولی ہو تو نکاح اس کا حرام نہیں ہے کیونکہ واسطہ حشمت عدلی کے نکاح اس کا ہر طرف سفر کی اور جزت سفر کی اور گھر کوئی ہو ولی کے
 تو اب بنا بر قول صاحبین کے جب نکاح جائز ہو تو اب تک طرف جاوے اسپین ویسی ہی تحصیل ہو جیسے گذری

باب ثبوت نسب کے بیان میں

اگر کسی شخص نے کسی عورت کو کہا کہ اگر اس سے میں نکاح کروں تو وہ طلاق ہو اور پھر نکاح کیا اور اس سے دوسرے عورت
 بعد چھ مہینے کے وقت نکاح سے تو نسب اس کے کا اس شخص سے ثابت ہو گا اور اگر نکاح لازم ہو گا اور اس کو دوسرے عورت
 عورت کا ف اور دلیل اس کی اصل میں مذکور ہے **ص** اور ثابت ہو گا نسب مطلقہ طلاق صحیح کا جب لاو

وہ لڑکے کو دوبرس میں یا زیادہ میں جب تک اقرار کرے عدت کے گزرنے کا تو اگر اقرار کر لیگی عدت کے گزرنے کا اور پھر جہنی اور طلاق اور ولادت کے کچھ میں دوبرس سے زیادہ کی مدت ہو تو نسب ثابت ہوگا اس واسطے کہ نسب جب ثابت ہو تا ہے کہ مدت اقرار اور ولادت میں چھ مہینے سے کم گزرے ہوں جیسا کہ آگے آتا ہے اور اگر لڑائی اوس لڑکے کو کم میں دوبرس سے تو بائیں ہو جائیگی اپنے خاوند سے ساتھ گزرنے عدت کے اور نسب ثابت ہو جائیگا بخلاف اوس صورت کے جب چھ زیادہ میں دوبرس سے کم وہاں رجعت ثابت ہو جائیگی کیونکہ اب حل وطی کا نہیں ہوتا مگر عدت میں **ف** اور اول صورت میں ہو سکتا ہے کہ وطی کچھ میں ہو گیا نہ وہاں وقت طلاق سے دوبرس سے کم مدت گزری ہو **ص** اور جو عورت کہ مطلقہ بطلاق بائن ہو تو اس کے لڑکے کا نسب ثابت ہوگا جب چھ وقت طلاق سے دوبرس سے کم میں اور جو دوبرس کے بعد جہنی تو نسب ثابت ہوگا مگر یہ کہ خاوند اسکا دعویٰ کرے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اوسے وطی کی ہو شہدے سے ایام عدت میں اور جو عورت مراہقہ یعنی ایسی لڑکی ہے کہ اس کے مثل اور عورتوں سے جماع ہوتا ہے اور وہ من بلوغ میں مثلا دوبرس یا زیادہ کی ہو لیکن علامات بلوغ ظاہر نہیں ہوئے وہ اگر بعد طلاق کے کم میں ہو مہینے سے جی نزدیک طرفین کے نسب لڑکے کا ثابت ہو جائیگا اور اگر نو مہینے میں جہنی تو نسب ثابت ہوگا اور نو مہینے اس واسطے معتبر ہوئے کہ اقل مدت حل چھ مہینے ہیں اور عدت اوس کی تین مہینے اور سب میں اس مقام تفصیل کی **ص** اور نزدیک امام ابو یوسف کے اگر طلاق رجعی ہو تو سائیس ماہ تک نسب ثابت ہوگا اس واسطے کہ تین مہینے اوس کی مدت ہے تین اور دوبرس اکثر مدت حل ہیں اور اگر طلاق بائن ہو تو دوبرس تک اگر کسی عورت معتدہ نے اقرار کیا کہ عدت میری تمام ہو گئی اور پھر چھ مہینے سے کم میں وقت اقرار سے جہنی تو نسب لڑکے کا ثابت ہو جائیگا لیکن اگر چھ مہینے میں یا زیادہ میں وقت اقرار سے جہنی تو نسب ثابت ہوگا **ف** کفار اور فحشاء القدر وغیرہ میں لکھا ہے کہ چھ مہینے کی مدت اقرار سے معتبر ہے اور نسخ شرح وقایہ میں وقت طلاق سے لکھا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ سو ہی قلم نسخ سے **ص** اگر عورت معتدہ نے دعویٰ کیا کہ میں نے اہل کاجنا اور خاوند نے اوس کی ولادت کا انکار کیا تو اگر قبل ولادت کے حل ظاہر تھا یا خاوند نے اوسکا اقرار کیا تھا تو ایک عورت کی کو اجابی سے نسب ثابت ہوگا اور اگر قبل ولادت کے حل ظاہر تھا اور خاوند نے بھی اوسکا اقرار نہیں کیا تھا تو دوسروں کی بنا کیا نہ اور دوسروں کی گواہی واسطے ثبوت نسب کے ضروری اس طرح ہے کہ زوجہ تنہا گھر میں گئی اور اوسکے ساتھ کوئی تھا اور گھر میں بھی کوئی لکھا تھا اور ہم گھر کے دروازے پر تھے کہ آواز لڑکے کی سنی یا لڑکے کو اجابی آنکھ سے دیکھا اور صاحبین کے نزدیک سب صورتوں میں گواہی ایک عورت کی کافی ہے مسئلہ اگر کوئی عورت عدت موت میں بیوہ سال قبل چھ تو نسب ثابت ہو جائیگا اور اگر معلوم نہیں کہ قبل موت کے بھی یا بعد اوسکے دوبرس میں یا کم میں لیکن اقرار کیا ورشہ نے کہ لڑکا اوسکے مورث کا ہے تو اگر صاحب اقرار ایسے ہیں کہ اوسنے صحت شہادت نہیں ہو سکتی چھ ماہ قبل ہونے نصاب شہادت کے یا عدم عدالت کے توقف و ملاک وارث ہو جائیگا اوس مقرر کے حق میں اور اگر مجموعہ اشدلہ میں تو نسب اوسکا ثابت ہو جائیگا مقرر وغیرہ مقرر کے حق میں اور جو ورشہ نے اقرار نہیں کیا تو نسب ثابت ہو جائیگا مسئلہ ایک مرد نے نکاح کیا کسی عورت سے

اور وہ بھی کہ من چھ مہینے سے وقت نکاح سے تو نسب اوسکا ثابت ہوگا اور اگر من چھ مہینے یا زیادہ میں تو نسب ثابت ہوگا
برابر ہو کر نہ انداز کر کے یا چھپ رہے اور اگر نکاح کر کے ولادت کا تو ایک عورت کی گواہی مہینے سے ثابت ہوگی پھر اگر
بعد گواہی کے خاوند پر سے کہ مہینے کی کسی قسم کے کہ یہ لڑکا مجھ سے نہیں تو لعان کر لو گے اور اگر بعد نکاح کے جنبی اور دعویٰ کیا
نزدیک کے نکاح کو چھ مہینے نہیں اور وہ نے دعویٰ کیا کہ چھ مہینے نہیں ہوئے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک قول عورت کا
بغیر قسم کے قبول ہے و گیارہ اور لڑکا زوج کا ہو جاوے گا ہذا یہ ص اور اگر عورت سے کہا کہ اگر تو جسے گی تو
طلاق ہی اور گواہی دی ایک عورت نے ولادت پر تو طلاق واقع ہوگا نزدیکی امام ابو حنیفہ کے اور امام ابو یوسف مناو
صحہ کے نزدیک طلاق واقع ہو جاوے گا کیونکہ ولادت ایسا امر ہے کہ ایک عورت کی گواہی سے ثابت ہو جاوے گا
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ شہادت عورتوں کی جائز ہو اور ان امور میں کہ نہیں استطاعت کہتے ہیں مردوں کی نظر کی
اور یہ حدیث اس لحاظ سے نہیں پائی لیکن روایت کیا میں نے نہیں سنی ہے کہ کہا انھوں نے خارجی ہوئی سنت اس
یانتہ کہ جائز ہے شہادت عورتوں کی اور ان امور میں کہ نہیں استطاعت کہتے ہیں مردوں کی نظر کی اور یہ حدیث حجت ہوگی کہ یہ سنا
جائز ہے شہادت دایہ کی تمنا اوپر ہونے لڑکے کے اور دعوت میں چاہیں اس کے سوا میں اور یہ حدیث حجت ہوگی کہ یہ سنا
اور روایت کیا اوسکو دارقطنی نے محمد بن عبد الملک واسطی سے انھوں نے اعش سے انھوں نے ابی وائل سے
انھوں نے حنیفہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز رکھی شہادت دایہ کی اور روایت کیا امام محمد نے ان میں سے
کہ وہ جائز رکھتے تھے شہادت عورتوں کی لڑکے کے روئے پر اور اخراج کیا اوسکا امام ابو حنیفہ نے سند میں اور دلیل
امام صاحب کی مذکور ہے مدیۃ اور فتح القدیر میں ص اور اگر خاوند نے اقرار کیا علی کا اور پھر تعلق کی تو عورت بطلاق پر جاوے
بغیر شہادت کے اور صاحبین کے نزدیک شرطی شہادت دایہ کی اور اگر کفایت حمل و برہن میں ف اور دلیل جاری قول
حضرت مدینہ کا ہے کہ نہیں رہتا ہی اور اگر حمیم الکر و برہن سے اور ایک افظمین کہ نہیں زیادہ ہوتی ہی عورت حمل میں
دو برس سے اگرچہ ہوا نہ سائے نکلے کہ مہینے اگرچہ ہوا نہ سائے نکلے کا وقت دوران چنے کے
سریع الزوال ہوتا ہی اور سابقوں سے اور مقصود تعلیل مدت ہی اخراج کیا اس قول کا دارقطنی نے ابو یوسف نے سنن میں
اور امام مالک و شافعی کے نزدیک اکثریت عمل چاہے برس ہیں اور دلائل اونی کے ضعیف ہیں قابل حجت کے نہیں فتح القدیر میں
مذکور ہیں ص اور اہل چھ مہینے میں ف اسوائے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وحملہ ووضالہ شلوان شہم
پھر فرمایا ووضالہ فی عامین تو باقی رہے حل کے واسطے کہ چھ مہینے ص اور جس شخص نے نکاح کیا کسی کی لونہ
سے پھر طلاق دیا اوسکو ف بعد دخول کے ص عمر خرم اور سکواور جنبی وہ چھ مہینے سے کہ من خرم کے وقت سے
تو لازم آوے گا لڑکا اور شخص کو غیر دعویٰ کے اور اگر چھ مہینے میں یا زیادہ میں جنبی تو غیر دعویٰ کے اوسکو لازم ہوگا
ف اور جب ہی کہ طلاق ایک ہو جنبی یا بائن یا مائع ہو اور اگر دطلاق ہے تھے تو نسب ثابت ہوگا و برس تک قوت
طلاق سے ہذا یہ ص اگر کسی شخص نے اپنی لونہ سے کہ لڑکا اگر تیرے بیٹ میں دہ جو تو وہ میل ہی اور شہادت
ولادت پر ایک عورت نے تو نسب خرم کے کا چھ مہینے سے ثابت ہو جاوے گا اور وہ لونہ ہی اوسکی دخول ہو جاوے گی اور اگر

۴
وہ بھی کہ من چھ مہینے سے وقت نکاح سے تو نسب اوسکا ثابت ہوگا اور اگر من چھ مہینے یا زیادہ میں تو نسب ثابت ہوگا
برابر ہو کر نہ انداز کر کے یا چھپ رہے اور اگر نکاح کر کے ولادت کا تو ایک عورت کی گواہی مہینے سے ثابت ہوگی پھر اگر
بعد گواہی کے خاوند پر سے کہ مہینے کی کسی قسم کے کہ یہ لڑکا مجھ سے نہیں تو لعان کر لو گے اور اگر بعد نکاح کے جنبی اور دعویٰ کیا
نزدیک کے نکاح کو چھ مہینے نہیں اور وہ نے دعویٰ کیا کہ چھ مہینے نہیں ہوئے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک قول عورت کا
بغیر قسم کے قبول ہے و گیارہ اور لڑکا زوج کا ہو جاوے گا ہذا یہ ص اور اگر عورت سے کہا کہ اگر تو جسے گی تو
طلاق ہی اور گواہی دی ایک عورت نے ولادت پر تو طلاق واقع ہوگا نزدیکی امام ابو حنیفہ کے اور امام ابو یوسف مناو
صحہ کے نزدیک طلاق واقع ہو جاوے گا کیونکہ ولادت ایسا امر ہے کہ ایک عورت کی گواہی سے ثابت ہو جاوے گا
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ شہادت عورتوں کی جائز ہو اور ان امور میں کہ نہیں استطاعت کہتے ہیں مردوں کی نظر کی
اور یہ حدیث اس لحاظ سے نہیں پائی لیکن روایت کیا میں نے نہیں سنی ہے کہ کہا انھوں نے خارجی ہوئی سنت اس
یانتہ کہ جائز ہے شہادت عورتوں کی اور ان امور میں کہ نہیں استطاعت کہتے ہیں مردوں کی نظر کی اور یہ حدیث حجت ہوگی کہ یہ سنا
جائز ہے شہادت دایہ کی تمنا اوپر ہونے لڑکے کے اور دعوت میں چاہیں اس کے سوا میں اور یہ حدیث حجت ہوگی کہ یہ سنا
اور روایت کیا اوسکو دارقطنی نے محمد بن عبد الملک واسطی سے انھوں نے اعش سے انھوں نے ابی وائل سے
انھوں نے حنیفہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز رکھی شہادت دایہ کی اور روایت کیا امام محمد نے ان میں سے
کہ وہ جائز رکھتے تھے شہادت عورتوں کی لڑکے کے روئے پر اور اخراج کیا اوسکا امام ابو حنیفہ نے سند میں اور دلیل
امام صاحب کی مذکور ہے مدیۃ اور فتح القدیر میں ص اور اگر خاوند نے اقرار کیا علی کا اور پھر تعلق کی تو عورت بطلاق پر جاوے
بغیر شہادت کے اور صاحبین کے نزدیک شرطی شہادت دایہ کی اور اگر کفایت حمل و برہن میں ف اور دلیل جاری قول
حضرت مدینہ کا ہے کہ نہیں رہتا ہی اور اگر حمیم الکر و برہن سے اور ایک افظمین کہ نہیں زیادہ ہوتی ہی عورت حمل میں
دو برس سے اگرچہ ہوا نہ سائے نکلے کہ مہینے اگرچہ ہوا نہ سائے نکلے کا وقت دوران چنے کے
سریع الزوال ہوتا ہی اور سابقوں سے اور مقصود تعلیل مدت ہی اخراج کیا اس قول کا دارقطنی نے ابو یوسف نے سنن میں
اور امام مالک و شافعی کے نزدیک اکثریت عمل چاہے برس ہیں اور دلائل اونی کے ضعیف ہیں قابل حجت کے نہیں فتح القدیر میں
مذکور ہیں ص اور اہل چھ مہینے میں ف اسوائے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وحملہ ووضالہ شلوان شہم
پھر فرمایا ووضالہ فی عامین تو باقی رہے حل کے واسطے کہ چھ مہینے ص اور جس شخص نے نکاح کیا کسی کی لونہ
سے پھر طلاق دیا اوسکو ف بعد دخول کے ص عمر خرم اور سکواور جنبی وہ چھ مہینے سے کہ من خرم کے وقت سے
تو لازم آوے گا لڑکا اور شخص کو غیر دعویٰ کے اور اگر چھ مہینے میں یا زیادہ میں جنبی تو غیر دعویٰ کے اوسکو لازم ہوگا
ف اور جب ہی کہ طلاق ایک ہو جنبی یا بائن یا مائع ہو اور اگر دطلاق ہے تھے تو نسب ثابت ہوگا و برس تک قوت
طلاق سے ہذا یہ ص اگر کسی شخص نے اپنی لونہ سے کہ لڑکا اگر تیرے بیٹ میں دہ جو تو وہ میل ہی اور شہادت
ولادت پر ایک عورت نے تو نسب خرم کے کا چھ مہینے سے ثابت ہو جاوے گا اور وہ لونہ ہی اوسکی دخول ہو جاوے گی اور اگر

کسی نلیک لڑکے کو کہہ کہ یہ میرا بیٹا ہے اور وہ اسکا لڑکا ہو سکتا ہے مجھے اس کے وہ شخص مر گیا اور لڑکے کی ماں نے کہا کہ وہ اسکا بیٹا ہے اور میں اسکی بیوی ہوں تو دونوں وارث ہونگے اگر وہ عورت معروفہ الحریہ ہو اور یہ بھی مشہور ہو کہ لڑکے کی ماں نے کہا کہ وہ اسکا بیٹا ہے اور وہ عورت حریہ اور ورثے کے کہا کہ تو ام ولد ہے تو عورت کو میراث نہ ملے گی اور لڑکا وارث ہوگا

باب حضانت کے بیان میں

اور واسطہ تربیت سفیر کے حقدار اولان ہی اور اس پر جو کر سکتے اگر چہ اس کے اور خاوند کے درمیان میں تفریق ہو چکا ہو لیکن روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ یہ بیٹا میرا تھا یا تمہارا یہ لڑکا ابو بکر بن اور چچا بنی ہری اسکی شک و گدہ میری اسکا مکان اور باپ نے اس کے مجھے طلاق یا اور چاہتا ہے کہ چھین لے اسکو مجھے سو فرمایا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نو زیادہ حقداری اس کے رکھنے کی جب تک نکاح نہ کرے روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور احمد نے اور صحیح کیا اسکو اور اس واسطے کہ ماں کی شفقت زیادہ ہو تو دینا اسکی طرف اچھا ہو اور حضرت ابو بکر نے نہ دیا عاصم سے حضرت عمرؓ کو بلکہ سپرد کیا اسکو طرف اسکی ماں کے وقت وقوع عفت کے وقت کیا اسکو مالک نے اور عبدالرزاق نے اور زیادہ کیا یہی ہے کہ کہا ابو بکر نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا تھے نہیں چکا کچھ جائے والدہ اپنے لڑکے سے اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ میں نے خطاب بنے لڑکے یا حید بنیت عاصم بن ابی الاغح کہ تو اس سے نکاح کیا اور اس نے حضرت عمر اور اسے لیا اپنے بیٹے کو اور بڑا اسکو اسکی ماں نے یہاں تک کہ مرفوعہ کیا دونوں نے حضرت ابو بکر پاس تو فرمایا حضرت ابو بکر نے کہ چھوڑ دو اسکی ماں اور لڑکے کو تو نے لیا اسکی ماں نے لڑکے کو اور ابوبکر بن ابی شیبہ میں حضرت ابوبکر نے جواب دیا کہ تو اسکا گدہ اسکی اور بوا اسکی بہتری اس کے لیے سے یہاں تک کہ جو ان ہو جائے لڑکا تو اختیار کر لے اپنے نفس کو **ص** اور جب ماں ہو تو یعنی مرگئی ہو یا کسی اجنبی سے اس سے نکاح پڑھالیا ہو کھالی **ص** تو مانی اولی ہر گرجہ کسی ہی ہند جو با **ص** یعنی مانی کی ماں اور مانی کی مانی وغیرہ اس واسطے کہ یہ حق ماؤں کی جانب کا ہے تو جب ماں ہو تو مانی کی ماں کی طرف منتقل ہو جائے **ص** اور اگر مانی نہ ہو تو والدہ بہتری بہنوں سے **ص** اس واسطے کہ وہادی بھی جسد کے رکھتی ہے ترکے میں اور شفقت بھی اسکو زیادہ ہے نسبت بہنوں کے **ص** تو اگر وہادی نہ ہو تو بہنیں اسکی یعنی پھر انسانی پھر **ص** اور یہ اولی بہن خالہ سے اس واسطے کہ یہ بیٹیاں بہن اپنے باپ کی اور اس سے مقدم ہیں میراث میں اور ایک روایت میں خالہ اولی بہن سے اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالہ بچا جانے کہ بہن میں بیٹے حضرت عمرؓ کے خالہ اسکو بخاری نے اور کلالہ اسکو امام احمد نے حدیث سے علی کی پھر فرمایا اور علی ابی خالہ کے پاس رہے کہ میں نے خالہ ماں پر اور روایت احمد بن راہویہ میں ہے اس لفظ سے فان الخالۃ والدۃ اور یہی عبرت واقعہ ہے **ص** بعد اسکی حقیقی بہنیں ماں کی پھر انسانی بہنیں ماں کی پھر علقاتی بہنیں ماں کی پھر باپ کی بہنیں حقیقی پھر انسانی پھر علقاتی **ص** اور حاصل یہ ہے کہ اول جو ذات قرابتیں ہی یعنی باپ اور ماں دونوں کی طرف سے اگر مقدم کی جاوے گی پھر ماں کی جانب پھر باپ کی اور خالہ اس واسطے مقدم ہو چکی ہے کہ بھو بھی باپ کی بہن ہو تو

مکرم پر منسوخ القدر میں اور دلائل ہمارے اور جوابات اور نکتہ استدلال کے بھی فیض میں مکرمین اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 وَأَنَّ كَانَتْ دُخَسَمَةٌ فَطَلَّ عَلَى مَيْسَرَةٍ أَيْنِ الْكَرْخَا وَنَسْتَدَسْتُ هُوَ تَوَاتُفَارُكَ نَاجَا سَيْسَ كَشَا دُكِي دَسْتُ نَك
ص اور ہمارے علم نے جب کچھ کہلے تفریق کے معاش ممکن نہیں ہوا اس واسطے کہ رفع حاجت دائمی کا ساتھ فرض کے
 مشکل ہو ورنہ ایسا ہوگا کہ کوئی اس کو فرض نہ کیا اور غنی ہو جائے اور نہ کا ایک امر متوہم ہو تو اچھا جائے اس بات کو کہ قاضی
 ایک نائب شافعی المذہب کو حین کرے کہ وہ اُن دونوں کے بیچ میں تفریق کر دے **ف** اور اس سے معلوم ہوتا
 کہ غنی کو مخالف اپنے مذہب کے فقوی دینا جائز نہیں مگر جب کہ مجھ پر **وص** اور اگر قاضی نے واسطے عورت کے کہ
 خاوند کا سنگدست ہے نفقہ فرض کیا اور اس کے خاوند غنی ہوا اور زوجه نے طلب کیا تو خاوند نفقہ نہ دے تا مگر اسے اور اگر
 خاوند نے نہ تک اپنی زوجه کو نفقہ نہیں دیا تو اُن ایام گذشتہ کا نفقہ سا قسط ہو جائیگا مگر یہ کہ قاضی نے اس کے واسطے نفقہ
 معین کیا ہو یا ورنہ کسی چیز پر راضی ہوئے ہوں تو ان صورتوں میں اُن ایام یا بعد کا بھی نفقہ دلایا جائیگا جب تک وہ
 دونوں زندہ ہیں تو اگر کوئی ان میں سے مگر کیا یا طلاق دید یا خاوند نے عورت کو تو بھی سا قسط ہوگا کہ جب کہ فرض لیا ہو
 عورت نے نیک قاضی سے تو وہ موت اور طلاق سے سا قسط نہ دے گا اور امام شافعی کے نزدیک ہرگز نہ سا قسط ہوگا بلکہ ہر
 دین ہو جائیگا اور اگر بچے سے بیٹگی خاوند نے نکاح بھینچنے کا نفقہ دید یا اور بعد ایک جیسے کے خاوند یا زوجه کو فی ہر گز باق
 اب باقی نفقہ زوجه سے پھر ایسا ہوگا انھیں کے نزدیک اور امام شافعی کے کہ کہہ سکتا ہے کہ ایک جیسے کا نفقہ عورت
 کے پاس نہ رہیگا اور بچہ نہ پختہ کا پھر ایسا ہوگا **ف** اور فقہی تمام اختلافیں پر یہ **وص** اور اگر غلام نے نکاح کیا اُن سے
 مولیٰ کے نفقہ اور سکا اس پر واجب ہو تو پھر ایسا ہوگا اور عین پھر اگر نفقہ منع ہوا تو پھر ایسا ہوگا اس طرح یہ نہایت **ف**
 اختلاف ہر دو پر نفقہ کے منع ہو گئے اور وہ ہر جیسے میں نہ دے اور اس کے پھر اور نہ مانع ہوتے تو پھر میری اسے کیا تگا
 پھر جو بھی بار پھر باقیوں ہر دین علی **ص** اور عورت اس کی یوں ہر کہ ایک غلام نے نکاح کیا اپنے ولی کے اذن سے کسی فوت
 سے اور قاضی نے وہ پھر نفقہ فرض کیا یہ مان کہ کہ ہر دین جمع اور ہر جمع اور پھر ایسا ہوگا اور وہی اس کی قیمت ہو اور شریعتی
 کہ اس کے اوپر دین نفقہ کا پھر پھر ایسا ہوگا اور اگر غلام پر دین نفقہ کا نہیں ہر بلکہ اور طرح کا دین ہو ایک ہی مانع کیا جائیگا
ف اور باقی دین کو قوت نہ دے گا اور اس کی حریت پر **ص** اور خاوند پر واجب ہو کہ عورت کو رکھے ایک بعد اگر نہیں کہ ان میں
 کوئی خاوند کے اہل سے ہووے اور نہ اس کا بیٹا ہو جو اور وہی سے ہو مگر جب کہ زہر راضی ہو جائے خاوند کے
 اہل کے ساتھ رہے پھر اگر گھر ہر ای اور اس میں کئی قطع ہوں تو بھی ایسا قطع چاہیے کہ زہر اور بغل اس کا علیہ ہوا و
 خاوند کو چھوٹتا ہو کہ والدین زوجه کو اور اس کے والد کو جو اس خاوند سے ہو گھر میں نہ آئے دیوے اس واسطے کہ گھر ایک
 خاوند کا ہو تو اس کو منع ہو چھوٹا ہو اور نہیں جائز ہر کہ منع کرے اور کو دیکھنے سے زہر کہ کا ہلاک سے اس کے ساتھ ہوت
 چاہوں وہ اور بعضوں کے نزدیک خاوند کو جائز نہیں ہر کہ عورت کو والدین کے پاس جلنے سے یا والدین کو اس کے پاس
 لے سے جیسے میں ایک بار منع کرے اور درمجموع کی زیارت سے سال بھر میں ایک بار روکے اور یہی صحیح **ف**
 ایسا ہی ہر دین میں اور خانیہ میں ہر کہ اسی پر فتویٰ ہو **وص** اور معین کر دے قاضی نفقہ اور شرف غرض کی زہر کا جو

اور نہ ضرر پہنچائی جائیگی والدہ اپنے دل سے **ص** کہ جب سوا اس کے اور دوسرے سوا اس کے یا اس کا کسی کا
دوہ نہ پیے **ف** یا خاوند اجرت مضاعف برقرار ہو **ص** تو اس وقت ماں پر ضرر کرے گی **ف** واسطے ضابطہ کہ
ص اور مرد فرکر کہ جسے مضاعف کو کر دو دھپلاوے و لکھ کو نزدیک و سکی اس کے او اگر اس کی ماں کو کر رکھ لیا اور
اپنی زوجہ پر یا عدت میں پر طلاق بائین یا جس کے جائز ہو گا اور اگر نہ اس میں جب عدت میں طلاق بائین کے
ہوے تو جائز ہو گا **ف** اور دلیل اکی اصل میں مذکور **ص** اور بعد لکھنے عدت کے جائز کرے خاوند اس کو
کر کر رکھ لیا جس کا جائز ہو کہ اپنی زوجہ کو اگر جس کا عدت میں ہوئے نو کر رکھنے واسطے دو دھپلاوے اس و لکھ
جوز و جس کے بدن سے نہیں ہو یا ماں جب عدت سے باہر آئے تو واسطے شہر وہی و لکھ و دوسروں سے زیادہ خطر
مگر کہ اجرت زیادہ طلب کرے **ف** اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے و لا تمسوا لکم ذلک بوجہ اکیلا یعنی ضرر پہنچایا
باپ اپنے دل سے اور قیمت زیادہ یہ بھی ایک ضرر **ص** اور نقد ضرر بالغ کا جو بے شوہر ہو نقد بے بالغ کا جو
کسب پر قدر نہیں **ف** مثلا لکھ لکھ یا غلو جے دست و پا ہی **ص** سب باپ پر ہو و اسی پر نفی ہو اور تو اس
خلاف اور حسن نہیں و لکھ اس کے باپ پر میں اور ایک لکھ ماں پر اور یہ جب کہ ان دونوں کے واسطے مالی ہو
اور اگر مالی جو سے نقد او کا ان کے مال میں سے ہو گا تو جس شخص پر کہ صدقہ و واجب ہو تو اس پر نقد لینے وصول کا جواز
لازم **ف** اگر کسی پر قدر ہو جس پر اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے و ما جہہ ما فی الدنیا معروضا و ما اور سب کر
والدین کے ساتھ دنیا میں و اقی دستور کے اور یہ آیت ماں باپ کا فر کے حق میں اور ترستی اور دستور یہ نہیں لکھ چکی
اور والدین کو چھوڑ دے کہ وہ چھو کے جو کہ معاصی اور اجداد اور جدات بھی باہر اور احسان میں سے ہیں اور اس واسطے
جد قائم مقام باپ کا ہو تا ہی وقت نہوے باپ کے ہدایہ **ص** اور دنیا میں بھی اس میں برابر ہیں **ف** نو اگر کسی کا
ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہو نقد اس کا آدھا آدھا دونوں پر ہی **ص** اور معتبر اس مقام میں قرب اور عزت ہیں وراثت تو
جس شخص کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہو تو کل نقد اس کا بیٹی پر ہی **ف** اس واسطے کہ وہ قریب ہی نسبت ہوتے کے **ص**
باوجود اس بات کے کہ ترکہ دونوں کو آدھا آدھا لکھا اور جس شخص کے ایک نو اس یا اور ایک بیٹی ہو تو کل نقد اس کا تو اس
پر ہی **ف** اس واسطے کہ نو اس اپنا جو بیٹا و طلاق بھائی کے **ص** باوجود اس بات کے کہ ترکہ کل بھائی کے لیو گا اور
نو اس کے کو غیر نزدیک کو دے دوی الارحام سے ہی و نقد و رحم محرم کا **ف** و رحم اس کو کہتے ہیں کہ جب کا حصہ ترکہ میں
کچھ نہیں اور یہ عصب ہی جس پر **ص** جیسے اور فقیر ہو یا غریب ہو یا غنی ہو یا مالک ہو یا مالک ہو و باپ یا اللہ ہو و
مالک نصاب پر صلاحیت وراثت کی رکھتا ہو واجب ہی بقدر وراثت کے اور جسے کیا جائیگا و اس پر **ف** اس واسطے کہ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے و علی الوارث مثل ذلک اور قرات ابن سعود میں ہی و علی الوارث ذی الرحم الخ الخ
و علی ذلک **ص** تو جس شخص کا ایک مامون اور ایک چچا زاد بھائی ہو تو باوجود اس بات کے کہ چچا زاد بھائی چچے
مامون کا لیو کر دے عصب ہی لیکن مامون کو صلاحیت ہی وراثت کی کہ نہ ہو سکتا ہی کہ چچا زاد بھائی مر جائے اور مامون وراثت
ہو جائے نقد اس کا مامون پر ہی معتبر اہمیت وراثت ہی اور جس شخص کی تین بہنیں تفرق ہیں مثلا ایک بیٹی اور ایک

علاقہ اور ایک لکھنؤ میں جس سے نفقہ کا حقیقی بہن بری اور ایک ایک نس اور دونوں بہنوں پر نفقہ ہوا اس کے
 درانتی بھی ہوئی ہی طریقہ پر پروا اگر شخص مر جاوے تو اس کے مال کے پانچ حصے کے جامیگے تین حصے حقیقی بہن کو اور ایک لکھ
 حصہ اور دو بہنوں کو ملے گا **ص** اور زمین نفقہ یا وجود اختلاف دین کے مگر زوجہ کو اگر چہ بی بی ہو اصول اور فروع کو
 اگر فقیر بہن اور باپ کو جائز ہو کر مال اپنے پیسہ کا جو غائب ہو واسطہ نفقہ لینے کے بچے اور زمین اور کسی بی بی جائز زمین اور
 سولے نفقہ میں اور کسی قرض کی بابت جو باپ کا بیٹے پر ہوے بی بی اس کے مال کا بھی جائز زمین اور مال کو مگر گناہ زمین
 کہ واسطہ لینے نفقہ کے مال کو بیٹے کے بچے ڈلے اس واسطہ کہ ولایت ملک مال پیسہ باپ کا مخصوص ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے قواہر مال تیرا واسطہ تیرے باپ کے ہے **ف** روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے جابر سے بسند صحیح **ص** اور
 جس شخص غائب کا مال سیکے پاس مال نہ ہو اور اس نے بی بی کو قاضی کے اس غائب کے مال پر خرچ کیا خاص ہو گا اور
 اگر اس کا مال مان باپ کے پاس مال نہ تھا اور انھوں نے خرچ کیا تو ضمان لازم نہ آوے گا اور اگر قاضی نے نفقہ کا واسطہ نہ
 کے حکم کیا اور ایک مدت تک ان کو نہ پونچھا تو بقدر اس کے نفقہ سا قسط ہو جائے گا اور جامع کبیر مذہبی سے منقول ہے کہ جب بیکہ
 مدت دراز ہو جائے یعنی ایک مہینہ یا زیادہ گزر گیا ہو وے اور اگر مدت کم گزری ہو یعنی ایک مہینے سے کم تو سا قسط ہو گا
 لیکن اگر قاضی نے اس کو قرض لینے کا غائب کے نام چکم کیا اور اس نے قرض لینے کے اپنے نفقہ میں صرف کیا تو وہ مال
 ذمہ غائب پر لازم ہو گا اور سا قسط ہو گا اور مولیٰ پر جو نفقہ اپنے غلام اور لونڈی کا **ف** اس واسطہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے غلاموں کے حق میں کہ وہ تھا سے بھائی ہیں کیا اللہ نے ان کو زبردست تھا تو بی بی کا بھائی زبردست
 اس کے لئے تھا اور اس کو جو آپ کھانا پے اور پہنا وے اس کو جو آپ پہنا جاوے نہ تکلف دو ان کو اس امر کی جو تکلف
 ان کو باور آوے تو تم بھی امانت کرو ان کی روایت کیا اسکو بخاری سلم نے ابو ذر سے اور روایت کیا اسکو ابو داؤد
 سند صحیح سے اور زیادہ کیا کہ جو تکلف نہ آوے ان میں سے تو بی بی ان کو اور نہ عذاب کر و نطق اس کو اور حضرت علی سے
 مروی ہے کہ آخر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ محافظت کرو نماز پر اور زور واپ سے اپنے غلاموں میں اخراج
 کیا اس کو امام احمد نے **ص** تو اگر مولیٰ نے ندیا اور وہ قابل کسب کے ہیں تو نماز پکے اور نفقہ اپنا کرینگے اور اگر قابل
 کسب کے نہیں جبر کیا جاوے گا مولیٰ ان کی بیع **ف** اور حیوانات میں اگر ان کو نفقہ نہ دے تو کھیر کھانڈا یا بگاڑا مگر
 فی بایںہ و بینہ اس کو ہوا اس واسطہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عذاب کرنے سے خلق اللہ کے روایت کیا
 اس کو ابو داؤد نے اور منع کیا ضائع کرنے سے مال کے روایت کیا اس کو بخاری سلم نے ابو جہین میں مروی حضرت عبداللہ
 بن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عذاب کی کوئی ایک عورت سبب قبی کے قید کیا تھا اس کو میان تک مگر کبھی
 دانتوں کی آگ میں اور او کو ہیں مگر نہ کھانا دیا اس سے بلی کو اور نہ پانی دیا جب اس کو قید کیا اور نہ چھوڑا اس کو نہ کھا وے
 گناہ میں کی اور امام ابو یوسف نے کہ جبر کیا جاوے گا اس کو جانور کی بھی بیع پر **کذا فی الہدایۃ**

کتاب العتاق

آزاد کرنا ملک کا ایک امر مذہب اور تحسین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم و مسلمان آزاد کرنا اور جو مسلمان کو

دوسرا شریک بھی آزاد کرے یا سچی کر او سے اور اگر ضمان ہوئے تو مکمل ملے آزاد کرنے والے کو ہی پورہ آزاد کرنے والا
 وجہ کر کے نہ ضمان کا غلام ہو و صاحبین کے نزدیک دوسرے شریک کو وہی باتوں کا اختیار ہے جسے ضمان ہوئے سے
 آزاد کرنے والے سے اگر وہ غشی ہی یا سچی کر او سے اگر وہ غیر غشی اور آزاد نہیں کر سکا کیونکہ وہ پہلے ہی مال آزاد ہو چکا
 اوکلے سے براہ دلیل لگاتے ہیں حدیث ابیہریرہ سے صحیحین میں کہ فایزال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آزاد کرے
 اپنا حصہ غلام کا تو خلاصی اوکلے ہو سیر اگر او سے پاس مال ہی اور زمین تو قیمت لگایا جاوے گا اور سچی کرانی جاوے گی اور دلیل
 امام ابوحنیفہ کی کہ نوکر ہو جائے او فتح القدر میں **ص** اور ولا فقط آزاد کرنے والے کو ہی اور اگر وہ نوکر نہ ہو تو
 گواہی ہی اس بات کی کہ دوسرے نے اپنا حصہ آزاد کیا یا **ف** مثلاً زید اور عمر و شریک تھے ایک غلام میں تو زید نے
 شہادت دی کہ عمر و نے اپنا حصہ آزاد کیا اور عمر و نے شہادت دی کہ زید نے اپنا حصہ آزاد کیا **ص** تو غلام سچی کرے
 اور دونوں کے لیے ان کے حصے میں اور ولا اور دونوں کے واسطے ہی برابر کر دے دونوں تنگدست ہوں یا دونوں فراخ دست
 یا ایک تنگدست اور دوسرا فراخ دست اور صاحبین کے نزدیک سچی کرے اگر وہ دونوں تنگدست ہوں اور اگر دونوں فراخ دست
 ہوں تو سچی کرے اور ایک تنگدست ہو اور دوسرا فراخ دست تو تنگدست کے واسطے سچی کرے اور دونوں رنگی ولا رب
 صورتوں میں یہاں تک اتفاق کریں دونوں ایک کی آزادی پر اس واسطے کہ ہر ایک اپنے عین کا شریک اور اگر ایک نے
 اس کے عین کو مطلق کیا لے کر وہ ایک فعل کے وجہ پورہ دوسرے نے اس کے عدم پر **ف** مثلاً ایک شریک رکھا
 کہ اگر کل زید اس گھر میں جائے تو تصدیق آزاد ہو اور دوسرے نے کہا کہ اگر کل زید اس گھر میں نہ جاوے تو تصدیق آزاد ہے
ص اور کل زید نہ لگا اور شرط او کی معلوم ہوئی **ف** مثلاً زید اس گھر میں لگا یا نہ لگا یا معلوم نہ ہو **ص** تو آزاد
 ہو جاوے گا نصف اس غلام کا **ف** اس واسطے کہ دونوں باتوں سے کوئی امر ہو گا تو نصف آزاد ہو جاوے گا **ص**
 اور سچی کرے نصف میں واسطے ان دونوں کے اور امام محمد کے نزدیک سچی کرے واسطے کل کے دونوں کے لیے اور اگر
 غلام دونوں کے جدا میں مثلاً ایک شخص نے کہا کہ اگر فلاں شخص لگا گھر میں داخل ہو تو غلام میرا آزاد ہو اور دوسرے نے کہا
 کہ اگر فلاں شخص گھر میں داخل ہو تو غلام میرا آزاد ہو اور کل زید نہ لگا اور حال معلوم نہ ہو تو کوئی آزاد ہو گا اور اگر ایک
 غلام ساتھ خرید یا بیاد و مستی یا دشمنی کی ملک میں آیا اور ایک اور زمین سے اس غلام کا باپ ہی نصف اپنے بیٹے کا
 غیر سے خرید لیا یا اس کے عین کو مطلق کیا ساتھ اس کے شریک کے اور بیچ خریدنا اس کو سچے کے ساتھ ملے تو ان سے صورتوں میں
 حصہ اس کا آزاد ہو جاوے گا اور باپ ضمان ہو گا برابر کہ شریک جانتا تھا اس بات کو کہ یہ بیٹا ہی اس کا بیٹا نہ جانتا کہ
 نہیں ضمان ہو تا ہی باپ اگر وارث ہوئے دونوں ایک غلام کے اور صورت او کی یوں کہ ایک عورت مگر گھر اور ایک
 ایک غلام تھا کہ وہ اس کے خادمہ کا بیٹا تھا اور عورت چھوڑ گئی اپنے بھائی اور خاوند کو تو باپ نصف غلام کا مالک ہو جاوے گا
 اور آزاد ہو گا اور اس کے بھائی کے حصے کا ضمان نہ ہو گا اب دوسرے شریک کو اختیار ہے جسے اس کو آزاد کرنے یا سچی کرے
 اور صاحبین کے نزدیک غیر امتین دوسرا شریک ضمان ہو گا اوکلے نصف قیمت کا اگر غشی ہی اور سچی کرے کا غلام اگر غیر غشی
 ہو وراثت کی صورت میں سچے کے نزدیک ضمان نہ ہو گا اس واسطے کہ ثبوت ملک کا میراث میں جب اختیار ہو تو باپ کا

اور اگر وہ غشی ہی یا سچی کرے

[illegible]

سہام حق چھوٹے ہو سکے مال نامی ہو سکے اور ہر غلام کے چھ حصے کرینگے تو خارج کے دو سہدس آزاد ہو گئے اور سہی اگر چاہے کرے
قیمت میں اور ثابت کے تین سہدس اور سہی اگر گناہ میں سہدس میں اور داخل کا ایک تو سہی اگر گناہ یا بیچ سہدس میں شلکا قیمت ہر غلام
کی یا بیس روپے تھے اور سہی ثلث مال ہو تو کل مال ایک سو پچیس روپے ہوئے تو شیخین کے نزدیک خارج کے دو سہدس یعنی
بارہ روپے آزاد ہو گئے اور پانچ سہدس یعنی سہدس میں سہی اگر گناہ اور اس طرح داخل کے اور ثابت کے تین سہدس یعنی اٹھارہ روپے
آزاد ہوئے اور بیس سہدس یعنی اسی سہدس میں سہی اگر گناہ اور امام محمد کے نزدیک خارج کے دو سہدس یعنی چودہ روپے اور ثابت کے
تین سہدس یعنی اکیس روپے اور داخل کا ایک سہدس یعنی سات روپے آزاد ہو گئے تو سہ سہام حق دو دنوں قیون پر یا سہدس
ہوئے اس صورت سے $\frac{1}{2}$ شیخین کے نزدیک اور اس صورت سے $\frac{1}{4}$ امام محمد کے نزدیک ص اور
وثلث مال ہو اور سہام صحایت چار سہی روپے ہوئے اور وہ وثلث مال کے ہیں **ف** اس صورت سے $\frac{1}{3}$ شیخین کے
دیک اور اس صورت سے $\frac{1}{4}$ امام محمد کے نزدیک واند علم **ص** اور اس طرح جو شخص تین عورتیں رکھتا ہے اور چھ روپے
برابر ہو اور اسے سیکے ساتھ وطنی زمین کی آورد و عورتیں اس کے پاس حاضر تعین او سے کہ ایک ایک تم میں سے طلاق
بعد اس کے ایک اور تین سے ملے گی اور تیسری آتی پھر کہ ایک ایک تم میں سے طلاق ہے تو جو عورت کہ حاضر رہی اس کے سہ
تین میں ساقط ہوئے اور جو کل گئی اور سہام حق یعنی دو میں ساقط ہوئے اور جو داخل ہوئی اس کا ایک شرف
آزاد ہوئے اور داخل اس کے بدل میں مذکور میں **ص** اور اگر کسی شخص سے دو دنوں قیون ہوئی ہیں سے کہ ایک ایک تم میں سے طلاق
بعد اس کے ایک کے ساتھ وطنی کی یا ایک عمر گئی تو دوسری پر طلاق واقع ہوگا اس کے بدلے کہ ایک کی وطنی سے معلوم ہو اگر مرد
او کی دوسری تھی اور اس طرح ایک کے مرنے سے دوسری طلاق نہیں ہے اور اس طرح اگر کسی شخص نے اپنے
دو غلاموں سے کہ ایک ایک تم میں آزاد ہو سکے ایک کو بچا یا سبک دیا یا تصدق کیا اور اس کو سبک دیا یا ایک سبک دیا یا ایک کو
دو لونڈیوں سے اس کو ملے کہ ایک تو مرد آزاد ہو گیا اس کے بدلے کہ ان قیون سے معلوم ہو اگر مرد آزاد ہو گیا لیکن فقط وطنی سے دوسرا
آزاد ہوگا امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک جو عاویگیا **ف** اور دلائل غرائب کے مذکور ہیں ہل میں **ص**
اور اگر کسی شخص نے اپنی لونڈی سے کہ ایک اگر اول بار تو لڑکا جنی تو آزاد ہو اور اسے ایک لڑکا اور ایک لڑکی اور جو بیٹا
نکون اول پیدا ہوا تو کبھی لونڈی اور کبھی لڑکی آزاد ہو جائیگی اور لڑکا غلام رہے گا اور اگر دو شخصوں نے گواہی دی کہ
فلان نے دو غلاموں میں سے اپنے ایک غلام کو آزاد کیا ہے تو امام صاحب کے نزدیک گواہی او کی باطل ہے اگر ایک لڑکا اور دو غلاموں کو اسے
اس بات پر مادتہ کی کہ اپنے تین میں ایک کو آزاد کیا ہے تین یا تین میں ایک کو سبک دیا ہے یا جو لڑکی یا جو لڑکی اور اس طرح
اگر دونوں گواہوں نے کہا کہ فلان نے ایک کو دو بیویوں اپنی سے طلاق دیا ہے تو بالاتفاق درست ہوگا یہ خلاف او سے جو گواہی
کہاوتے ایک کو دو لونڈیوں اپنی سے آزاد کیا ہے نزدیک امام کے درست ہوگا اگرچہ گواہی میں ایک لونڈی میں کی آزاد ہو جائے

باب الحلف بالعتق

جس شخص نے کہا کہ میں گھر میں یا خانہ میں جو غلام میرا ہوں اس دن ہوگا وہ آزاد ہو تو غلام او کی ملک میں بقتہ انزل ہو گیا
ہوگا وہ آزاد ہو جائے اگر یہ بعد قسم لے اس کا مالک ہوا ہو دے اور جو کہ میں اگر گھر میں داخل ہوں تو جو غلام میرا ہے آزاد ہوگا

ف یعنی اوس دن کا لفظ نما ص وقت داخل ہونے کے بعد غلام کہ پہلے قسم کے اوسکی ملک میں ہوگا آزاد ہو جائیگا
ف اور جس غلام کا کہ بعد قسم کے مالک ہوا ہووے وہ آزاد ہوگا **ص** اور اسی طرح اگر مالک جو غلام پر ہوا ہو غلام
کہ مالک ہون میں اوسکا کل آزاد ہو جائیگا تو جو غلام کہ وقت قسم کے اوسکی ملک میں ہوگا کل آزاد ہوگا **ف** اور جو بد قسم کے
ملک میں آئے تو وہ آزاد ہوگا اگر قسم ہی کے دن میں خرید یا ہووے **ص** اور اگر مالک جو بد قسمیہ لے کر آزاد ہو اور اوسکی
ایک نو ذری عہد ہی اور وہ مالک جانی تو آزاد ہوگا اگرچہ کہ میں چھ مہینے سے قسم کے وقت سے بے خبر اور اگر مذکر کی قید نہ لگا تا تو
نو ذری بھی اور اوسکی تھیت میں حل بھی دونوں آزاد ہو جائے اور اگر مالک جو غلام میرا ہی جس غلام کا میں مالک ہوں آزاد ہو
بعد میری موت کے تو جو اس کہنے کے قبل اوسکی ملک میں ہوگا میرا ہو جائیگا اور جو اسکے بعد ملک میں آئے میرے ہوگا تو اوسکی
بیع جائز ہوگی لیکن بعد مرنے کے دونوں مال سے آزاد ہو جائیگے **ف** اور دلیل اسکی اصل میں تیرے نور **وص** اور
جس شخص نے اپنے غلام سے کہا تو آزاد ہو بے میں ہزار درم کے اور اوسنے قبول کیا تو یہ آزاد ہوگا اور ہزار درم اوپر
قرض ہو جائیگے تو ضمانت اہل روپوں کی صحیح ہوگی اس واسطے کہ یہ دین صحیح ہو گیا آزاد ہو تو ہر بخل و مالکیت کے کہ نہ تھا
اوسکی ہزار نہیں کیونکہ وہ قرض غلام پر ہوا وہ دین صحیح نہیں **ف** تو کتاب میں اور اوس میں فرق معلوم ہو گیا اس واسطے
کہ کتاب آزاد نہیں ہوتا جب تک کہ اوسپر ایک پیسہ بھی باقی ہے اور اگر عا جنہو جائے تو پھر ملک ہو جائیگا بخل و مالکیت مستحق
علی مال کے کہ یہ آزاد ہو جائے اور قرض اوسپر رہتا ہے جیسے آزاد شخص **ص** اور جیسے اپنے غلام سے کہا کہ اگر اسقدر مال
تو مجھ کو اکرے تو تو آزاد ہو تو مال کے لہذا کہ نہ تک وہ غلام مازون بہ تجارت ہو جائیگا تو جب تمام مال کو اوسی محسن نے اکرے
آزاد ہوگا اور اگر مالک بکب ادا کرے تو آزاد ہو تو حقیقت کہ تمام مال ہوگا آزاد ہو جائیگا اگرچہ بعد مجلس کے ادا کرے اور بے ادا کرتے
یہ فرق نہ ہو کہ وہ بوسے اور اسکا قرضہ کرادے یا ایسی جگہ رکھ دیوے کہ مولیٰ اوسکو نہیں کسی مانع کے لے سکتا ہو
اگرچہ قبل اس کہنے کے غلام نے اوسکو کسب کیا ہو لیکن مولیٰ اس صورت میں اوسپر رجوع کر لے گا اور اگر قبضہ مال کو ادا کیا تو
آزاد ہوگا برہان تک کہ کل مال ادا کرے اور اگر مالک کہ تو بے میں ہزار کے بعد میری موت کے آزاد ہو تو اگر اوس نے بعد موت کے
اوسکو قبول کیا یا وارث نے اوسکو آزاد کر دیا تو آزاد ہوگا اور جو وارث نے بھی آزاد کیا اور نہ اوسنے قبول کیا تو آزاد ہوگا اور اگر
ایک سال کی خدمت بر اوسکو آزاد کیا اور اوسنے قبول کیا تو آزاد ہو جائیگا اور خدمت ایک سال کی اوسپر لازم ہوگی اور اگر
قبل گذرے ایک سال کے مولیٰ ہو گیا تو نزدیک دشمن کے قیمت اپنے نفس کی غلام پر لازم ہوگی اور امام محمد کے نزدیک قیمت
خدمت کی واجب ہوگی اسی طرح اگر غلام کو اوس کے ساتھ معاہدے میں کسی چیز معین کے کیا تو قبل قبضہ کرنے کے وہ چیز
بالکل ہوگئی تو دشمن کے نزدیک قیمت اپنے نفس کی غلام پر لازم ہوگی اور امام محمد کے نزدیک قیمت اوس شے معین کی
مسئلہ اگر کسی شخص نے باندی کے مالک سے کہا کہ اس باندی کو بے میں ہزار کے آزاد کر اس شرط پر کہ میرے
ساتھ اوسکا نکاح کرنے اور مالک نے اوسکو آزاد کیا اور باندی نے اوس شخص کو قبول کیا تو وہ باندی خواجہ کی نظر
سے آزاد ہو جائیگی اور اوس شخص کچھ نہیں اور اگر مالک اس باندی کو میری طرف سے بے میں ہزار کے آزاد کر
ف یعنی میری طرف کا لفظ زیادہ کیا اور باقی مسئلہ ویسا ہی **ص** تو اوس ہزار کو اوسکی قیمت اور ہزار

قسمت کرینگے اور اوس شخص پر حصہ قیمت کا واجب ہوگا تو شراعت ایک ہزار تھی اور ہر مثل پانچ سو تو نہ ہوا اور ہر ہزار قیمت کرینگے تو دو تہائی ہزار کی حصہ قیمت کا اور ایک تہائی ہزار کی حصہ ہر مثل کا ہوگا تو اوس شخص پر دو تہائی ہزار کی واجب ہوگی مالک کے لیے اور اگر لوٹنے سے اس کو قبول کیا تو اول صورت میں **ف** یعنی حسین میری طرف کا لفظ نہیں پر **ص** قیمت سا قسط ہوگی **ف** یعنی دو تہائی ہزار کی **ص** اور دوسری صورت میں **ف** یعنی حسین میری طرف کا لفظ موجود ہے **ص** دو تہائی ہزار کی اوس شخص پر لازم آدینگی اور جتنا قسمت سے حصہ ہر مثل کا ہوگا **ف** یعنی ایک تہائی ہزار کی **ص** وہ دونوں صورتوں میں ہر دو ہوا و بیگا اوس لوٹنے کا

باب مدبر اور ام ولد کے بیان میں

اور جب مولیٰ نے اپنے ملک سے کہا جب مر جاؤں میں تو آزاد ہو یا تو آزاد ہو بعد میرے یا تو مدبر ہو یا مدبر کیا سیے بجا و اگر سو برس تک میں مر جاؤں تو آزاد ہو اور غالب ہر موت اوسکی قبل سو برس کے تو ان صورتوں میں وہ ملک مدبر ہو گیا تو غنیمت جائز ہے **ف** اوسکی اور نہ ہبہ اس کا **ف** اور کہا شافعی نے جائز ہے بیع مدبر کی اور صحیح جو ابن عمر سے کہ بیع کیا جاوے گا مدبر اور نہ ہبہ کیا جاوے گا اور آزاد ہو جاوے گا نہ مال سے اور نہ لفظ اسکو طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کیا اوسکو دلفظی نے اور ضعیف کیا اوسکے رفع کو اور صحیح کیا اوسکے وقف کو اور بھی نکالا دلفظی نے علی بن غلبیان سے انھوں نے ابن عمر سے کہ کہا انھوں نے مدبر آزاد نہ کرنا اور ضعیف ہے ابن غلبیان اور وجہ روایت کیا صحیح میں جابر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچا مدبر کو یا ایک فقیر کہ اوس سے عموماً ثابت نہیں ہوتا تو نہ معارض ہوگی روایت ابن عمر کو اور ابن عمر کو مان اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع کا لفظ کہہ کر تو معارض ہوتا علاوہ اسکے وہ حدیث بخاری پر مدبر قید پر اور مدبر قید کی بیع جائز ہے جیسا کہ آگاہ اور روایت کیا دلفظی نے ابی جعفر سے کہ کہنے نزدیک ذکر ہو کہ عطاء اور طائوس قال میں ساتھ حدیث جابر کے کہ بیچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر کو سو کہنا ابو جعفر نے کہ شہادت دیتا ہوں میں کہ اذن دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی خدمت کی بیع میں اور کہنا ابو جعفر یہ لغات معتبرین سے ہے اور لیکن یہ حدیث مرسل ہے اور کہا ابن القفان نے کہ مرسل صحیح ہے ابوخیلی کی اسکی اس مقام میں شیخ ابن النہام نے **ص** اور خواجہ کو حاکم نے کہ خدمت لیوے اور اجارہ کر کے اور لوٹنے پر مدبر کا کسب کر دینا اور ملی کرنا اوس سے جائز ہے **ف** کیونکہ روایت کیا امام ابو حنیفہ نے عطاء بن یسار سے انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ دلفظی کرتے تھے وہ لوٹ نہ جان سے کہ آزاد کیا تھا او کو بعد موت کے **ص** اور جب مولیٰ مر جاوے گا تو وہ اس کے ثلث میں مل سے آزاد ہو جاوے گا **ف** اور دلیل اسکی گذری **ص** اور اگر اسنے کچھ مال نہ چھوڑا سوا اوس مدبر کے تو ایک ثلث اس کا آزاد ہوگا اور وثلت میں بھی کرے گا اور اگر قرض خواجہ پر لٹا ہو کہ تمام قیمت کو اوسکی عیال پر توکل کرے اوسے سہی کرے گا **ف** اسوا سے کہ تدبیر بننے پر وصیت کے ہی اور میں مقدم وصیت پر **ص** اور اگر خواجہ رفا و سکا عقی معلق کیا ساتھ موت کے اوپر یا کہ وصیت کے جیسا کہ کہا اگر اس مرض میں مر جاؤں یا ایک سال میں مر جاؤں تو تو آزاد ہو جاؤں صورتوں میں سے کہ غالب ممکن ہیں تو قبل مرے

بیچ اور سب اوسکی جائز ہے اور جب خواجہ اوسی صفت پر جائے تو وہ ثلث مال سے آزاد ہو جاوے گا

فصل ام ولد کے بیان میں

اگر کوئی عورت بچہ تو وہ ام ولد ہوگی اگر جب بچے سے اوسکا مالک نہ تھا بلکہ بیچ میں تھی اور بچہ مالک ہو گیا اور حکم ہو گیا کہ
 مدبر کے بچے سے بچہ ہو گیا اور سب اوسکی جائز نہیں اور وہ طے کرنا اور نہ دست لینا اور اجارہ دینا اور بیچ کر دینا جائز نہ
 کرنا فی الہدایۃ اور وہ طہاری اور بعض فقہاء کے نزدیک بیچ اوسکی جائز ہے اور روایت کیا ابن ماجہ نے ابن عباس سے
 کہ اگر کوئی عورت بچہ تو وہ ام ولد ہوگی اگر جب بچے سے اوسکا مالک نہ تھا بلکہ بیچ میں تھی اور بچہ مالک ہو گیا اور حکم ہو گیا کہ
 کیا اوسکو ابن عدی نے کامل میں اور ابن عبد البر نے تمہید میں اور روایت کیا دارقطنی نے حضرت عمرؓ سے کہ منع کیا
 انھوں نے بیعت میں نہ لے کر اور کہ اگر بیچ جاوے اور نہ میراث ہووے اور نہ بیہ کچھ جاوے اور نہ فائدہ اٹھائے اور نہ
 میراث ہوگا جب تک جیتا ہے سو جب مر جائے تو وہ آزاد ہے اور نکاح اوسکو مالک نے موطن میں نافع سے انھوں نے
 ابن عمرؓ سے مستخرج ہے کہ اگر وہ آزاد ہو جائے تو اس سے اوسکا بیٹا اور بیٹیاں نکاح میں ہوتی ہیں
 کہ اگر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آزاد ہو جاوے اور نہ میراث ہووے اور نہ بیہ کچھ جاوے اور نہ فائدہ اٹھائے اور نہ
 مال میں ذکر کیا اوسکو ہائے من اور فتح القدیر میں کہ اگر کیا اوسکا امام تھوے یا نہ تھوے اور نہ مال میں ذکر کیا اوسکو ہائے من اور فتح
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نوٹہ کی کہ بیٹے اپنے سید سے تو وہ آزاد ہے بعد اوسکی موت کے اور روایت کیا
 اوسکو حکم نے سند میں اور کیا کہ بیچ اوسکا اور روایت کیا اوسکو ابو یعلیٰ بن یعلیٰ نے اور زیادہ کیا کہ آزاد ہے
 بعد اوسکی موت کے اگر کہ آزاد کرے اوسکو وہی قبل اپنی موت کے **ص** اور نہ کسی کرگی واسطے دین والے کے اور نوٹہ
 کے لئے کا نسب ثابت ہوگا اگر کہ بولی اوسکا اور کرے اوسکا کہ کوئی فراموش نہ ہو اور جب آزاد کر لیا تو وہ
 امول ہوگی ایسا کہ بیچنے کی تدبیر اور فرار کے نسب با اوسکا ثابت ہو جاوے گا کہ بیکہ وادیہ اوسکا اگر کرے اوسکا کہ ام ولد
 فراموش نہ ہو اور فراموش تو ہی نکو کا ہے کہ اوسکا کہ نسب ثابت ہو جاوے گا بیکہ وادیہ کے اور اس کے انکار سے منفی ہوگا
 جاکہ انھیں ایسا ہوگا اور اگر ام ولد نصرانی کی اسلام لائی تو نصرانی پر اسلام کو پیش کرے کہ اگر وہ بھی مسلمان ہو تو وہ اوسکی
 ام و دینگی اور اگر اسلام سے اوسنے انکار کیا تو ام ولد بعد از اپنی قیمت کے کسی کرگی لیا اوسے کہ آزاد ہو جائے **ف**
 اور امام فرمے کہ نزدیک بالفضل آزاد ہو جائے اور عایت کی رقم اوپر دین ہو جائے کہ اوسکا کہ کوئی فراموش نہ ہو
 میں جو ہے اور وہ بنے اور ایک نے دو شریکوں میں سے اوسکا دعویٰ کیا تو نسب اوسکا اوس سے ثابت ہو جائے
 اور وہ اوسکی ام و دین ہو جائے اور ضامن ہوگا اوسکی نصف قیمت کا اور نصف عتق کا **ف** اگر سے مراد ہر مثل ہو اور
 بہضون کے نزدیک محروم ہو کہ عورت جتنے پر اجارہ لی جاتی واسطے وہی کے اگر نہ حلال ہوتی **ص** قیمت دلا کہ
 اور دو نوٹہ نے دعویٰ کیا تو دو نوٹہ سے نسب ثابت ہوگا **ف** اور امام شافعی کے نزدیک تہذیب ان کی طرف
 رجوع کرے کہ اور وہ بیکہ وادیہ کا اوس سے نسب ثابت ہوگا اور بیکہ وادیہ بیکہ وادیہ سے اوس سے اخرج کیا اوسکا
 مدبر بیکہ وادیہ سے روایت کیا اوسکا اگر نہ تھوے تو بیچ اوسکا **ف** اور وہ دو نوٹہ کی

ام ولد ہو جائیگا اور ہر ایک پر نصف مقرر لازم ہوگا دوسرے کے واسطے اور اگر ایک سے میراث کامل لگاوے وہ بقیہ اس سے میراث ایک باپ کی بیٹے اور آدماء آدھا قسمت کر بیٹے اور اگر خواہے نبی کو نبی کو مسکا تبکیا اور بچہ اس سے وطی کی اور زوجہ اور دعوی کیا اسکا مولیٰ نے اور کاتبہ نے اسکی تصدیق کی تو نسب اسکے کا ثابت ہو جائیگا اور نبی پر عقرو قیمت ایسے کی لازم ہوگی اور لونڈی اسکی ام ولد ہوگی اور امام ابی یوسف کے نزدیک تصدیق مسکا تبہ کی شرانہین اور اگر اسنے مولیٰ کو بچھلا یا تو نسب اسکے کا اسس ثابت ہوگا مگر جب کہ مولیٰ اس اسکے کا ایک نہ بھی مالک ہو جائے **ف** اس طرح ہر کوہ مسکا تبہ ادا کرنے سے بدل کتابت کے عاجز ہو جائے تو نسب ثابت ہو جائیگا

کتاب الایمان

ایمان جمع بین کی جو اس پر انستہ بین کہتے ہیں قوت کو اور شریعت میں **ص** ہیں کہتے ہیں قوت دینے کو خبر کے ساتھ دارالمد کے باطنی کے ساتھ کہہ کر کے اور یہ بین پر احکام شرعی مرتب ہیں تین قسم ہیں ایک **موس** **ف** اور نام کا غوس اس واسطے ہوگا کہ وہ قسم کھانے والے کو یاد دہی ہو گناہ میں یاد دہی کی اگر **ص** اور وہ یہ کہ کسی شے کو شہد پر خلاف قضا جھوٹا قسم کھا کر **ف** مثلاً کہنے قسم خدا کی میں حج کر چکا اور حج اسنے نہیں کیا تھا اور قصداً جھوٹ بولا **ص** اور اس سے گناہ کا ہوگا **ف** اور گناہ اسکا کچھ نہیں مگر توبہ اور استغفار اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایے چیز میں **ص** کہ نہیں ہو ان میں گناہ اور ذکر کیا اور میں سے اس قسم کو جھوٹا ہوگا کاش کہ اسے اس کے مال باقی روایت کیا اسکو امام احمد نے سند صحیح سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شخص کہ کلف کرے اور وہ اس میں کاذب ہوگا کہ کالیوسے سبب اسکے مال ایک مرد مسلمان کا تو حرام کرے گا اللہ و جہ جنت کو اور داخل کرے گا اسکو اگر میں روایت کیا اسکو ابن حبان نے ابی امام سے اور جہنم میں ہوگا جو کجا اللہ کے پاس اور اس پر غصہ ہوگا نفوذاً باللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ اس میں حدیث عثمان بن حنیس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم میں کہ کاذب تو جہنم کے رہا لیوسے اپنا ٹھکانا جہنم میں **ص** اور دوسری لغو اور وہ قسم جو جھوٹا قسم نہ ہے اس گمان سے کہ سچ ہے اور اس میں ایسی بغیرت کی کہ **ف** اور یہی ایک قسم نفوکی کہ کہنے قسم امد کی وہ زید یہی ہے گناہ سے اور سچہ و عمر و اور سب یہ کہ مواضع آمین ہوگا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لا یؤاخذکم اللہ فی ذلک لعلو فی لک لک **ص** اور تیری منعقد اور وہ قسم جو ام آئندہ پر اور اس میں اگر خلاف واقع ہو تو گناہ لازم ہوگا **ف** اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَکِنْ یؤاخذکم فیما عَقَدْتُمُ الْاَیْمَانَ اور امام شافعی کے نزدیک غوس میں بھی گناہ ہے اور حدیث امام احمد کی اور تیرت **ص** جو قسم منعقد ساتھ بر دہستی کے ہو یا جھوٹے سے جیسا کہ ایکے جبر سے یا جھوٹے سے کہ قسم خدا کی کل میں آوٹھا اور نہ یا تو حاش ہوگا **ف** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین چیزیں ہیں کہ قصد او خاقصہ ہو اور کھیل او خاقصہ ہو بخاخ اور طلاق اور حیت یہ میں ذکر کیا اسکو صاحب ہائے اور حدیث اس لفظ سے نہیں ملے لیکن روایت کیا اسکو ابو داود اور ابن ماجہ اور احمد نے اور لو کہ میں تین چیزیں تھیں اور طلاق اور حیت اور ابن عدی نے کہ میں روایت کیا اور اس میں کہ میں تین چیزیں ہیں کہ اس میں کھیل نہیں جھوٹا

۹۰
کتاب الایمان
میں

۹۰
توبہ کا حکم
میں

بولتا واجب ہو نہیں بھلاقی اور عشاق اور حجاج اور روایت کیا ہے الرزاق نے حلی اور عثر سے موقوفہ کہ انھوں نے
 کہا تین چیزیں ہیں کہ نہیں ہو کھیل اور نہیں حج اور طلاق اور حقائق اور ایک روایت میں انھیں چارویں ہیں اور زیادہ
 مذکور کو ما شیخ ابن الہمام نے ولا شاک ان الہدین فی معنی اللذہیفاس علیہ یعنی نہیں ہو شک کیے جن جن میں
 مذکور کے ہو تو قیاس کیا گیا ہو یا حکم اور امام شافعی کہتے ہیں کہ جیسے اور جیسے سے قسم منع نہیں ہوتی اور
 ابن الجوزی نے تحقیق میں استدلال کیا ہے واسطے او کے اوسے سے جو روایت کیا دارقطنی نے واثم بن اسحق سے اور ابی
 سے کہ کہا ان دونوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہو قسم یعنی مجبور بہر کہ کہ عینہ اسناد میں
 اوسکی ضعیف ہو کہ صاحب تصبیح نے کہ یہ حدیث منکر ہو بلکہ موضوع ہو اور اوسکی اسناد میں ایک جماعت ہو کہ اوسے حج
 جائز نہیں **ص** یا اسی طرح اگر قسم کھانی کہ خدا میں نہیں آؤ گنا اور پھر جسے یا سو سے آیا حاش ہو گا اور بھی کہ
 ذوالیگی اور یہوشی **ح** اور قسم ساتھ اللہ کے ہو یا کسی اسم سے اوسکے اسامے جیسے جس اور جیم یا کسی صفت سے کسی
 کہ وہ معروف ہو قسم میں شراعت اللہ کی اور جلال اللہ اور کبریائی اوسکی اور جو حلد کر گیا یا غیر خدا کے متلائی یا کہے کی تو
 وہ حلف نہ ہو **ف** اس واسطے کہ صحیح میں مروی ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تم میں سے ارادے
 کرے تو حلف کرے ساتھ اللہ کے یا چاہے اور جامع ترمذی میں روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے جو شخص نے حلف کی سو اللہ کے اور کسی تو اوسے شکر کیا یعنی شکر کیا غیر خدا کو خدا کے ساتھ تعظیم
 اور یہ نہایت زجر اور ان باپ کی قسم کھانا بھی ممنوع ہو اور یہ حدیث سے ثابت ہو **ص** اور جو حلف کر گیا ساتھ ان
 صفات الہی کے جن سے عرف میں قسم نہیں کی جاتی مثلاً رحمت اللہ کی اور علم اوسکا اور رضا اوسکی اور غصہ اوسکا
 اور عذاب اوسکا تو قسم منع نہ ہوگی اور قسم منع نہ ہو جائیگی اگر قسم کھائے ساتھ خدا یعنی بقا اوسکی کے یا اوسکی قدرت
 یا اوسکے عذاب و عیش و شاق کے یا تاکہ اسکا کہ تم کھانا یا ہون یا حلف کرنا ہون یا شہادت کرنا ہون اگر حرفظ اللہ کا کہے
 یا اور پیرے مذکور **ف** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من لکذکر انکم تیسرے کہ کھانا
 کھانا کہ تیسری یعنی جو شخص مذکور کے ایسی مذکر نہ نام لےوے اوسکا تو کھانا اور کھانا نہیں ہو روایت کیا اوسکو
 ابو داود اور ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عباس سے **ص** یا یمن ہو یا عہد ہو یا اگر اسکا کام کروں تو کافر ہو یا کافر ہو گا
 اگر کافر ہو گا تو کفر کے اور بدھوں کے نزدیک کافر ہو گا کہ کافر ہو گا تو کافر ہو گا و یا کفر ہو گا اگر کافر ہو گا
 اس بات کو جانتا ہو کہ قسم ہو اور اگر اوسکی جہ میں یہ ہو کہ اسکے کہے سے کافر ہو جائے تو دونوں صورتوں میں کافر ہو گا یا تم
 کہتا ہوں میں ساتھ خدا کے اور قسم نہیں منع ہوگی حقا اور یعنی اللہ اور حرم اللہ سے اور اسی طرح اگر کہے قسم کھائے ساتھ
 خدا کے یا عورت طلاق کے یا اگر اس کام کو کروں تو اوپر غضب اللہ کا اور سے یا لعنت اوسکی یا میں زانی ہوں یا میں
 سارق ہوں یا شارب خمر ہوں یا اکل بلو ہوں تو قسم منع نہ ہوگی اور قسم کے حدود و ادا اور سچے اور تہ ہیں
ف سنا کہ وہاں یا بد یا ساتھ **ص** اور کبھی بے کو ذکر نہیں کرتے لیکن مراد لیتے ہیں جیسے کہتے ہیں
 اللہ لا فضل **ف** تو تقدیر اوسکی یہ ہو باللہ لا فضل یعنی قسم اللہ الہیۃ کر و گنا میں اور سکو

۱۰۴

۱۰۴

اگر ظناً شخص آجائے تو مجھ پر ایک روزہ پر اور روزہ کام ہو گیا تو واجب ہے ایفاء اسکا اور اگر وہ فعل پر ہی سنا کہ اگر نہ کرنا تو میں تو مجھ پر ایک روزہ ہو تو صحیح ہے کہ وہ سہین انفرادی پر واجب ہے وفا کرے اور چاہے کفارہ دے اور بعضوں کے نزدیک نہایت میں جفا کرے اور اگر قسم کھائی تو متصل اس کے کما انشاء اللہ تو قسم باطل ہو گی **ف** اور اتصال شرط ہے اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حلف کرے اور پھر نہ کرے انشاء اللہ زمین پر جس قسم کے اور واپس آیا اور سوا ہو تو انسانی اور تیرندی اور اس پر واجب ہے کہ تیرا بھی نہ کرے حدیث حسن ہے اور ایسا ہی نذر میں اگر انشاء اللہ تیرا بھی باطل ہو تو یہ دفع القضا

باب الحلف بالفعل

جس شخص نے حلف کی کہ نہ داخل ہوگا بیت میں اور صفے میں چلا گیا تو حاشا ہوگا اس واسطے کہ صلف بھی شبہ باشی کی واسطے بنا گیا گیا اور جو واسطے شبہ باشی کے بنایا گیا ہے بیت میں داخل ہو اور اگر کعبے میں یا مسجد میں یا مسجد نصاریٰ یا یهودین یا دین میں دروازے کی پہنچے اور ہر ادرے کے نیچے جو دروازے پر ہو داخل ہوا تو حاشا نہ ہوگا جس کا حلف کی کہ نہ داخل دار میں اور گھس گیا ویرانے میں تو بھی حاشا نہ ہوگا اور اگر حلف کی کہ اس در میں نہ جاؤنگا بعد اس کے جب وہ گھس گیا تو دار او کی جگہ پر بنایا گیا اور سہین داخل ہوا یا او کی چھت پر چڑھ گیا تو حاشا نہ ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ چارے عرف میں **ف** یعنی اہل عجم کے حاشا نہ ہوگا اس واسطے کہ ہم لوگوں کے محاورے میں جو شخص چھت پر چڑھ جاوے تو اس کو یہ نہیں کہتے کہ دار میں داخل ہوا اور جان لینا چاہیے کہ دار اور بیت میں فرق ہے تو دار نام ہے میدان کا سوا ف استعمال اہل عرب کے بعد اس بات کے کہ اس کو دیواروں سے گھیر لیں تو صرف میدان کو قبل بنانے کے دار نہ کہیں گے اور جب ایک بار بنائی گئی اور پھر بناجاتی رہی تو اس کو دار کہیں گے اسی واسطے بعد کر جانے کے دار میں جانے سے حاشا نہ ہوگا اگر حلف کی ہو کہ اس دار میں داخل ہوگا اور بیت اور سکو کہتے ہیں جو صلی شبہ باشی یعنی رات بسر کی ہو تو وہاں بنام نہ ہو تو اگر بعد کر جانے کے یعنی دیواروں کے صحرا ہو گیا اور اوس میں داخل ہوا حاشا نہ ہوگا اگر حلف کی ہو اس بیت میں داخل ہو چکی جیسا کہ آتا ہے **ص** اور اگر وہ در مسجد یا حمام یا باغ یا بیت بنا گیا یا بعد حمام بنانے کے پھر وہ گھس گیا اور اوس میں داخل ہوا تو حاشا نہ ہوگا **ف** اس واسطے کہ اسم دار کا جاننا ان چیزوں کے بن جانے سے ہلکا **ص** اور اگر حلف کھائی کہ اس بیت میں نہ داخل ہوگا اور بعد اس کے کہ بیت کے اوپر ہو جائے یا بعد دوسرے بیت بن جائے کہ داخل ہوا تو حاشا نہ ہوگا اس واسطے کہ اسم بیت کا کر جانے سے بنا کہ جاننا **ف** اور اگر دیوار میں داخل ہوا تو حاشا نہ ہوگا کیونکہ شبہ باشی بدون چھت کے ہو سکتی ہے ہر ہدایہ اور اہل میں اس مقام پر تیرا کی ہو جو عجم و غیرہ سے کہ اس جگہ نہ توکل ہوئی **ص** یا حلف کی کہ اس در میں داخل ہوگا اور حجاب میں رواۃ کی جویسی ہو کہ اگر دروازے کو بند کر لیں تو حجاب باہر رہ جاوے داخل ہوا حاشا نہ ہوگا اور جو شخص کہ ایک گھر میں یا ایک یا ایک کچرا پنہنہ ہے یا ایک جانور پر سوار ہو اور حلف کی کہ اس گھر میں نہ چڑھ گیا یا یہ نہ چڑھ گیا یا اس جانور پر سوار نہ ہوگا اور اسی وقت اس گھر سے نکل گیا اور اس کچرے کو تارڈالا اور اس جانور پر سے اتر پڑا تو حاشا نہ ہوگا اور اگر ذرا بھی ٹھہرا تو حاشا نہ ہوگا اور امام زفر کے نزدیک دونوں صورتوں میں حاشا نہ ہوگا اور جو کسی نے حلف کی کہ اس

صلف و سبکدوشی
کے تین دنوں کا
چھت دار کی جگہ
جیسے سہیلان
دریہ ۳۰ منہ
مذکورہ

گھر میں داخل ہوگا اور وہ بین بیٹھا ہوگا تو حناٹ ہوگا کیونکہ داخل کھٹے میں باہر سے آئے کو اور اس واسطے اگر نکل کے پھر آتا تو حناٹ ہو جائیگا اور جسے حلف کی کہ نہ سکونت کرے گا اس میں تو ضرور یہ کہ آپ اور اہل اور اسباب کل نکال لیجائے یہاں تک کہ اگر ایک بیچ بھی وہاں باقی رہے گی حناٹ ہوگا اور یہ قول امام صاحب کا ہے اور ابو یوسف کہتے ہیں کہ اگر اکثر اسباب نکل گیا تو حناٹ ہوگا **ف** اور اسی پر فتویٰ ہے کہ کافی قاضی خان **والحکفی ص** اور امام محمد کے نزدیک اگر اورتنا اسباب لے گیا یہ جس سے کہ رضائی اور ضرورت معاش نکل سکتی ہو تو حناٹ ہوگا اور فقہائے لکھا ہے کہ یہ قول حسن اور ملازم زیادہ تر واسطے آویں **ف** اور جانیا ہے کہ یہ اختلاف اسباب میں ہوا اہل میں سے اگر کوئی بھی رہ جائیگا تو حناٹ ہوگا تو ضرور یہ کہ تمامی اہل کو نکال لیجائے کہ کافی القوائد الظہیر **ص** اور اگر حلف کی کہ نہ سکونت کرے گا اس میں بھی یا کانوں میں تو وہاں ضرور نہیں کہ تمامی اہل اور تاج لجاوے بلکہ آپ ہی اگر انکیلا نکل جائیگا تو حناٹ ہوگا اور اگر کسی نے حلف کی کہ اس گھر سے باہر نہ جائیگا یا اس گھر کے اندر نہ جائیگا اور اسکو کوئی اوشما کے باہر لے گیا یا اندر لے گیا تو اگر اس کے حکم سے لے گیا ہو تو حناٹ ہوگا اور اگر لے اس کے حکم سے لے گیا ہے وہ راضی ہو یا ناراض لے گیا ہو تو حناٹ ہوگا اور حلف کی کہ نہ نکلوں گائیں گے واسطے چارے کے اور جہانے کے واسطے کل کر اور کام بھی کیا تو حناٹ ہوگا اور جو قسم کھائی کہ نہ نکلوں گا بقصد کے کے اور نکلا اور لوٹ آیا تو حناٹ ہوگا کیونکہ نکلا یا گیا یا بخلاف اوں کیے جب کہ لے کہ نہ نکلا میں سے میں تو نکلنے سے کے کی طرف جب تک اس کے اندر نہ پخت حناٹ ہوگا اور اگر حلف کی کہ میں سے میں نہ نکلا تو انورم حیات میں حناٹ ہوگا اس واسطے کہ اس وقت میں نہ آنا معلوم ہوا اور اگر قسم کھائی کہ کل اگر استطاعت ہو تو میں میں جائیگا اور اس روز کوئی بالغ فاشل مرض یا حکم بادشاہ وغیرہ کے ہوا اور نہ گیا تو حناٹ ہوگا قضاء اگرچہ اس سے مراد استطاعت سے استطاعت حقیقی جو قدرت نام پر اور عقارن فعل کے ہوتی ہے مراد یہ ہونا دیا نہ **ف** یعنی فیما بینہ زمین میں حناٹ ہوگا اور قاضی کے نزدیک حناٹ ہو جائیگا **ص** اگر کسی شخص نے حلف کی کہ باہر نہ جائیگا مگر اس کے اذن سے تو ہر بار نکلے کیواسطے اذن چاہیے اور اگر نکل گیا بغیر اذن کے اس کے لکھا بھی تو حناٹ ہو جائیگا اور اگر یہ کہہ کہ باہر نہ جائیگا یہاں تک کہ اذن سے نکلے تو ایک بار اذن کافی ہو اور اگر کسی شخص کی عورت نے ارادہ کیا نکلے گا تو اس سے کہہ کہ اگر تو نکلے گی تو طوطا ہی ہو اور وہ بیٹھ گئی اور پھر نکل تو حناٹ ہوگا اور اسی طرح اگر عورت نے نوٹری کے ہاتھ کا ارادہ کیا اور خداوند نے اس سے کہہ کہ اگر تو مارے گی اسکو تو طوطا ہی ہو اور اس سے اسکو چھوڑ دیا پھر رات حناٹ ہوگا **ف** یعنی عورت دو نوجو ہو تو میں میں طلقہ ہوگی **ص** اور اگر کسی شخص نے ایک سے کہہ کہ صبح کا کھانا میرے ساتھ کھا اور اس سے کہہ کہ اگر صبح کا کھانا کھاؤں تو غلام میرا آزاد ہو تو شرط حناٹ کے واسطے یہ ہو کہ اسی وقت اس کے ساتھ کھاے **ف** اور اگر اپنے مکان کو جب کہ پھر آئے کھا نا کھا یا تو حناٹ ہوگا ہدیہ **ص** اور جو کہہ کہ اگر کھانا صبح کا کھاؤں آج کے روز تو غلام میرا آزاد ہے **ف** یعنی لفظ آج کے روز کا زیادہ کیا **ص** تو جہاں صبح کا کھانا اوس دن کھا و گیا حناٹ ہو جائیگا اور اگر حلف کی کہ نہ لے کے جانے پر سوار نہ ہو نکلا بعد اس کے نہ لے کے غلام مازوں کے جانے پر سوار ہوا تو اگر غلام دیوں ہو تا کہ دین اسکی قیمت اور کسب کو محیط ہو تو

یہ کہ عورت میں
استطاعت ہو
کھٹے میں نہ جائیگا
بعض حالات میں
یہ کہ کوئی بالغ خانی
دیگر کوئی شخص نہ ہو
منہ مد نظر

برکت سے ہیں کچھ غصے کو جو بھی پکا نہ ہو اور رطب کہتے ہیں اوس غصے کو جو پک گیا ہو اور تازہ جو بھی خشک نہ ہو اور کھجور کہتے ہیں اوس غصے کو جو پک کے خشک ہو گیا ہو اور زنب اوس غصے کو کہتے ہیں جو پکا شروع ہو گیا ہو تو وہ کچھ لمبے مزہ ہوا اور کچھ تیز
ص اور اگر حلف کی کہ گوشت نہ کھاؤ گا اور پھل کھائی یا گوشت اور چربی نہ کھاؤ گا اور در نہ کھا لیا تو حاشا ہو گا اور اگر قسم کھا
 کہ نہ نزدیک رطب کو اور نہ ایک خوش بے کاکہ اوس میں ایک رطب بھی ہو تو بھی حاشا ہو گا **ف** اس واسطے کہ اعتبار غالب
 کو ہو اور غالب بر **ص** اور اگر قسم کھائی کہ رطب نہ کھاؤ گا یا بستر کھاؤ گا یا رطب اور سرد و نون نہ کھاؤ گا اور رطب
 کھا یا تو تینوں صورتوں میں امام صاحب کے نزدیک حاشا ہو گا اور اگر حلف کی کہ گوشت نہ کھاؤ گا اور چکر یا و جھڑی یا سوسکا
 یا آدمی کا گوشت کھا یا تو حاشا ہو گا اور ہمارے دستور کے موافق حاشا ہو گا اس واسطے کہ مگر اور او جھڑی کو گوشت نہیں کہتے
 اور سور اور آدمی کے گوشت سے حاشا ہو گا کیونکہ وہ دونوں گوشت ہیں اگرچہ حرم نہیں اور نہ کہتے ہیں اوس کھانے کو
 جو طلوع فجر سے ظہر تک ہوا و رشتا اوس کو جو ظہر سے آدمی رات تک ہوا و رشتا اور سے جو آدمی رات سے طلوع فجر تک ہو
ف تو اگر کسی نے حلف کی کہ خدا نہ کھاؤ گا اور طلوع فجر اور ظہر کے مابین میں میر ہو کہ کھا لیا حاشا ہو گا **ص** اور جو
 قسم کھائی کہ نہ پہنوں گا یا نہ کھاؤ گا یا نہ پکھاؤ گا اور نیت کرے عین کی صحیح ہوگی نہ قصداً نہ دیتاً اور اگر کہا کہ نہ پہنوں گا یا نہ
 کھاؤ گا یا نہ پکھاؤ گا مگر نہ پہنوں گا یا نہ کھاؤ گا یا نہ پکھاؤ گا اور نیت کی عین کی تو صدق کیا جاوے گا یا نہ نہ قصداً مسئلہ اور اگر چاہے
 کہ آج کے دن جو اس کو زے میں پانی ہو پکھا یا اگر میں آج اس کو زے کا پانی نہ پیوں تو عورت میری طلاق ہو جائے گی تو اب
 کو زے میں پانی نہ پیا ہو اور اوس کو اگر او یا حاشا ہے اوس پر روز و طہرین کے نزدیک حاشا ہو گا اور امام ابو یوسف کے
 نزدیک حاشا ہو گا اور اگر وہ شخص ان الفاظ کو مطلق کہے قید آج کی نہ لگا دے اور کو زے میں پانی نہ پیا ہو حاشا ہو گا
 کے نزدیک اور امام ابو یوسف کے نزدیک حاشا ہو گا اور اگر تھا اور رہا دیا گیا تو سب کے نزدیک حاشا ہو گا اور اگر قسم
 کھا کر کہ میں آسمان پر چڑھوں گا یا اس پتھر کو سونا بناؤں گا یا فلاں کے قاتل کروں گا اور مانا ہو کہ وہ پتھر قسم منقذ ہو کہ
 ٹوٹ جاوے گی اس لیے کہ یہ امور ممکن عادی نہیں ہیں اور امام زفر کے نزدیک قسم منقذ ہوگی اور جو یوں کہما کہ ابھی پوی کوئی نازو
 بعد اوس کے اوس کا لگدایا مال کھینچے یا دانت سے کاٹ لھا یا تو حاشا ہو گا اور اگر زوج سے کہما و الدین تیرا سوت کا تا ہوا
 اگر پہنوں تو وہ ہی ہو اور عورت نے اوس کو کا تا پھر مرد نے بنا اور پہنا تو وہ ہدی ہو جاوے گا **ف** یعنی کہ میں چاہتا
 تا کہ صدق کیا جاوے فقہ **ص** اور صاحبین کے نزدیک اگر زن حلف کرے کہ روئی اسکے لک میری تھی اور عورت نے کا تا روئی
 اوس سے منافق حاشا ہو گا ورنہ نہیں اور جو کہے کہ زیور نہ پہنوں گا پھر سولے کی انگشتی پہنی تو قسم ٹوٹ جاوے گی نہ چاندی
 انگٹھی پہنتے سے اور صاحبین کے نزدیک ہاتھ یوں کا اگرچہ جڑو نمو سے زیور میں داخل ہو اور اوس پر فتویٰ ہو
ف ہا و امام صاحب کے نزدیک ہاتھ یوں کا اگر جڑو نمو سے تو زیور میں داخل نہیں اور جڑو نمو سے تو سب کے نزدیک
 زیور میں داخل **ص** اگر یوں کہے کہ اس فرش پر نہ سوؤں گا پھر اوپر ایک دوسرا فرش بچھا لیا گیا اور اوپر سو رہا ہے
 کہ میں نہیں پر نہ بیٹھوں گا پھر فرش پاچائی پر بیٹھے یا کہے کہ اس چوکی پر نہ بیٹھوں گا اور اوپر دوسری چوکی رکھی گئی اور اوپر
 بیٹھا تو ان صورتوں میں قسم نہ ٹوٹے گی لیکن اگر فرش پر پانچ بچھا کر سو بیٹھا یا زمین پر اپنا لباس بدن رکھ کر بیٹھا یا

فرش ڈالکر بیٹھے گا تو قسم ٹوٹ جاوے گی اور جو حلف کرے کہ فلاںے کام کو نہ کروں گا تو تمام عمر میں جب کہ کچھ قسم ٹوٹے گی اور جو کہے کہ کروں گا تو کبھی اگر کچھ قسم نہ ٹوٹے گی اور اگر کہے کہ مجھے یہاں خانہ خدا کو کہے کہ طرف واجب ہو چکا ہوں یا عمر بیدل کرے اگر ان میں ہوا رہو گا تو دم دینا پڑے گا **ف** یعنی کہ مری نہ کرنا پڑے گی **ص** برخلاف اس صورت کے کہ کہ مجھے نکلتا یا خانہ خدا کو جانایا پیادہ روانہ ہونا عمر یا سید صرام یا صفا یا مرہ کو واجب ہو کہ ان صورتوں میں حج پیادہ کرنا لازم نہیں ہے **ف** بلکہ بیدل گھر سے نکلتا لازم ہے اور صاحبین کے نزدیک حج اور عمرہ بیدل لازم آوے گا **ص** اگر کہے کہ میرا غلام آزاد ہو کر میں اس برس حج کروں پھر مدعی حج کا ہوا و دو گواہ کو ایسی دین کے شر کے کہ وہ کوئی نہ من تھا تو قسم نہ ٹوٹے گی اور غلام آزاد نہ ہو گا شیخین کے نزدیک **ف** اس لیے کہ حج کرنے پر شہادت نفی پر شہادت ہی اور وہ مقبول نہیں **ص** اور امام محمد کے نزدیک آزاد ہو گا اور اگر کہے کہ میں روزہ نہ کھو گا تو روزے کی نیت سے ایک ساعت کا روزہ کہنے سے کیا قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر کہے کہ میں ایک روزہ یا ایک دن کا روزہ نہ کھو گا تو بغیر تمام دن کے روزے کی قسم نہ ٹوٹے گی اور اگر کہے کہ میں نماز نہ پڑھو گا تو ایک رکعت کے پڑھنے سے قسم ٹوٹے گی نہ اس سے کہ میں اور اگر پوری نماز نہ پڑھو گا تو دو رکعت پڑھنے سے قسم ٹوٹے گی ایک رکعت پڑھنے سے نہ ٹوٹے گی اور اگر کوئی شخص یوں کہے کہ اگر تو یہ جتنے تو دعا پڑھی یا نودائی کو کہے کہ تو آزاد ہو اور اس کے پچھلے پچھلے ہوا تو شخص کی قسم ٹوٹے گی یعنی طلاق پڑے گا اور نودائی آزاد ہوگی لیکن اگر اس نے کہا تھا کہ اگر تو پچھلے تو وہ بچا آزاد ہو اور اس کے پچھلے پچھلے ہوا پھر زندہ پیدا ہوا تو وہ بچہ زندہ آزاد ہوگا امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک آزاد ہونا کیونکہ قسم ٹوٹے ہی چھٹے سے تمام ہو گئی مسئلہ اگر قسم کھائے کہ فلاںے کا قرض آج ادا کروں گا پھر درم اولیہ کو چھوٹے ہیں یا چھوٹے نہ ہوں یا کسی اور کے ہوں یا قرض کے عوض میں کوئی چیز بیچ ڈالی اور قرضدار نے اس کا قبضہ کر لیا تو قسم پوری ہو جاوے گی اور اگر اگلے کے ہوں یا تین برت کے **ف** یعنی اوپر اور نیچے کی برت جائز کی اور اندر کی تانبے کی اور ایسے درہم کو عربی میں ستوقہ کہتے ہیں **ص** یا قرض خواہ اس قرضدار کو قرض بیکارے تو قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر حلف کی کہ میں اپنے قرض کے وصول کرنے میں ایک درم کو بدو نہ دوسرے درم کے نہ لوں گا **ف** یعنی کل قرض کو متفرق نہ لوں گا **ص** پھر کچھ قرض قبضہ کیا تو قسم نہ ٹوٹے گی جب تک کہ تمام قرض کو علیحدہ علیحدہ وصول کرے اور ضروری بدائی سے قسم نہ ٹوٹے گی کہ قرض کے اوامین اس قدر صلح کی ضرورت ہو اگر فی ہشتا قول قول کے دینا **ف** یا پھر کھانا یا نانہ **ص** اور اگر کہے کہ میرے پاس اگر ہو گا سو تو ایسا ہوا پر پاس کا مالک ہی تو قسم نہ ٹوٹے گی بلکہ سو سے زیادہ کا مالک ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور جو کہے کہ ریحان کو نہ دوں گوشت کا اور بعد اس کے گلاب بھول کر یا بیابان سو گھا حاشہ ہو گا اس لیے کہ ریحان اس سبز خوشبو کا نام ہے زمین تہ نہ ہو کہ کھڑا ہے پس اس کو گلاب کے پھول یا بیابان بھول پر نہ بولیں گے اور خوشبو اور گلاب اگر قسم میں کہے تو اس کے بھول کے تہ مابہو گئے نہ اس کے پڑکی شاخیں اور پڑیا

باب الحلف بالقول

اگر قسم کھائے کہ فلاںے سے نہ دوں گا پھر اس کو سوتے میں پکارا کہ وہ جا لے گا تو قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر اس سے کہا تھا کہ اس سے بغیر کسی اجازت کے کلام نہ کروں گا اور اس شخص نے اجازت تو دی مگر اس کو اجازت کا حال بدل دیا

اور امام صاحب کے نزدیک
یہ قسم تمام نہیں ہے
کیونکہ یہ قسم تمام نہیں ہے
نہ پچھلے پچھلے ہوا ہو
نہ بچا آزاد ہو اور اس کے
پچھلے پچھلے ہوا پھر زندہ
پیدا ہوا تو وہ بچہ زندہ
آزاد ہوگا امام صاحب کے
دیکھ کر

اور کلام کی کتاب بھی قسم ٹوٹ گئی اور امام ابو یوسف کے نزدیک نہیں ٹوٹ گئی اور اگر کہہ کہ اس ٹوٹنے کے ناکست سے یا اس جی اس سے
 نہ ہو تو گناہ واجب اور سزا ہے اور اگرچہ ڈالا اور ڈھکے اور چھڑا ہو گیا کلام کیا تو حائث ہو جاوے گا اور اگر کہہ کہ اگر اس بندے کو
 خرید کروں یا بیچوں تو آواز ہو پھر اوسکو جائز ہے یا بیچا تو قسم ٹوٹ جاوے گی یعنی وہ غلام آزاد ہو جاوے گا اور اگر کہہ کہ میں سکو
 نہ بیچوں تو ایسا ہو مثلاً عورت میری طالق ہو پھر اوسکو آزاد یا بکر یا دوسرے قسم ٹوٹ جاوے گی اسی سلسلے کے نہ بیچنا تحقیق ہو گیا اور
 جو کلام ایسے ہیں کہ اوسکو خواہ آپ کرے یا دوسرے کو اس کے کرنے کی اجازت دے اور وہ کرے تو دونوں صورتوں میں قسم
 ٹوٹ جاتی ہے یہ ہیں حج اح و طلاق اور صلح اور آزاد کرنا اور رسکتاب بنانا اور قیل حد سے صلح کرنی اور یہ کہ اگر قسم نہ دینا
 اور فرض دینا اور قرض لینا اور امانت رکھنی یا امانت لینا اور مانگنے چیز زنی یا لینی اور جانور کو بیچ کرنا اور غلام کو مارنا
 اور قرض ادا کرنا یا اپنا وصول کرنا اور گھر بنانا اور سینا اور کسی چیز کو اوتھا کرنا لادنا گداں اور سکو اکر اٹھو کر گیا یا دوسرے سے
 کرے کہ کو گیا اور وہ کر گیا تو دونوں صورتوں میں قسم ٹوٹ جاوے گی اور جو کلام کہ اونا آپ کرنے سے قسم ٹوٹتی ہے اور دوسرے کے
 اوسنے کرنے کی اجازت دینے سے قسم نہیں ٹوٹتی وہ یہ ہیں بیچنا سوا لینا شہید کرنا قزوری پر کلام لینا کسی آل کے ہٹے تین
 صلح کرنا تقسیم کرنا مقدمات میں جواب دہی کرنا اور لے کر مارنا گداں میں اگر قسم کھائے کہ میں نہ کر تو گناہ تو ایسا ہے کہ
 اور اگر دوسرے شخص اوسکی اجازت سے یہ امور کرے تو اوسکی قسم نہ ٹوٹ گئی اور اگر یہ کہے کہ میں نہ کر تو گناہ اور قرض یا بیچ یا
 یا تمہیل کرے یا تکبیر کہے نہ مارے اندر یا باہر تو قسم نہ ٹوٹ گئی اور امام شافعی کے نزدیک ٹوٹ جاوے گی **ف** اول اہل اہم
 کی یہ کہ عورت میں سکو حکم نہیں کہتے بلکہ تلاوت اور بیچ اور تمہیل اور تکبیر کہتے ہیں **ص** اور اگر یوں کہے اپنی عورت
 کہ تو طالق ہو جس دن میں فلان سے کلام کروں تو اس سے دن اور رات دونوں سمجھے جاوے گیے اور اگر اوسنے قسم
 وقت اس کلام سے دن ہی کی نیت کی نہ رات کی تو مان لیا جاوے گا اور امام ابو یوسف کے نزدیک رات کی روست قول
 اوسکا معتبر ہوگا اور قاضی اسکی تصدیق نہ کرے گا لیکن اگر یہ کہے کہ جس رات فلاں سے ہو یوں تو ایسا ہو تو اس کلام سے نہ
 رات ہی مراد ہوگی دن نہیں تصور ہوگا اور اگر کہے کہ اوس سے نہ ہو تو گناہ گراں صورت میں نہ کرنا تھا ہے واجب تک نہ زید او
 پھر اوسنے زید کے لئے کہ اول اوس سے کلام کیا تو قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر کہہ کہ اسے کلام کیا تو قسم نہ ٹوٹ گئی **ف** او
 اگر زید مر جائے تو حکم کا کیا ہو گا یا یہ **ص** اور اگر قسم کھائے کہ فلاں کے غلام سے نہ ہو تو گناہ فلاں کے
 اس غلام سے نہ ہو تو گناہ اور پھر وہ غلام اوس شخص کا نہ **ف** مثلاً اوسنے بیچ ڈالا اور بعد اوسکے اوس سے کلام کیا
 تو قسم نہ ٹوٹ گئی اور جب کہے کہ فلاں کے دوست سے یا زوج سے کلام کروں گا فلاں کے گھر میں داخل نہ ہو گا اور پھر بیچ
 دوست دشمن ہو گیا اور زید مر جائے تو گئی اوسے کلام کیا اور جب گھر اسی کی ملک سے نکل گیا اوس میں داخل ہو تو حائث ہوگا اور
 اگر زید کہے کہ فلاں کے اوس دوست سے یا اس زوج سے کلام نہ کر تو گناہ فلاں کے اوس گھر میں داخل نہ ہو گا تو حائث
 ہو جاوے گا **ف** اور یہ نہ ہے کہ امام ابو یوسف نے امام ابو یوسف کا یہ قول اور اگر قسم میں لفظ انہیں اور الزمان یا ان دونوں
 کو کر کے یعنی جن اور زمان کہدا تو یہ وقت پھر جینے کا ہوگا اگرچہ نیت نہیں کی **ف** اوس سلسلے کے فیما بین انہی
 ہر دو کہ **اللہ** جن میں مسنون اور یہاں جن سے زمانہ قلیل مراد ہو کر بھی اوس سے چالیس برس مراد ہوتے ہیں

نو وہ آری تو یہ قول ادا سوخت و رست ہر کہ جس کو مٹی کی گولیاں ہو وہ ادا سوخت و رست کی ملک میں ہیں اور اگر ادا سوخت و رست کا
 نہ ہو تو آزاد ہوگی اور جو کہ جتنے سیرے ملکوں میں سب آزاد ہیں تو اس نقطہ سے ان کے غلام اور ام ولد اور دیگر سب
 آزاد ہو جائیں گے اور کاتبہ آزاد ہو جائیں گے کہ اگر وہ کسی بھی نیت کے نو آزاد ہو گئے اور جو تین غلاموں میں کہ ایک
 آزاد ہو گیا یا دو یہ تو میرا آزاد ہو گا اور پہلے وہ میں بولی کو اختیار ہو گا کہ جسکو چاہے آزاد کی کے لیے میں کہے اور کسی
 ملک میں طلاق میں جو عورتوں کے **ف** یعنی تیسری طلاق ہو جائیگی اور پہلی و دومین شوہر کو اختیار دیا جائیگا جسکو چاہے
 طلاق کے لیے میں کہے **ص** اور داخل ہوا نام تخصیص کا جسکے معنی واسطے ہیں بیچ اور شرا و راجاہ اور زرگری یا دیگر
 اور مکان بنانے پر اس بات کو چاہتا ہو کہ وہ فعل میں شخص کی اجازت سے ہووے جسکے ساتھ اس کو مشرک دیکھا ہو اگر وہ شخص ملک
 اس میں چڑھا ہو یا نہ ہو مثلاً یہ کہے ان بعد لاک تھا بائینی اگر تیرے واسطے پہچان پڑا تو اس کے یہ معنی ہیں کہ تیری اجازت
 پہچان تو اگر لینا ہو اس کی اجازت کے لیے چاہتا ہوں تو اگر اگر لام میں چہرہ کی ذات پر داخل ہوا ایسے فعل پر جو غیر سے نہیں کہ
 جیسے کہ انا میرا اندھا بنا تو کہے کو ہا تا تو وہ چاہتا ہو اس بات کو کہ وہ شو شخص کی ملک میں ہو مثلاً یوں کہے ان بعد
 خوابا لک میں لین چوں کہ ہر اجہ تری زبان لام ثوب پر داخل ہو بیچ پر تو اس صورت میں اگر اس کا کڑا بغیر اس کی اجازت کے
 بیچ چاہتا ہو گا **ف** اور باقی مثالیں اصل میں مذکور ہیں اور چاہا جائیے کہ لام کے لٹنے سے غرض ہے کہ جو بارہ مرتبہ فعل
 ہوں یا اس میں کہ کھٹ پڑیں اور اگر شخص نیت اسکے سے اس کے یعنی غفلتوں میں ہو تو لام کو فعل پر پڑے اور معنی وہ ہے جو لام کو
 چیز پر داخل کرنے سے ہوئے ہیں یا اس کا اوٹن کرے تو اس کی بات مانی جاوے گی ایسی صورت میں کہ اس کی نیت کے مطابق ہی کہنے
 اس کا نقصان ہو یا نہ ہو اور اگر اس کی حرکت کو مافی معنی لینے سے اس کا فائدہ ہو تو ہوا ہو گا تو لینے چاہئے کہ اس کی حرکت
 اپنے فائدہ سے کہ کہ تو نے میرے اوپر اور بی بی چاہی اور مرد نے جواب میں کہا کہ جو عورت میری یہ وہ طالق ہو تو وہ عورت بھی طلاق
 ہووے گی اور اگر کہے کہ نیت میری یہ تھی کہ سوا اس عورت کے تو خدا خدا اس کا اعتبار ہو گا اور قاضی عہد مبارک نے یہ لفظ

کتاب محمد و

یعنی سزاؤں کا بیان

[illegible]

لا
تجربہ ہو سکتا ہے
اوپر کے دنوں
اور آفتوں میں اس کو
جو اندیشہ ہو
جنہوں نے توبہ کی
استغفار کیا

کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ناسکے شہداء اعلیٰ میں لکھا اور فرمایا شجرہ بانی ایمان کو بے شہداء اور رسالت
کیا اور یسلیٰ نے اپنے مسند میں کہ جلال میں میرے تحت لگائی شجرہ بن جاکو ساتھ زندگانی میں حوریت سے سدا دھاریا آوے
یہ قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تب فرمایا آپ نے لاؤ چار گواہ ورنہ حد لگا اپنی پشت میں اور روایت کیا اور مسکو
بخاری نے اور ابو یوسف نے آقا ہی پر کہ لا بیٹہ ورنہ حد لگا اپنی پشت میں **ص** اور اگر لفظ و علی اور جماعت سے گواہی دینگے
تو ثابت ہوگا کہ جو بوقت وہ شہادت دین تو ماکم شرح او سنہ یون پوچھے کہ زندگیاں چہرہ اور کس طرح ہوا اور کہاں ہوا اور
کتب ہوا اور کس شجر سے زندگانی **ف** اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تھا مگر شیخ ایسا ہی روایت
کیا ان حدیثوں کو ابو داؤد اور نسائی اور عبد الرزاق نے نہ صنف میں **ص** اس واسطے کہ بعض آدمی ہر طبعی حکم کو نہ سمجھتے
اور شرح میں اطلاق اس کا غیر اس فعل پر ہوا ہی حدیث میں آیا ہے کہ دونوں آنحضرت نے زندگانی میں **ف** روایت کیا کہ
کتب صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگانی میں **ص** اس واسطے کہ بہت مدت ہو جانے لگا کہ یہ سب گواہوں کے اور عورت سے اس واسطے
کہ کبھی علی اور کبھی شہداء سے ہوتی ہیں **ف** ایسے حدیث ہاں میں **ص** پس اگر وہ گواہ سب باتیں بیان کر دین اور یوں
کہ جیسے اس کو اس حوریت سے زندگانی کے اس واسطے کہ جیسے سرمدانی میں ملائی اور ان گواہوں کی عدالت بھی ظاہر اور
خفیہ تحقیق کر لیا جائے تو قاضی کو مکتبہ کا سبب یا ذکی شہادت کے کر دیوے **ف** اور عدالت ظاہری شہداء
کی اتنا کر کے دفع کا کوئی چیز نہ ملے اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دفع کرو حد کو جو باقی
کو استطاعت رکھو تم روایت کیا اور مسکو ابو یوسف نے مسند میں ابو یوسف سے اس واسطے کہ اسی لفظ کے اور روایت کیا اور مسکو زندگانی
حضرت عائشہ کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دفع کرو حد کو مسلمانوں سے جہان تک کہ قدرت رکھو اور اگر
کوئی صورت تھے تو مجھ پر وراہ اس کی کہ نام بہتر ہو خطا اس کی بخوبی خطا سے اس کی عقوبت میں کہ تمہاری زندگی میں
پہچانتے ہیں ہم اس کو مرفوع مگر حدیث محمد بن ربیع سے اس سے زیادہ میں زیادہ سے اور یہ ضعیف ہے اور کتنا اعلیٰ میں
روایت کیا بخاری سے کہ یہ زندگانی حدیث ہے اور جو حدیث ہے لیکن صحیح کیا اور مسکو کا کہنے اور وہی نے اس کا تنقیب کیا
بسیبہ معنی زندگانی کے کہا یہی ہے کہ وہ موقوف اقرب بہ طور و اب کے **ص** اور زنا اس طرح بھی ثابت ہوتا ہے کہ
زندگیاں ہو وہ چار مرتبہ اپنی چار مجلسوں میں اقارار زندگانی کرے اور جب وہ اقارار کرے تو قاضی اس کے اقارار کو نہ
ف یعنی تین بار زندگانی اور جو مرتبہ میں قبول کرے اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک ایک ہی بار اقارار کافی ہے اور دلیل
ہماری یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت حد کی ماعز پر بیان کیا کہ اقارار کیا انھوں نے چار مرتبہ چار مجلسوں میں
اور یہ حدیث بھی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں اور یہ زنا سے روایت کیا مسند میں اور اس میں ہے کہ اقارار کیا اور اس نے
زندگیاں چار مرتبہ اور آپ زندگانی تھے اور مسکو حدیث **ص** اور اس سے زندگانی حقیقت اور وقت اور عہد اور کیفیت وغیرہ
اور نہ کوئی دلائل ہے پس اگر وہ سب بیان کر دے تو قاضی کو مستحب ہے کہ اس کو نکال دے ان لفظوں سے تعلیم کے
کہ شہداء نے اسے لکھا ہوگا یا ہر سب لکھا ہوگا یا شہداء سے حجت کی ہوگی **ف** اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ ہمارے ہاں سے مرد کو لے کر آؤ اور عورت کے **ص** یعنی مرد کے **ف** اس واسطے کہ روایت کیا کہ عبدالرزاق
ابن سعید سے کہ انھوں نے نہیں جانتے کہ اس امر میں کیا کرنا اور وہ **ص** یعنی زمین میں لگا کر گھسیٹ کر ناریں یا پکڑ کر
مارنے وقت ہاتھ کو سر پر کھینچیں تاکہ جوٹ سخت نہ لگے یا یکہ کوڑے کو مار کر نہ گھسیٹیں کہ نہ نرم کرے اور مالک اپنے
غلام کو وہ دن و نیاں شاہ کے صدمہ سے **ف** اور امام شافعی کے نزدیک مارے اور ہاری دلیل قول ہے جو حضرت علی
علیہ السلام کا چہرہ پر جانکوں کی طرف ہیں حدود او قصبات اور جمعات اور عینیت روایت کیا او سکھو صاحب نے بھی اس سے
اور ابن عباس اور ابن الزبیر سے مروی ہے اور عورت کے کپڑے مذاق سے جاوین سولے پوسٹین اور روئی کوڑے
اور ہادی ہاشم شاہ کے اور جابر بن ابی اس کے سنگسار کرتے کو ایک گڑھا کھودیں اس واسطے کہ گڑھا کھودا تھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اس عورت کے چھاتی تک اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہدایہ **ص** نہ مرد کے لیے **ف**
اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گڑھا نہیں کھودا واسطے ماحرکہ کے ہدایہ **ص** اور محسن ہیں کوڑے مارنا
اور سنگسار کرنا دونوں نہ کیے جاوین یعنی دونوں سزا نہ دینی چاہیے **ف** اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جمع نہیں کیا ہدایہ **ص** اسی طرح غیر محسن میں جلا وطن اور کوڑے مارنے نہ چاہیں **ف** اور امام شافعی کے
نزدیک غیر محسن ہیں کوڑے بھی مارے اور جلا وطن کوڑے اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر جب مارے سے
بکڑے تو کوڑے ہیں اور جلا وطن کو ایک سال کی روایت کیا او سکھو سلم اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور علی بن ابی طالب
کلام اس کی اور یہ حدیث نسخ ہو اور روایت کیا عبدالرزاق نے سعید بن المسیب کہ جلا وطن کی آنحضرت رضی اللہ عنہ نے امیر بن معلک
میں جبر کے اور وہ گلیا پر قتل سے اور رضی بنو گیا تو فرمایا حضرت عثمان نے نہیں جلا وطن کوڑے مگاہن ایک سیل کی **ص** مانگ
حکم سے اسے صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واسطے چند روز کو جلا وطن کر دے تو درست ہو اور جابر اگر سزا سنگسار کی کی ثابت ہو تو سنگسار
کیا جلا وطن کوڑے لگائے جاوین جب تک چھاتھوں **ف** اس لیے کہ سنگسار کرنے میں قصود و ماؤ الدنا ہی میں ہارو
تندرست برابر ہیں اور کوڑے مارنے میں غرض جوڑکے دنیا ہی سار دانا پس شاید بیمار حالت مرض میں کوڑے سزا سے واسطے
استقامت ضروری ہدایہ **ص** اور حاملہ عورت زکے سے رحم کی جاوگی بعد وضع حمل کے اور کوڑے لگانا بھی نہیں

باب بیست و نہ میں جو حد اور غیر موجب کی بیان میں

حد و شیعہ سے اس کا ظہر جانتے ہیں **ف** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفع کو نہ دے کہ حد کو نہ دے کہ
روایت کیا او سکھو امام ابو حنیفہ سے مسند میں اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے حضرت عمر بن الخطاب سے کہ فرمایا اپنے
المرکز میں جو قوت کر دے حد کو ساتھ شہادت کے تو ہر سولے سے کہ قائم کر دے میں اونکو شیون سے اور ایسی ہی
قل کیا تھا اور عبد اللہ بن سعد اور عقبہ بن حافر سے اور شریح کہ یہی نے قول سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کہ نفع کو نہ دے
شیون کے سبب سے **ص** اگر نفس صحبت میں شہد لایا ہو یا شہد مردی اپنے گمان غالب میں او سکھو
بجیسے علی کہ یہ شہد ایک بیان کیا اور علی رضی اللہ عنہ نے اس کو نہ دے کہ اس میں جو صحیح نہیں ہے اور اس
سے جو بات حق کی حد میں نہ لایا کو مطلق نہ لینا لے کے دیا ہی لایا ہے بعد میں جن کے ہر گمان سب سے روئے ہیں اگر اس

اور نہ میں قوم و محرت اور گواہ کسی پر چرند نہ گوئی اور اگر گواہوں نے ایک محرت کے زنا پر شہادت دی حالانکہ ایک محرت کے
دیکھنے کے لئے کہ یہ بکری و بٹنی ہوتے کے ساتھ ہم بہترین بنی ہوئی یا گواہ بیکار ہیں یا گواہی دیوں کہ بکرا گواہوں متبر سے اس شخص پر زنا
کی گواہی دی ہو گواہ کو وہ گواہ بھی بعد اس کے اس نے باکر گواہی دین تو اس صورت میں کسی پر چرند نہ جا رہی ہوگی تبسب کو گواہی دی اور
گواہوں پر اور اگر گواہ اندھے ہوں کسی کی ہنا کے بہتان میں صدا کو گواہ کہنے ہوا چار کی جگہ کہ میں ہوں یا کوئی اور نہیں ہے
صدا کو غلام ہوں تو ان صورتوں میں گواہوں پر چرند لگے کی نہ اس شخص جس پر چرند انھوں نے گواہی دی ہو اگر کسی شخص کو گواہوں
گواہی سے صدا رہی گئی پھر معلوم ہو کہ ایک گواہ غلام تھا یا بہتان کی علت میں نہ اپنا چکا ہو تو چاروں پر چرند کے بہتان کی جارہی
ہوئی چاہیے اور اس اول پر دو کو چرند کے سبب سے حد کی اور زخم یا چوٹ کو بھی ہو سکا تا کہ کسی پر لازم نہ آجگا اور صاحب کے
نزدیک بیت المال میں سے دایا ہوا چکا اور اگر کوئی گواہی سے وہ سنگسار ہو گیا ہو چکا تو اس کا خون بہا وارثوں کو بیت المال سے
دایا جاوے گا اور اگر بعد اس کے جرم کے ایک گواہ پھر گیا تو اس کو سنگسار بہتان زنا کی دکان یا مگوئی اور امام زفر کے نزدیک
نہ دکان یا مگوئی اور چوٹ یا خون بہا کا تاوان لیا جاوے گا اور امام شافعی کے نزدیک قصاص قتل ہوگا اور جو اس کے
سنگسار کرنے سے بیشتر اگر کوئی گواہ پھر گیا ہو تو چاروں کو حد لگے گی اور جرم بیت نہ ہوگا اور امام محمد کے نزدیک فقط مجبور ہوا
لگے کی اور اگر بائع گواہوں میں سے ایک پھر چلاوے گا تو اس پر بہتان زنا کی سنگسار لازم نہ ہوگی لیکن اگر دوسرا گواہ اور پھر گواہ تو اس
دو فوج کو حد یا مگوئی اور دو فوج کو حد چوٹ یا خون بہا نہ ہوگا مسئلہ اگر ایک شخص پر جرم کا حکم ہو اور دوسرے نے
جرم کی جگہ اس کو سکوت وار سے مثلاً مار دایا گواہوں کا تکریم نہ کر کے کیا اور پھر بعد جرم کے معلوم ہونے کے غلام تھے
یا کافر تھے تو اول صورت میں وہ قاتل اور دوسری صورت میں مکر کی خیر یا کا خناس ہوگا فائز کی اس شخص کو کہتے ہیں
جو گواہوں کا حال ٹھیک ٹھیک بتاتا ہے کہ یہ عادل ہیں شہادت کے قابل ہیں یا نہیں **حد** اور اگر وہ شخص جس پر جرم کا حکم ہو
سنگسار کیا جاوے اور پھر وہ گواہ غلام نکلیں یا وزیر کے آؤ کا تکریم نہیں کیا تھا تو خون بہا او سکایت المال میں ہوگا اور صاحب کے
نزدیک سب صورتوں میں خون بہا بیت المال ہی میں ہوگا اور اگر زنا کی گواہی نہ گواہ یا فطہ کہیں کہ جتنے قصدا زانی اور زانیہ کی طرف
دیکھا تو ان کی شہادت قبول کی جائے یعنی قصدا دیکھنے کے جرم میں شہادت رد نہ کر لی جائے اور جس شخص پر گواہی زنا کی گئی ہو
اور وہ اپنے حصص پہونے سے انکار کرے اور اس کی چور کو کاٹکا اس سے ہووے یا ایک مرد اور دو عورتیں اس کے حصص پہونے
گواہی دین تو اس کو جرم کیا جاوے گا اور امام زفر اور شافعی کے نزدیک جرم نہ ہوگا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے

باب شراب پینے کی حد کے بیان میں

[illegible]

کیونکہ اس کا مفہوم
شہادت و شہرت
مقبول نہیں ہے

یا حد کے برے میں اوس سے کچھ مال لیجے تو یہ جائز نہیں اور امام شافعی کے نزدیک جائز ہو مسئلہ اگر کسی کو کہے کہ اس زانی اور دوسرے نے اوس سے جواب دینا کہہ کر زانی ہی تو دونوں کو حد ماری جاوے گی اور اگر اپنی منگو سے کہے کہ اس زانی اور دوسرے نے اوس سے جواب دینا کہہ کر زانی تو ہی تو عورت پر حد لگائی جاوے گی اور لعان واجب نہیں ہو اور اگر عورت یوں جواب دے کہ میں نے کچھ لیا کیا تو حد اور لعان دونوں باطل ہو جائینگے **ف** اور وجہ اسکی یہل میں مذکور **بوص** اور اگر پہلے اپنے بیٹے کا قاتل کیا پھر کہا کہ میرا نہیں تو لعان کرے اور اگر اول کہے کہ میرا نہیں پھر اقرار کرے تو اس صورت میں اس پر حد لگائی جاوے اور دونوں صدق یوں ہی پیش آوے تو حد ہو گئے اور عورت سے کہا کہ یہ تو کانیزیر یعنی تیرا تو حد اور لعان کچھ نہیں واجب ہو گا اور اگر زانی کا گلی ایسی عورت کو دی جسکے بچے کا باپ معلوم نہ ہو یا جو اپنے بچے کے باپ میں لعان کر چکی ہو **ف** بچے کی قید اس واسطے لگائی کہ یہ بچہ کے اگر لعان ہوا ہو گا تو اسکی نفرت سے حد واجب ہوگی **ص** یا ایسے مرد کو نہ لگائی جسے لوٹنے پر غیر ملوک سے صحبت کی ہو **ف** مثلاً اچان یا بن یا بن یا بنجائی کی لوٹنے سے صحبت کی ہو **ص** یا شہد کی لوٹنے سے یا اوس محلو سے جو پیشہ کے لیے مرام چرشلہ دھوئے یا جو اوسکی بہن یا شاعری یا گلی دی یا اوس سلطان کو جسے حالت فخر میں نہ لگایا ہو یا گلی دی سکتا ہے کہ جو اس مال چھوڑے یا کہ اوسکی کتابت کا محض ہو سکتا ہو تو ان سب صورتوں میں گالی حین والے حد ماری جائے گی اور اگر ایسے شخص کو گالی زانی ہی جسے صحبت کی تھی یا خدمتہ یا آتش پرست لوٹنے سے یا اس کتاب لوٹنے سے یا اسے پہنچنے کی حالت فخر میں اپنی من سے تو اس پر حد ماری جاوے گی یا تو اسے اس اگر سلطان کو گالی زانی منے تو اس پر حد ماری جائے گی **ف** مستان اور کاؤ کو کہتے ہیں کہ دارا ہے دارا اسلام میں امان لیا آیا ہو **ص** اور کوئی جنایتوں کو یا اسے اگر بنی اولیٰ یا کوئی تاجک کا کافی **ف** مثلاً چنہا ہر جے گالی ایسی یا نہ ہر جے نہ لگایا یا شراب ہی تو میر کو اسے ایک ہی کافی یا اگر میر بارہو سے شخص کو گالی دی ہو یا دوسری عورت سے نہ لگایا ہو **ص** اور اگر جس اوسکی مختلف ہی تو ایک حد لگائی جائے گی **ف** مثلاً زانو شراب اور نفرت سب سے ایک حد کافی ہوگی اور امام شافعی کا اس میں خلاف ہو اور دلیل کو جمع اہل میں

فصل تعزیری تادیب اور تعزیر کے بیان میں

تعزیر وہ ہے جو حد سے کم ہو اور اکثر اوسکے اوتنا ایسے کوڑے ہیں **ف** اور دلیل اسکی یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم فرمایا جو شخص کہ بوجھ بارت کسی حد کو غیر حد میں تو وہ ظالموں میں سے ہے روایت کیا اوسکو یہی سننے اور کہا کہ محفوظ ہے کہ یہ حد مسلسل ہوا اور نکالا اوسکو متصل بھی نعمان بن شیبہ سے اور روایت کیا اوسکو ابن ماجہ نے قواعد میں سعد اور امام محمد نے مسند اور اقل حد کا چیس کوڑے ہیں غلام میں تو تعزیر میں اوس سے ایک کوڑا کم رکھا گیا **ص** اور اگر کوڑے تین کوڑے ہیں اور امام ابو یوسف کے نزدیک ایک روایت میں اکثر اوسکے اوٹنی کوڑے اور ایک روایت میں بیشتر کوڑے ہیں **ف** اور دلیہ میں کوڑا ہر شے کے نفل کو اوسکے راکام پر سونپا ہو اور اسی واسطے ہوت سے بھٹانے اوسکی حد میں نہ لگائی **ص** اور امام کو چار ہی کوڑے یا دس دونوں کرے اور مار تعزیر کی سخت تر ہے چھ زنا کی حد میں پھر شراب پینے کی حد میں چھ گالی کی حد میں **ف** یعنی تعزیر سخت یا تھکا دین اور باقی میں بہ ترتیب اور بہ تدریج نرم نرم یا تھپڑے **ص** اگر کوئی شخص غلام یا کافر کو زنا کی گالی دے یا مسلمان کو ان الفاظ سے کوئی کہے یا فاسق کو کانیا حبشہ کی چور آوی جا کر آوی بیچے

اور اگر اس سے کم
چھوڑا تو حد نہیں
ہوگی کوئی حد نہ
ہو سکتا ہو
تو فی الواقع حد
نہ لگائی جائے
اور اگر حد سے کم
ہو تو حد نہیں
لگائی جائے

توسب کا ہاتھ کاٹا جاوے گا **ف** اسواسطے کہ ہر ایک نے مقدار نصف ہرقے لیا تو سب سارق ٹھہرے **ص** اور پھر
ہاتھ اس کاٹنے کی لکڑی یا تیرے کی پھڑ یا آسوس یا مندل یا سبز گدین **ف** یا او کسی رنگ کا ہو **ص** یا یا قوت یا زبرد
یا موتی یا برتن یا دروازے لکڑی کے ہون چڑے اور نہ کاٹا جاوے گا ہاتھ شیخیر کے چیلے میں مندا لکڑی اور گھاس اور
نرکل اور مچھلی اور پرندہ اور شکار اور ہر تال اور گرو اور چنان **ف** اسواسطے کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے نصف میں شیخیر
سے کہ کہا انھوں نے نہیں کاٹا ہاتھ ہاتھ چور کا زائد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شیخیر میں اور پرندے میں اسواسطے
نیک کاٹا جاوے گا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قطع ہر پرندہ میں نہ کر گیا او کو صاحب ہدایہ نے اور یہ حدیث مرفوعہ
نہیں ملی بلکہ روایت کیا عبد الرزاق نے حضرت عثمان کا قول کہ نہیں قطع ہر پرندہ میں اور مچھلی میں سب قسم کی مچھلی داخل ہوا
اسی طرح پرندہ مرغی اور بط اور کبوتر وغیرہ **ص** اور ان شیخیر میں جو صلی ہوا جاتی ہو مثلاً وہ وہ او گوشت اور زردی میں
ف اسواسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہاتھ کاٹا ہر سوے میں اور نہ پھل میں خوسے کے روایت کیا
او کو امام احمد اور اصحاب نے اور صحیح کیا او کو ترمذی اور ابن حبان نے اور فرمایا کہ نہیں ہاتھ کاٹا ہر شیخیر میں روایت کیا
او کو ابو داؤد نے اور اسل میں حسن باہری سے مسلا **ص** اور شیخیر میں جو درخت ہو اور غیر شے میں **ف** اور امام ابی یوسف
کے نزدیک ہر شیخیر ہاتھ کاٹا جاوے گا موصوفی اور شاکی اور گوہر کے اور وہ حدیثیں ہیں روایت کیں اور بہرمت **ص**
اور اس حدیث میں جو کچھ **ف** اسواسطے کہ وہ محفوظ نہیں ہیں **ف** اور شاکی نے والی چیز ان میں اور آلات ان میں
ف مثل چھول اور سامان اور ستار اور بندہ وغیرہ کے **ص** اور شیخیر میں ہر شے کی ہو یا جانور کی **ف** و بہرہ
او کو نصاریٰ اپنے کرامین ہاتھ میں اور سکل او کی یہ ہر **ص** اور شیخیر میں اور زمین اور جس کے روایت کیں
اور قرآن شریف میں اور آراء لوگ میں اگرچہ دونوں **ف** یعنی قرآن شریف اور ان کا **ص** زبرد دار میں **ف**
اور امام شافعی کے نزدیک سچے کے وہ ایسے میں اور قرآن شریف میں بھی ہاتھ کاٹا جاوے گا اور امام ابو یوسف کے نزدیک او کے
آراء میں بھی جبکہ زبرد اور اسکا مقدار نصف کے ہو **ص** اور علامہ ابو یوسف میں کہ جبکہ تالیف یا زبرد یا قرآن یا کتاب کے ہوں
ف اگر اس صورت میں ہاتھ کاٹا جاوے گا **ص** اور گتے اور چپے میں اور اماں میں ہاتھ کر کے تھ اور او کا کچھ
سے اور لوٹ لیجئے سے **ف** اسواسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہر شیخیر میں ہر شے کی ہو یا جانور کی اور نہ تو تے والی اور نہ تو تے
ہاتھ کاٹنا روایت کیا او کو امام احمد اور ہارون عالمی نے اور صحیح کیا او کو ترمذی اور ابن حبان نے **ص** اور شیخیر میں ہر شے کی ہو یا جانور کی اور نہ تو تے
ف اور امام ابو یوسف اور شافعی کے نزدیک کہن چور قطع ہو کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شیخیر کے ہر شے کی ہو یا جانور کی
تو کاٹے ہر او کو روایت کیا او کو بیہقی نے اور کہا ابن ابی شیبہ کہ مروی ہے ابن زبیر سے کہ وہ قطع کرتے تھے کھن چور کو او
اور جواب ہو کہ یہ بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف کیا اور او کی اسناد میں اکثر میں عازم جمہول ہے اور کہا ابن الامام نے کہ وہ
حدیث منکر ہے اور اثر ابن زبیر کا روایت کیا او کو بخاری نے مار یحییٰ میں اور ضعیف کیا او کو سبب سہیل بن یحییٰ میں کہ ان کے
کہا علانے کہ ہم مقام کرتے تھے او کو ساتھ کذب کے اور دلیل ہماری قول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لا قطع علی
الخلق یعنی نہیں قطع جو مخلوق یعنی کھن چور پر روایت کیا او کو صاحب ہدایہ نے اور یہ حدیث مرفوعہ نہیں باقی کسی لیکن

اور اگر کسی نے
ہاتھ کاٹا تو

روایت کیا ابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے کہ کہا انھوں نے نہیں کی کفن چہرہ قطع اور بھی ابن ابی شیبہ نے روایت کیا
 زہری سے کہ مروان نے کفن جو روئے کو مارا اور کمال دیا تو قطع نہیں کیا اور صحابہ بہت موجد تھے اور ایسا ہی اخرج کیا
 ابو سعید الخدری نے حضرت امیر ایک روایت میں مصنف ابن ابی شیبہ کی کہ مروان نے پوچھا صحابہ اور فقہاء سے
 اپنے وقت کے ایک کفن جو کہ باب میں موجد ہوئی ہو اسے اوکلی اس بات پر کہ ماہرین ہم اس کو دیکھنا اور ہم اس کو دیکھنا
 شیخ ابن العلام نے فی الاشیاء فی توضیح مذہبنا من جہۃ الامامین اب نہیں شک ہے ترجیح میں ہمارے ہوتے ہیں
 از روئے احادیث کے **ص** اور عام کے مال اخرج کرنے سے شلاہیت الملل میں سے چوری کر کے اور مال کے ترک کے چرچے سے
 اور فقہ اپنے فرض کے یا زائد غرض اس کے مال میں سے چرائینے سے اور ایسی چیز کے چرانے سے حسین پہلے اس کا تھمہ
 کہ چھاپا ہے بلکہ یہ چیز بدستور ہے کچھ برائی ہو اور امام ابو یوسف اور شافعی کے نزدیک کا ناجائز ہے اس واسطے کہ مال مال و مال
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گروئے یعنی چھاپا تو کھانا کو **ف** روایت کیا اس کو دارقطنی نے ابو ہریرہ سے **ص** اور
 یہ حدیث طعن کی ملین کیا اور ابن مسعود نے **ف** بوجہ اس بات کے کہ اوکلی اس کو میں نے اقدسی ہوا اور وہ بیعت کے
ص اور اگر گریں گے تو بچاؤ سے تو کا ناجائز کیا ہے پہلے سنت چرایا تھا اور وہ میں کا نکالیا ہے یہ بگاڑ گیا اور پھر
 اس کو چرایا تو پھر کا ناجائز کیا اور شافعی کے اپنے قریب مجرم کے پاس حال چرائے برابر کر کے اس کو مال بنایا گیا لیکن اس کے
 پاس لکھا ہوا تو تھمہ کا ناجائز کیا اور اگر اپنے قریب مجرم کا مال جو کسی اور کے پاس تھا اس کے گھر سے اپنی ماوریضہ کی مال
 چرائے تو کا ناجائز کیا اور امام ابو یوسف کے نزدیک اگر ماوریضہ کی مال چرائے تو کا ناجائز کیا اور تھمہ کا ناجائز کیا اور اگر
 شہرہ اپنی نکوئی کا مال یا نکوئی اپنے شوہر کا اگر مال جگہ غفور یا غلام اپنے مالک کا مال خواہ مالک کی زوجہ کا مال یا اپنے
 صاحب کا مال یا یہاں سے بیرون کا مال یا مال نعمت خدیج جو کافرون سے لوٹ میں ملا **ف** اس واسطے کہ حضرت علی نے
 نہ کا تھا اور وہ شخص کا ہے چرائے یا نہ یا نعمت کا روایت کیا اس کو عبد الرزاق نے مصنف میں **ص** یا حاکم بن علی
 یا اس گھر میں کا حسین گھسے کی اجازت ہو **ف** تو اگر دن کو گھسنے کی اجازت ہو اور رات کو نہ لے کا ناجائز کیا اور
 اگر حاکم بن علی کوئی حافظ ہو تب بھی وہ ان کے مال چرانے سے کا ناجائز کیا اور سجد کے مال میں اگر کوئی حافظ ہو اسباب باسقی
 کا ناجائز کیا **ص** اور جو کسی پر کوئی نہ لے گا وہ سجد سے باہر نہ لے جائے گا مگر میں سے لوٹ شخص کو یہ بوجہ ہوا مگر کہ
 تو کا ناجائز کیا اور امام ابو یوسف اور شافعی کے نزدیک اگر اس نے تھمہ گھر کے باہر کال کے دیا اور دوسرے نے لے لیا تو ہر
 قطع ہو اور دوسرے نے گھر کے اندر تھمہ ڈال کے لیا اور اسے دیا تو دوسرے پر قطع ہو اور فیض میں ہو کہ اگر داخل اور
 خارج کے چچ میں اس کو کر کے دیا اور دوسرے نے آن کر لے لیا تو ایک روایت میں نہ کا ناجائز کیا اور ایک روایت میں نہ لے
 نہ تھمہ کے لے جاوے گئے **ص** اور جو گھر کی دیوار میں حراج کر کے تھمہ اندر ڈال کے کچھ سے بیوسے یا قبیل جو آہستہ آہستہ
 بہرہ کاٹے یا فوٹن کی تھا میں سے ایک ونٹ یا اس کا بوجہ چرائے تو تھمہ کا ناجائز کیا اور امام ابو یوسف کے نزدیک گھر
 اندر تھمہ ڈال کے لینے سے ہی کا ناجائز کیا **ف** اور جواب ہمارا اصل میں مذکور **ص** اور اگر اسے کو یا دوسکا و ص
 طہرین سے چرائے اور وہ ان کوئی حافظ ہو اگر چہ حاکم بن علی کے کو چکر اور میں سے اسباب لے یا تھمہ سند میں

کردن اور سکو ایسا کہ اوسکا کوئی ہاتھ نہ ہو کہ کھائے اوس سے اور ہتھکا کرے اوس سے اور کوئی پر نہ ہو کہ چلے اور چلاوے
اسی طرح سے سکا اور کھوڑا قطعی سے اور عبد الرزاق نے نصف میں شیعی سے انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن ابی شیبہ
نے نصف میں اویسی سے اور سکا ابن ابی شیبہ نے مثل اسکے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عیسیٰ کے کہ انھوں نے مشورہ کیا
اس باب میں جو اجماع ہو لوگوں کے کار سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور اگر وہ حدیث صحیح ہو تو ایبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نہ کرے اور کیا
اور صحابہ ائمہ نہ کرتے اس کے قول سے اور طحاوی نے طعن کیا اوس حدیث میں **ف** اور کہا کہ عیسیٰ تلاش کیا اور آتا کہ
سو نہ پایا کیچہ اصل انکی اور ایسا سطلے سنکر کہا اوسکو سنائی نے اور موسیٰ طہمین پر کہ یہ حدیث صحیح نہیں **ص** یا یہ کہ وہ
حدیث معمول ہے سیاست پر **ف** یا مسنوع ہے عیسیٰ کہ قتل اوس حدیث میں امام شافعی کے نزدیک بھی مسنوع ہے **ص**
اور اس طرح اوس شخص کا حال پر جو چوری کرے اور اوسکا ایمان ہاتھ یا انگوٹھا اوس ہاتھ کا یاد اوچھکیا یا ناک اوچھکی رسولے
انگوٹھے کے اٹلی ہون یا انگیچیکار ہون یا داہنا پیر کٹنا یا داہہ چور قبل پشیم کے اوس شیعی سرور کہ حوالے مالک کے کرتے
یا اوسکا مالک ہو جائے یہاں سے باقیقت اور سکا بن مہم سے کہ ہو جائے قبل ہاتھ کاٹنے کے اوس شیعی سرور کہ
مالک کا دعویٰ کہ یاد چور بن ایک چور اوچھکی مالک کا دعویٰ کرے اگر یہ کوئی دلیل ہو یا مالک و سکا مطابقت کرے اگر چہ چور کا
افزار کرے کہ ان سے بدعتوں میں نہ ہکا ہاتھ کاٹنا ناجائز **ف** اور ان مسائل میں جنہاں امام ابو یوسف صاحب نے فرار و شافعی
کا ہو اور اصل میں نہ کر اور **ص** اگر دوسری ایک چیز چور بن اور یا کمال و نہیں سے غائب یعنی روپوش ہو جائے اور اگر کسی
دو فوں کے نہ چور انانیت ہو تو وہ چور ہو چور ہو چور اوسکا ہاتھ کاٹنے کا اور اگر امانت کے یا عصب کے یا سود کے مال کو
ف اسٹالہ ان کے بنار کے ہونے میں ورنہ نہیں اور اوسکو چرائے گیا **ص** امانت دار اور غاصب اور سود خور کے
ہاتھ سے چور یا اور انھوں نے مطالبہ کیا تو ہاتھ اوسکا کاٹا گیا اور یہی حکم حدیث میں ہے اور کہنے سے لینے والے
اور مضارب اور مہرین اور اوس شخص کے مال میں چور اوسکو واسطہ خریدنے کے لایا **ف** یعنی اگر ہاتھ سے اگر چہ
چور یا نہ جائے اور مطالبہ کریں تو قطع لازم ہو گا **ص** اور اگر مال ان لوگوں کے پاس سے چوری جائے اور اصل مالک
مطالبہ کرے اوس چور سے تب بھی ہاتھ کاٹا گیا ونگا اور اگر ایک چور نے مال چرایا اور اوسکا ہاتھ اوس کے عوض میں کٹا بعد
اس کے وہ مال کسی دوسرے نے چرایا تو اسے دل چور خواہ اصل مالک اگر ہاتھ کاٹنے کی دعو است کرے تو دوسرے کا
ہاتھ نہ کاٹا جائیگا اور اگر نظام کسی غیر کے مال کی چوری کا ذکر کیا تو اوسکا ہاتھ کاٹنے کا مال ہو تو اوس مال کے
مالک کی طرف نہیں یا جائیگا اور اگر مال ہلاک کیا ہو تو قطع لازم اوسکا کاٹا گیا ونگا **ف** برابر یہ کہ وہ عطا یا دون ہو یا نہ
اور مولیٰ ان کے ملک کی کہے یا نہ صدیقی اور یہ مرتب امام ابو حنیفہ کا ہے اور اس میں اختلاف ہے اور ابو یوسف کے اور ابو یوسف کا اور
دلیلین سب کی اصل میں نہ کر **ص** اور ضامن نہ ہو گا اگرچہ اوستے خود اوسکو تلف کر یا ہو اور روایت حسن بن
امام ابو حنیفہ سے اگر خود ہلاک کیا ہو تو ضمان لازم آگیا اور شافعی کے نزدیک چاہے غور ہلاک ہو یا ہلاک کیا ہو دونوں
موردین میں توازن لازم آگیا اور ہاتھ بھی کٹے گا **ف** تو ہاتھ سے نہ کر یک ہاتھ کاٹنا اور مال کا توازن میں ساتھ
نہیں ہو نہ کہ ہاتھ بھی چور کا کٹے اور اوس سے مال کی قیمت بھی لائی جائے لیکن اگر وہ مال موجود ہو گا تو وہ اس

دلایا جاوے گا اور دلیل ہماری اصل میں مذکور ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں تاوان دینے میں جو چور کو بعد کے قاتل کے نام میں اور سچو کو روایت کیا اوکو لٹائی نے عبدالرحمن بن عوف سے یہ حد اور اگر ایک چور نے کئی مرتبہ کتنی جگہ چوری کی کچھ لوگوں کے سب آدمیوں کی تائش کے سبب سے یا بعض کی اوسکا ہاتھ کاٹا گیا تو باقی آدمیوں کے اہل کھانا میں ہوگا امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک جن لوگوں کی تائش میں اوسکا ہاتھ کاٹا ہو تو ان کے مالوں کا کھانا میں ہوگا اور باقی مالکوں کے مال کا کھانا میں ہوگا اور اگر قاضی نے حکم کیا جو کہ دامن اٹا تو حکم سے کا اور اسے قصہ ایماں یا تھکا تو کو چریت یعنی خون ہوا و سہ لازم نہ آئیگا اور اگر کچھ کے کوچہ اگر گھر میں جن جیسے باڑا لا پھر باہر نکالا تو کاٹا جاوے گا جب وہ کچھ باہر نکلتے کہ دن میں یا زیادہ کا ہو اور امام ابو یوسف کے نزدیک نہ کاٹا جاوے گا اور اگر کبری کو چور کر اوسے جگہ سے کہ باہر نکالا تو اس کے مال اور اگر کچھ سونا یا چاندی کے زینا شرعی بنائے تو اسے تھکے گا اور روپے شرعی مالک کو دے جائینگے اور صاحبین کے نزدیک یہ سچو ہوگا اور اگر کوئی چور اراکو سونے زینا اور تھکا گیا تو کچھ سے کا کچھ نہ آوے گا اور اگر مالک جو چاہے تو تاوان اوسکا لازم نہیں اور امام صاحب کے نزدیک کچھ ایدے اوسے سچ زینا کے کی قیمت کچھ ایسے سے اس کے مالک سے اسے اور اگر یہ سچو تو کچھ ایسے سے مالک سے اور جو کہ مذکور ہے کہ نزدیک اراکو یوسف کے نزدیک ہے اسے

باب رهنہ زنی کے بیان میں

اگر مسلمان یا ذی قصدر رهنہ زنی نہ کرے تو اسے ہوا اور رهنہ زنی سے پہلے کر قمار ہو تو اسے کو قید کرنا چاہیے یہاں تک کہ اس رائے سے تو یہ کسے ف یعنی علامات تکلیفوں کی پیدا ہو جاوے اور بعضوں نے چھ مہینے کی مدت اس میں بھی ہوا و سچ سے اول اور فصل اور گوال مال معلوم یعنی مسلمان یا ذی کا لے لیوے اور یہ ایک کو انکی جماعت سے مقدار انصاف چوری کے یعنی دین میں یا زیادہ مال پونچے تو اسکا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں دوسری جانب سے کاٹا جائے یعنی وہ مال کا قید یا پاؤں حصہ اور اگر اسے کسی کو جان سے مار ڈالا یا پاؤں میں لیا تو قتل کیا جاوے گا حد میں قصاص یعنی اگر یہ وارث متعلق خون اوکو معاف کرے تو خون کی حالت ہوگا اور اگر وہ کسی کو پاؤں سے مار کر مال لیوے تو اسکا داینا ہاتھ اور بائیں پاؤں کاٹ کر مار ڈالا جائے اور بولی پر چڑھا دیا جائے یا کہ صرف جان سے مار دیا جائے یا فقط سولی پر کھینچا جائے یعنی حکم کو اختیار ہو چکا ہے ان میں سے کس سے اور اصل اس باب میں قول اللہ تعالیٰ کا ہے اِنَّ سَاجِرَ آءِ الْاَنْفِثِ تَحَارَ جُودَ اللّٰهِ وَرَسُوْلُ الْاَلَاٰیۃِ اور روایت کیا امام محمد نے ابو یوسف سے انھوں نے کبھی سے انھوں نے ابی سالم سے انھوں نے ابی جابر سے کہ انھوں نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت کیا ابابردہ بلال بن نبخیزہ اسی کو اس بات پر کہ نہ تم تعارض سے زیادہ کرین اور نہ تم جانتے ہو چلے چلوگ انھے سے اصل اللہ علیہ وسلم کی طرف واسطے اسلام کے اور اصحاب ابو بکر سے رهنہ زنی کی اور نہ محمد بن علی السلام حدیث کے لئے کہ جسے قتل کیا او مال نہیں لیا قتل کیا جائے اور جس نے مال لیا وہ اس کی اتوار کو کے اختیار پر ضمانت کے لئے جاوے اور جو مسلمان ہوئے ان کو اسلام نے غنا لیا کچھ نہ تھا اسے دین سے کر کے اور غنایک حدیث میں بیان ہے اس سے کہ جسے فقط دربارہ قتل نہیں کیا او مال نہیں لیا تو وہ مملکت میں رہے اور نہ ہوا و سچ میں کہ امام مسلم نے چڑھا نا پسند کرے تو اگر کوئی زندہ سولی پر چڑھا دے اور اسے پھانسی دے

نیز سے چہرے ماکرم ہائے اشرافین کماؤں کی لاشوں کی پرکھنے **ف** اور زنا و تہن من سے ترک کر کے واسطے کہ اور میں
 بوبہ لوگوں کی اور لوگوں کو ایذا ہوگی حد ایہ **ص** اور اس صورت میں جو مال او سے لیا ہوا ہو سکا تو ان بزرگوار جو شخص کے ہونے کی
 اور اہلینے کا ہونا ہو بھی مثل ترک کے **ف** یعنی ڈاکوؤں کو سب کو سزا دینا یعنی چاہیے خواہ وہ خود کافر یا کافر کی بیوی ہو اس کے ہونے کے
ص اور اگر کسی اور جہاد کے لئے میں مثل اور اس کے میں **ف** تو حدیث الکلائی اور چہرے کے سب کو بزرگوار و اہل و عیال کی تکرار **ص**
 اور اگر کسی کو کوئی چیز کیست اور مال لے لوے تو اس کا دامن اتار اور یا ان یا نوں کا لٹا دیا ہوگا اور نہ کہ قصاص جاتا ہوگا اور
 اگر کوئی صرف زخمی کرے اور مال شلے یا جان سے مارے پھر میں سے تو یہ کرے یا بعض اہلین من عاقل اور بالغ و نون یا جہیر
 میں کی کی جو اسے عزت فرمے کہتا ہو یا فائدے کے کچھ لوگ و سب ساقیوں پر کچھ رہنمائی کریں یا رات کو خواہ وہ کافر یا کافر کی بیوی ہو
 کے سب میں بہرہ کی چیز میں سب میں تو ان میں لازم ہوگی بیکار اور قتل عدو توئی کو مقتل یا کر کہ قصاص ہوے اور اگر مقتول غیر مذکر
 ہو تو کی مقتولہ کا **ف** اور اس میں خلاف نہ لیا ہو پھر اس کا اور و مدکور یا اصل میں **ص** اور جو کسی کا
 کا کوئی نہ سکا و اسے لوے یا زور ہوگی اور پھر کسی کا و کی عادت کے تو اس کو اس کے حد میں میں واسطے سے لڑا ان میں ہے

کتاب الجہاد

جہاد میں کافروں سے دین کے واسطے لڑنا ہے اہلین فرس کماؤں کی یعنی مسلمانوں کو یہاں سے کہ مشرق و مغرب کی کا خود کریں تو
 اگر بعض مسلمان کہنے لگیں کہ میں نے اس سے ساتھ ہوگا **ف** تو نصیحت جہاد کی ثابت ہوتی ہے تو اس سے اور بغاوت کے
 کا قتل المؤمنین کہیں تاکہ لکھا بھلائی کفر کا قتل خدا اور دنیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد سے والہ اور
 اور میں نے کہ تو خدا کا جہاد اہل حال سے ایمان کی ایک لڑائی اخیر است میں دعا ہے کہ روایت کیا اور سکا ہوا و اس سے
ص اور اگر کوئی نہ کہ کا تو سب گناہوں کے اور عداوت اور عورت اور غلام اور اندھے اور ابا جج اور اس کا خدا ہوں کہے
 فرس **ف** اس واسطے کہ ایک وقت تمام کافر اور عورت اور غلام کو ناسد و زولی کے حق سے فرات نہیں ہو
 اندھے اور ابا جج اور اس کا خدا ہوں کہے اس سے عاجز ہیں **ص** اور فرض میں بزرگ کافر یا کافر اور اس صورت میں عورت
 یا ان عداوت لیتے تو سب کے اور غلام ہوں عداوت اللہ کے بہاد کو تکلیف پہنچے جس میں کافر یا کافر سے ایمان کے لوگوں
 یا مدافعت ہوگا پھر ان لوگوں پر جو اس سے قریب ہیں بہت خبر یا دین اور اس شہر و اسے لوگ عداوت سے عاجز ہو جائیں
 یا سستی کریں پھر ان لوگوں پر جو اس سے قریب ہیں بہت خبر یا دین اور ان لوگوں کا یہی حال ہو جو ان تک کہ فرض ہو جہاد کا
 جب اہل اسلام مشرق و مغرب میں اور نظیر اسکی غرضانہ ہو کہ اولی ہمسایہ یا دین ساکنان قریب جو اس سے قریب ہوں تو پھر اگر
 نہ کریں اور دور والوں کو نہ پہنچے تو ان پر فرض ہوتی ہے ایمان تک اگر کوئی ادا کرے تو سب لنگار ہوتے ہیں اور جہاد جزو دنیا
 مگر اگر لنگر وہ تو نہ لگتا ہے لہذا میں ال یا جاسے ورنہ کہ وہ نہیں لگا اور لوگوں سے بیکر جہاد کرنے والوں کو **ف**
 اس واسطے کہ بی مسل علیہ وسلم نے بھی ایک زمرہ غزوان سے روایت کیا اور سکا ہوں اس میں نے اور حضرت عمر سے بھی لکھا
 فقول روایت کیا اور سکا ہوں اہل شیعہ یا دین محمد بن طبعات میں **ص** میں اگر ہم فردا اہل اسلام کا دور کو محاصرہ
 کریں تو اول و دینے مسلمان جو جہاد کی درخواست کریں **ف** اس واسطے کہ روایت کیا عبد اللہ بن الزقاق نے ابن عباس سے کہ

نہیں لڑائی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قوم سے یہاں تک کہ بھلایا نہ ہو اور مکلفوں اسلام کے اور خارج کیا اور
 حاکم نے اسے صیغہ کیا اور سکون تو اگر لڑائی کرے تک قبل بھلنے کے مکلفوں اسلام کے تو اگر وہ مسلم ہو جائے
 مان لین تو بہتر ہے **ف** اس واسطے کہ طلب حاصل ہو گیا تو اب اپنے قتال سے باز رہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے حکم کیا گیا میں کہ مخالف کروں لوگوں سے یہاں تک کہ مدینہ کے کہ نہیں ہو کوئی معبود سوا اللہ کے روایت کیا اور سکون
 بخاری سلم نے ابن عمر سے **ص** اور اگر نہ مانیں تو ان سے چیز طلب کریں **ف** اس واسطے کہ حدیث خبر یہ میں ہے
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر وہ انکار کریں اسلام سے تو طلب کرو ان سے چیز یہ اگر وہ قبول کرے تو قبول کرنا
 کیا اور سکون سلم نے **ص** اگر چیز یہ دینا قبول کریں تو ان کے واسطے یہ وہ چیز ہے، لیے یہ یعنی ان کے جان مال کو محفوظ رکھنا چاہیے
 اور اگر نہ ہو تو جو چیز ہو یعنی معاملات میں ان کے احکام مثل مسلمانوں کے ہیں اور دلیل اس پر قول حضرت علی کا ہے کہ ترک کرنا
 اور چیز یہ تاکہ جو چیز ہوں ان کے مثل ہمارے خونوں کے اور مال ان کے مثل ہمارے مالوں کے **ف** روایت کیا اور سکون
 شافعی نے سند میں اور اسناد میں اسکی ابو الجحوب نے ضعیف کیا اور سکون از قطنی نے **ص** اس حدیث کی کہ حدیث بہار
 نہ پہنچی ہو اس کے ساتھ ہم نے لڑنے کے **ف** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سہل سے کہ تم لوگوں
 اب کی کتاب پر سونانا اور سکون اول طرف شہادت لا الہ الا اللہ کے روایت کیا اور سکون ابن سہل نے **ص** اور اگر پہلے
 دعوت اسلام پہنچ چکی ہو تو مسجد لڑائی کے شروع میں پھر ان کے مسلمان ہو جائے تو کہ یا با شہاد **ف** او یہ وجہ
 نہیں کہ یہ لوگ وہی خرافات سے کہنا کہ چاہا یا انہی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی صطلق پر اور وہ غافل تھے پھر مارا لے انکو اور
 انکو اور قید کیا اور لاواؤں کی کہانی جسے عبداللہ بن عمر نے روایت کیا اور سکون بخاری سلم نے اور ابیہ کہ یہ چاہیں بلایا
 مکلفوں اسلام کے **ص** پھر اگر چیز یہ نہ مانا بھی قبول نہ کریں تو اللہ تعالیٰ سے کہی درخواست کہ ان کے لڑنے کے **ف**
 اس واسطے کہ حدیث خبر یہ میں ہے کہ اگر وہ انکار کریں چیز یہ سے تو وہ ماکہ سے اور مدینہ سے **ص** اس واسطے کہ
ف اور تمامی آلات حرب مثل توپے رتھ کے **ص** اور کافروں کو ہلا دینے اور ڈبو دینے کا اور تیر مارنے کے **ف**
 اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک فلاں کہ کو طائفہ والوں پر روایت کیا اور سکون ابو داؤد سلم نے اس میں
 ملحوظ سے اور راوی اس کے حدیث میں اور وصول کیا اور سکون قتیبی نے حضرت عائشہ سے لیکن یہ حدیث اسکی ضعیف ہے اور بیاد اللہ
 سلمی اللہ علیہ وسلم نے نہ خود نہ کوئی نصیر کے اور کات ڈالا اور مکور روایت کیا اور سکون علی سے سند سے **ص** اگر وہ بعض
 مسلمانوں کو اپنی سپہ سالارین اور مدبرین وغیرہ مارنے میں کافروں کی نیت کرے تکہ مسلمانوں کی **ف** یعنی اگر کافر مسلمان
 کو اپنی سپہ سالارین اور اوکی آؤ میں کھڑا ہو اور اسکے مارنے کی ضرورت ہو تو ہر کافر کی نیت سے تیر وغیرہ مارنا جائز ہے
 گو مسلمان بھی تیر بھی ہوا یا لڑنے **ص** اور ان کے درخت کاٹ ڈالیں گے اور انکی تھیدیاں اوجھاؤ دینگے اور خاک کر دیں گے
ف یعنی محمد بن حنفیہ نے اس حدیث میں ثابت کر کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کو فروغ دیا جو تو اب ضرور دیا
 کہ دعا اور کریں فرق بچائیں تو جب تک کہ لڑائی ہو رہی ہو تو کھرام نہیں اطر جب کہ ہم انکو اس طرح دکھلا دیں کہ نہیں لڑیں
 اور جہ سے مطمئن ہو جاویں تو ان سے لڑیں یا ہم اور کسی طرف چلے جاویں اور وقت اوکی غفلت کے رات کو اپنی چھاپہ ماریں پھر

اور اگر نہ مانیں تو ان سے چیز طلب کریں

اوس صورت کے کہ ہمارے اور ان کے بیچ میں عہد ہو گیا کہ آج کے روز ہم اپنی جنگ اور پھر بعد ہمارے لئے لڑنے سے توبہ کر نہیں کریں گے اور عہد توڑنا اور یہ حرام ہے **ص** اور مال غنیمت میں خیانت نہ کریں گے اور شہداء یعنی کئے ناک کان کاٹنا بیٹھنا اور وجہ عربین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑنے کے لئے کہا تھا **ف** اور حدیث اوی کی کتاب الطہارت کو تین کے باب میں گذری **ص** منسوخ ہے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ پھر اہل مال میں سے غنیمت کے اور عہد توڑنا اور ناک کان کاٹنا **ف** روایت کیا اوسکو مسلم نے حدیث پر یہ میں **ص** اور شہداء میں اللہ تعالیٰ کی پیدائش کا بدل دینا ہے تو **حرام ہو گا** **ف** اسواسطے کہ اللہ کی پیدائش کا بدلہ حرام ہے **ص** اور اس کے اور بعض اور بڑے فوتات اور اہم اور ایسا ہے کہ اور عہد توڑنا بیٹھنا **ف** اور امام شافعی کے نزدیک شیخ فانی اور اباج اور اندلس کو بھی ماریتگ اور ہم یہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے انسانی تحقیق نہیں ہوتی تو انکا مارنا بھی جائز نہ ہو گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قتل سے عورتوں اور بچوں کے روایت کیا اوسکو بخاری مسلم نے اور آپ نے دیکھا ایک عورت کو زانیہ کی میں نے قتل کی تھی سو فرمایا کہ نہیں تجھی یہ قتل کیا ہے روایت کیا اوسکو ابو داؤد و ترمذی نے **ص** مگر یہ کہ جب کوئی ان میں سے حکم کو چاہتا ہے تو یہ صحابہ یا ان کے کافروں کو مسدود کرنا ہوا ان پر ایسا کہ امام عین شوریہ دیتا ہوا ہے منع کیا کہ مسلمان اسکا لینے یا پھینک کر ابتدا و قتل کرے بلکہ اس کے اٹھانے سے دیر کرنا چاہیے کہ دوسرا شخص آکر اسکو مار ڈالے **ف** اسواسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَصَاحِبِهِمَا فِي الدِّينِ مَعَ قَوْمٍ كَانُوا يَسْكُرُونَ الْبِرَّ** سے دنیا میں ہوائی دستور کے اور یہ دستور بعد ہر کہ ابتدا و اہل آپ کو مار ڈالے **ص** اور اگر آپ اوسے قتل کا قصد کرے اور اسکو اوس سے پہلے کہ کوئی صورت نہیں تو اسکو مار ڈالے **ف** اسواسطے کہ قصود پہنچا کر ملک میں اپنے بیٹے پر تلوار کھینچے اور بیٹے کو پہنچنے کی کوئی توجہ نہ دے اور قتل کرے باپ کے قتل کرے اور اسکو تو کافر باپ میں برہنہ اور قتل کرنا جائز ہو گا **ف** **ص** اور بعض نسخہ کے قرآن اور حدیث کو ایسے انسانوں پر براہ میں حدیث بخاری میں ہوا اگر اگر لشکر ہوا اگر ان غالب موقع کا تو کچھ حدیث میں **ف** صحیح مسلم اور ابن ماجہ میں وہی حضرت ابن عمر سے کہ منع کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے کہ سفر کیا جائے قرآن کو لیکر دشمن کے ملک میں اور ایک روایت میں سلم کہ یہ کہ میں خوف کرتا ہوں اس بات کا کہ اسے اوسکو دشمن اور اگر امام کافروں سے مسلح کرے میں بہتری دیکھتا ہوں یہ کہ اوسے مسلح کرے **ف** خواہ مال کی کیا لیکر اسواسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَأَن جَاهِدُوا لِمَن لَّمْ يَجْهَدْ لَكُمْ** **ف** اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلح کی اہل مکہ سے اس بات پر کہ اٹھائی کو دو وقت کے عین جس میں تک ایسا ہی نہ ہو کہ ہر صورت میں سختی اور سیرت ابن شہام میں بہتر ہے روایت کی کہ وہ صحابہ و بر سر تک تھی **ص** اور مسلح کو توڑ ڈالیں اگر توڑنا اچھا ہو اسکو اطلاع دیکے اور اگر کافریاں نہ کریں تو بدو ن اطلاع دیے اور اسے لڑیں **ف** اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توڑ ڈالی وہ مسلح جو کہ تھی نہیں کریں کہ سے اور یہ صورت خیانت نہ کرے کافروں کے بغیر اوی اطلاع دی کہ اسکا جائز نہ ہو گا کیونکہ دینا ہوا ہو گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عہدوں میں فاجی نہ دینا اور یہ حدیث غریب ہے اور قول ہے محمد بن عقیلہ لیکن اسے مسنون میں اور محدثین صحیح آئی ہیں **ص** اور مردعدوں سے مسلح کر لیں لیکن مال نہیں اور اگر لے لیا تو بھراؤ کو

ماہرین اور مسلمان کافروں کے ہاتھ ہتھیار اور گھوڑے اور لوہے کی چیزیں اگرچہ بعد صلح کے ہوں اس واسطے کہ روایت کیا
 یہی ہے کہ یہ زمین اور بزار سے مسندین اور طبرانی سے معجم میں عمران بن حصین سے کہ رسول اعلیٰ علیہ السلام نے فتح کیا
 ہتھیار کے کچھ سے فتنہ و فساد میں کہا یہی ہے صواب یہ ہے کہ یہ موقوف ہو اور روایت کیا اوکو بن عدی نے کامل میں
 لیکن سند اس کی صحیح ہے **حص** اور جس کا ذکر کوئی مسلمان مرد یا عورت آزاد نہ بنے تو امان اور اس کی صحیح ہو اور اس کو
 قتل نہ کرے اگر امان دیا گیا ہو تو اس کو قتل نہ کرے اور اگر امان نہ دیا گیا ہو تو قتل کرے کہ **س** اور حمل اس باب میں
 قول ہے رسول اعلیٰ علیہ السلام کہ کما کہ مسلمان برابر ہیں خون ان کے اور ذرہ داری کر سکتا ہو ان کی اوکھا یعنی ہوت کم اور دیکھ کر
 روایت کیا اوکو بن داود اور داری مسلّم نے **ص** اور اگر کوئی بی بی یا قیدی یا سوداگر مسلمان جو ان کے ساتھ ہو یا غلام یا غرض
 جو اسلام لایا ہو لیکن بے شرط نہیں آیا ہو یا لکھا یا بھون امان نہ تو امان اس کی باطل ہے **ف** اور امام محمد کے نزدیک
 امان غلام اس کی صحیح ہے اس واسطے کہ نماز رسول اعلیٰ علیہ السلام نے کہ امان غلام کی امان ہے یعنی جائز ہے اور اس کے
 میں ہے کہ روایت کیا اوکو بن موسیٰ اشعری نے اور کہا ابن العلام نے کہ یہ حدیث پہچانی نہیں باقی اس کے روایت
 عبد الرزاق نے حضرت عمر سے سنا اس کے موافق اور ابن ابی شیبہ نے اور دلیل امام صاحب کے مذکور ہوئے ہیں

باب غنیمتوں کا اور اس کے بائٹے کے بیان میں

مسلمانوں کا بادشاہ جس شہر کو غلبہ اور زیر دستی سے فتح کرے اس کو لشکر میں بائٹے سے یا اس ملک کے باشندوں کو اس پر
 مقرر رکھے اور ان خود پر جزیرہ اور ان کی زمین پر خراج چھڑا دے **ف** دلیل اول مسئلہ کی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فتح ہر ملک میں ایسا ہی کیا تھا اور دوسرے مسئلہ کی یہ ہے کہ حضرت عمر نے اہل عراق کو ان کے ملک پر قرار رکھا تھا اور ان کی
 زمین پر خراج مانگا تھا حدیث یہ **ص** اور قریبوں کے اختیار ہو جائے مارتے **ف** اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم نے راعی بن ابی معیط و خرو کو قید کیا نہ برسے **ص** اور چاہے اوکو غلام بنائے **ف** اس واسطے کہ ابن
 اوکو بھی دفعہ شہر اور مسلمانوں کا بھی فائدہ ہے **حص** اور چاہے آزاد ہو جائے کہ مسلمانوں کو ذمی بنے جزیرہ دیا کریں
 اور زمین جائز ہے کہ ان کو قید یوں کو مفت احسان کر کے چھوڑ دیں اور امام شافعی کے نزدیک جائز ہے **ف** اور دلیل چوتھی
 قول ہے اللہ تعالیٰ کا اَنْتُمْ لَکُمُ الْمَسْکِیْنِ حَبِیْتٌ وَجَدْتُمْ لَکُمْ **ص** اور جائز ہے کہ مال اس کو چھوڑ دیں قبل
 موقوف ہونے لڑائی کے نہ بدلے میں مسلمانوں کے جو کافروں کے نزدیک قید ہیں اور بعد موقوف ہونے لڑائی کے مال
 لیکر چھوڑا جائے علم کے جائز نہیں ہے اور مسلمانوں کے بدلے میں بھی چھوڑنا امام صاحب کے نزدیک جائز نہیں ہے
 اور امام محمد کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو یوسف سے اس باب میں دو روایتیں ہیں اور امام شافعی کے نزدیک مطلقاً جائز ہے
 لیکن دارالمعتمد الاہل بیت کے نزدیک جائز نہیں اور بھی عوام ہر موشی کے کوچن کا بھی سیرت میں کہ اس کو دارالمعتمد
 میں لانا منسلک ہو گا نیز کہ اس کو بیکار یا چاہے تاکہ کافرانہ ناوٹا دین **ف** اور امام شافعی کے نزدیک نہ موشی
 چھوڑ دیا جائے اور دلیل اس ہے کہ رسول اعلیٰ علیہ وسلم نے فتح کیا وہ کوفہ سے بکری کے گوشت کے لئے لے کر آیا
 جواب ہاں یہ ہے کہ یہ حدیث مرفوعہ نہیں بلکہ قول ابو بکر کا ہے کہ روایت کیا اوکو مالک نے موطا میں اور دلیل چوتھی ہے کہ

جیوں کا واسطے غرض صحیح کے درست ہر اور زمین شک ہر اس بات میں لکافرون کی شکوت توڑنے سے بڑھ کے اور کوئی غرض نہیں تو اگر ان کو زندہ چھوڑ دیں تو کافرون کی غنیمت ہوگی اور باعث اٹکنے غلبہ کا ہوگا اور نہ کو چین نہ کارہ کی نہ کارہ اور نہ شہنہ جہاد سے صحیح میں جیسا کہ اوپر مذکور ہو اور جو چیزیں جہاد سے نہیں ملتی ہیں تو اس کو لگا کر زمین ایسے مقام کہ کارہ کو اطلاع نہ ہو دے ہدایہ ص اور کافرون کے ملک میں مال غنیمت کو نہ بائیں **ف** اور امام شافعی کے نزدیک مال غنیمت اور دلیل ہاری یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کی بیع سے دارالحرب میں اور قسمت بھی بغیر بیع کے جو ہدایہ اور یہ حدیث غریب کو مائشہ ابن امام نے **ن** اور اگر لشکر والوں کو مال ایسی بیعت میں کہ اٹکنے یا نہ اٹکنے دارالاسلام میں داخل ہو کر پھر قسمت کی جاوے گی تو جائز ہے اور جو نہ دے کہ مسلمانوں کو پونچے وہ مال غنیمت میں نہ آئے کہ شریک ہو گیا اگر مدد کے لوگوں کا ہوں سے لے کر ان کا اتفاق نہ ہو مگر بازاری شخص اور جو کہ دارالحرب میں ہر سواے شریک نہ ہوگا اور امام شافعی کے نزدیک جو شخص کہ بعد اٹکنے کی شکست کے مر جائے اگر چہ دارالحرب میں مرے تو شریک ہوگا اور حصہ اس کا ہو سکے وارفون کے لگا اور جو دارالاسلام میں آکر مرے گا تو حصہ اس مرے کا ہے نہ نزدیک وارفون کو اس کے دلایا جائے گا اور جائز ہے مسلمانوں کو کہ مال غنیمت سے ان مال کو تقسیم سے پیشتر دارالحرب میں کام میں ملاوین گھناؤ گھناؤں اور لکڑیاں جلاسنے اور تیل اور ہتھیار کی حاجت ہے **ف** اس واسطے کہ روایت کیا یہی ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن جبیر کے گھوڑے اور خیر اور زنا و خفا و اور کالہ اس کو واقدی نے مغازی میں اور سند سے **ص** اور جب رار الحرب تکلیف تو اس کو کام میں ملاوین بلکہ حصہ دینے یا نہ دینے ان کو مال غنیمت میں والیں مگر ان کا بیجا جائز نہیں اور جو شخص لکافرون میں سے مسلمان ہو جائے گا اس کی جان قتل سے اور اولاد وغیرہ اس کی قید سے اور جو مال کہ اس کے پاس ہوگا یا کسی مسلمان یا عجمی کے پاس مالیت ہوگا غنیمت ہو جائے سے محفوظ رہے گا **ف** اس واسطے کہ روایت کیا امام محمد نے خود ہی بن الزبیر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ اسلام لائے کسی چیز کے ساتھ وہ چیز اس کی ہے اور اسناد میں اس کی اپنی غنیمت ہے اور روایت کیا اس کو سعید بن مسعود نے اسناد صحیحہ اور روایت ابی داؤد میں کہ فرمایا آپ نے کہ جو چاہے اسلام لائی تو محفوظ کر لیا انھوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو **ص** لیکن اس کے مسلمان ہونے سے اس کی اولاد کا یہی بڑے لے لے اور اس کی عورتا و عیال اور زمین اور غلام بھی اور جو مال کہ اس کی پاس مالیت ہو یا غصب ہو محفوظ رہے گا بلکہ غنیمت میں داخل ہوگا

فصل غنیمت کی قسمت کے بیان میں

جو شخص کہ دارالاسلام کی حد سے لگے بڑھنے کے وقت سوار ہو اگر چہ بعد اس کے گھوڑا اس کا ہو یا نہ ہو اور وقت طرائق کے پیادہ ہو اس کے لیے دو حصے ہیں باوجود وقت تکنے کے دارالاسلام کی حد سے پیادہ ہو تو اس کا ایک حصہ ہے اگر چہ وقت طرائق کے سوار ہو اور مال شافعی کے نزدیک اعتبار سوار اور پیادہ ہونے میں اڑان کے وقت کا ہو اور سوار کے لیے اٹکنے نزدیک ترین مطلق **ف** اور یہی ترتیب دو صاحبین کا اور دلیل امام صاحب کی یہ ہے کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح عبد اللہ بن عمر سے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے سوار کے دو حصے اور واسطے پیادے کے ایک حصہ اور تفصیل فتنہ القدر میں ہے **ص** اور سوار کے اگر دو گھوڑے ہوں تہہ بھی باک ہی کا حصہ لے گا اور اونٹ اور خیر کے واسطے کچھ نہیں اور غلام اور کو

لشکر وغیرہ جو یا امام کے اذن سے گئے ہوں اور جو امام کے بغیر اذن کے اور لشکر کے چلے گئے ہوں تو اوہ میں سے باوجودان حصہ
 نہ لیا جاوے اور امام کو اختیار ہو کہ حالت قتال میں لشکر کو برا بھلا کرے اور جو من لائے قتل پر شکا کہ کوئی کسی کا ذکر کیا گیا
 تو اس کا سامان قاتل کو لیا جائے چوئے ڈاکٹر سے کہہ کہ سینے تھامے واسطے غنیمت کی جو تھائی ہو نہ جس مکان کے منکر کردہ فی
 غنیمت میں سے جس کا لکھ جائے جو ہے اوہ میں ایک حصہ ہو جو لکھا اور تین حصے مسلمان لشکر میں تقسیم کر دو گنا **ف** اس واسطے
 کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا ایہا النبی خیر فی المؤمنین علی الفساک ای نبی اس قدر اور رغبت دلا مسلمانوں کو کہ قتال
ص اور نیز خدا نے بعد ازاں نے غنیمت کے دارالاسلام میں **ف** اس واسطے کہ اب سب کا حق اوہ میں ہو گیا **ص**

مگر جس سے **ف** کیونکہ جس میں اون لوگوں کا حق نہیں **ص** اور ستان پر جو کہ سواری اور کھڑے اور تھیلے اور
 جو کچھ کہ اس کے پاس ہو جانور پر تو اگر امام نے زیادہ لینے کا حکم نہ کیا تو اسباب قبول کا سب تقسیم ہو جاوے گا **ف** اور ان
 کے نزدیک یہ شامان قبول کا قاتل کو ہو گا کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من قتل قیدیاً فمکۃ مسلکۃ روایت کیا
 اسکو احسن بن راہوی نے سنہ میں اسی لفظ سے اور ابو داؤد اور ابن حبان اور حاکم نے اس شخص سے اس لفظ سے من قتل
 کاؤنۃ فکۃ مسلکۃ اور جوعت نے سوانسانی کے اس لفظ سے بوقاہ سے من قتل قیدیاً فمکۃ مسلکۃ فکۃ
 مسلکۃ یعنی جو شخص قتل کرے کہ کسی کا کہ اور اس کے پاس گواہوں تو واسطے اس کے سامان اوہ میں قبول کا اور لیا امام
 کی یہ کہ قبول یا غیرت مسلمانی لفظ سے جنگ ستون میں زیادہ کر کے لینے فرمایا تھا نہ کہ اس کا یہ شکر ہے شریعت میں اور لاکھ
 اس پر جو روایت کی نظر ابی نے ہے کہ ابو داؤد واسطے کہ ایک شخص نے ارادہ کیا کہ مال لینے کا قاتل کے اور ابو سعید نے فرار دیا
 کہ میں نے ان میں سے کسی کو نہ لیا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے سے ان کا مال لیا تھا کہ اس نے بفرستہ لکھا
 یعنی آدمی کا وہ حصہ جسے میں اس کا امام نہ ملے اور اسی پر روایت کیا اسکو احسن بن راہوی نے اور فیصلہ فتح القدر میں ہے

باب کا فزون کے غلبے کے بیان میں

اگر بعض کا فزون کا فزون پر غالب ہو اور کو قید کریں اور ان کا مال لینے میں تاوانت ہمارے تھاگ کے افکے پاس چلے جاویں
 یا مسلمانوں کے مالوں پر غالب ہو جاویں اور ان مالوں کو دارالحرب میں یا جوین تو مال ہو جاویں گے اور امام شافعی کے نزدیک
 کا فزون ان کے مال کے مالک ہو گئے **ف** اور ذیل ہمارے اصل میں مذکور ہے **ص** اور کا فزون اگر دار اور مدبر اور امام اور
 کتاب اور غلام کو جو افکے پاس جبال گیا ہو مالک ہو گئے اگر وہ اسکو لے لیوں اور ہم اگر اوپر غلبہ جاویں تو ان کے ان خصوصاً
 اور افکے مالوں کے مالک ہو جائیں گے جو مسلمان اپنی چیز بچسہ و مان یا بے وہ غنیمت کی تقسیم سے پیشتر اسکو مفت لے لے
 اسکا عوض کچھ نہ لے اور اگر غنیمت کی تقسیم کے بعد اسکو اپنا مال لے تو اس مال کی قیمت دیکر لے سکتا ہے **ف** اور اگر
 روایت کیا اور بعضی نے سنہ میں ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مالوں میں کہ یہاں لوگو
 دشمن ہوں مسلمان جو زمین یاویں ان سے کہ اگر اس مال کو اسکو لے یا بے قبل تقسیم کے تو وہ حقدار ہو اسکا اور اگر بے اسکو
 فوراً سے ہو چکے تو یہ قیمت سے اور اس میں اس کو کسی جن میں عارضہ ضعف ہو اور کمال اور بعضی نے ماندا اس کے ابن عمر
 اور یا میں اسکی اسناد ضعیف ہو اور اگر کچھ نہیں ہے تو بچہ یا میں اس باب میں بہت خاص اور جو کسی سو دہارنے

کافرون سے وہ خبر نہ لی ہو اور دارالاسلام میں لے آیا ہو تو جتنے دام سودا گار کے گئے ہوں اس قدر دیکھ لے **ف** اس واسطے کہ روایت کیا ہو اور دے فرما سئل میں ہم پر غرض ہے کہ ایک شخص نے ایک شخص کے پاس ایک ناقہ یا باوقصد بھٹا اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو قائم کیا ایک نے گواہ کیا یہ ناقہ میرا تو ہے اور دوسرے نے قائم کیے اس بات پر اس ناقہ کو خرید کیا سینے دشمن سے تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چاہے تو تولے لے اس قیمت سے کہ خریدے ہی جتنے کو اس شخص نے ورہ چھوڑنے تو لوگوں کو اور ذکر کیا اسکو عبدالحق نے احکام میں اور کہا کہ اسنا کلیہ اس حدیث کا یا سین الزیاد نے مالک بن حرب سے اسے ترمذی پر غرض ہے اسے جابر بن عمر سے اور یاسین بن خیف نے کہا ابن القطن نے کہ ایسا ہی کیا ابن حزم نے اور یحییٰ بن یحییٰ نے اسکو دیکھا انہی خبر جرح اطلاق لایعنی صحت اگرچہ اس کی ایک کھجوت گئی ہو اور اسکا عوض کو تاجر نے لے لیا ہو تو اب سلمان مالک کو نجاست ہے نہ کھجوت ہے جسے کہ عوض کو خدا غلام کے مال میں سے کم کر کے نہ تو اگر قیدی بن کر یا اور خریدنا دو بار سو تو شتر ہی اول و سوت سے اسکا دام دیکھ لے اور پہلا مالک و نوں دام شتر ہی اول کو دے اس واسطے کہ صورت یہ ہو کہ کافر نے غلام کو بکھل گئے اور غراؤ سے سو روپیہ کو خرید لیا اور وہ بار دوس غلام کو کافر بکھل گئے تو بکراؤ سے سو روپیہ کو دارالاسلام میں لے آیا اب اگر غراؤ اس غلام کو لیا تو بکھل کے دام یعنی سو روپیہ دیکھ لیا اور زید اگر غراؤ سے لینا چاہے گا تو دوسو روپیہ دے اسلئے کہ غراؤ کے اوپر دو سو روپیہ ہیں اور زید کو اختیار نہیں کہ بکرتے سو روپیہ نہ خریدے کیونکہ اس صورت میں غراؤ کو پڑنا ہے جو روپیہ کے مسئلہ اگر کوئی غلام اپنے مالک کا گھوڑا اور اسباب لیکر کافرون کی طرف بھاگ گیا اور انھوں نے اسکو بکھل لیا اور کوئی سودا گراہے وہ غلام اور گھوڑا اور اسباب مول لیکر دارالاسلام میں لے آیا تو مالک قدیم اس غلام کو سودا گار سے مفت لے سکتا ہے اسلئے کہ کافر ہائے غلام کے مالک نہیں ہوتے اور غلام کے سوا اور اسباب مول دیکر لیوے جتنے دام شتر ہی لے کافرون کو دے ہوں اسلئے کہ ان چیزوں کے وہ مالک ہو گئے تھے اور اگر کوئی کافر بھاگتا تو ان کی منہ دار دارالاسلام میں آیا ہو کسی مسلمان غلام کو خرید کرے اور اپنے ملک میں لے جائے تو وہ آزاد ہوگا امام صاحب کے نزدیک اور صاحب کے نزدیک آزاد ہوگا **ف** اور لیل نام صاحب کی اصل میں مذکور ہے **ص** اور جو کوئی غلام حربی دارالحرب ہی میں مسلمان ہو کر چلا آئے یا مسلمان غالب ہو کر اور اس مسلمان غلام کو دارالحرب سے بکھلا دیں تو ان دو صورتوں میں وہ غلام آزاد ہوگا **ف** اس واسطے کہ روایت کیا امام احمد نے اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور طبرانی نے معجم میں ہر قسم سے انھوں نے اربع عباس سے کہ وہ غلام بکھلے طائف سے طرف بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا آزاد کیا اور کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹن کے ابو بکر تھے اور ایک لفظ میں ابن ابی شیبہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے آزاد کر کے اور ان غلاموں کو بکھلے تھے آپ کے پاس مسلمان ہو کر اور آزاد کیے دن طائف کے دو غلام ایک اونٹن سے ابو بکر تھے اور روایت کیا ایسا ہی ابو داؤد نے اسلئے کہ عبد بن الحکم سے کہا ابن القطن نے کہ عبد بن الحکم نہیں بھجانا جاتا بحال اسکا اور روایت کیا ہے عبد بن الحکم نے کہ تقی سے اور یحییٰ بن یحییٰ نے کہ کافر یا اپنے او کو لے کر عقیقۃ اللہ کو و سئل یعنی وہ اللہ کے آزاد کرے ہوئے ہیں واللہ اعلم

باب مستامن کے بیان میں

مستامن اسکو کہتے ہیں جسکو مار ڈالنے اور لوٹ لینے سے امن ہو یوں تاکہ دارالاسلام میں آئے یا مسلمان اور پھر بکھلے

تقریر

مذکور

اگر کوئی مسلمان جو دگوار الحروب میں جائے تو وہ کافروں کی جان اور مال سے تعرض نہ کرے مگر جب کافروں کا بادشاہ
 اوسکا مال لے لیسے یا اوسکو قید کرے یا اور کوئی کافر اوسکے ساتھ یہ کام کرے اوجاہ کافروں کا جانتا ہو تو اگر
 باوجود اس حرمت کے کوئی چیز کمال لائے تو اوسکا مالک ہو جاوے گا بطور ممنوع عین الیسی چیز کو فقیر و غنی کو خرید کر بیچے
 اپنے خرچ میں نہ لائے یا اسلحہ کا اوسکا لینا حرام تھا اور اگر سوداگر کو رسکے ماتحت کسی کافر نے کوئی چیز فرض بھیجی یا سوداگر نے
 کافر کے ماتحت یا انہیں سے ایک لے دوسرے سے زبردستی کوئی چیز لے لی اور پھر وہ دونوں دارالاسلام میں آوین اور
 فاضی کے ہمارے جمع کرین تو قاضی حکم غصب کا نہ نہ فرض مسلمان کا کافر کا مسلمان بلور علی علیہ السلام کو دوا اور کافر
 میں فرض یا غصب کا معاملہ کرین اور پھر اگر کچھ دارالاسلام میں علیہ آوین یعنی فاضی کچھ حکم غصب یا فرض کا نہ مال لے کر دے
 کافر مسلمان ہو کر دارالاسلام میں آوین اور نالاش کرین تو فرض کا حکم کیا جاوے گا اور غصب کا نہیں کیا جاوے گا اور اگر دوسلا میں
 لیکر دارالحرب میں جاوین اور ایک ان میں سے دوسرے کو قصداً یا خطائے مار ڈالے تو اوسکے مال میں خون ہو جاوے گا اور
 خطا کی صورت میں کفارہ بھی لگواوے گا اور اگر دوسلا میں دارالحرب میں قید ہون اور اوس میں سے ایک دوسرے کو دارالحرب میں
 قتل کرے تو صورت خطا کی رائے سے مار ڈالنے میں کفارہ بھی لگواوے خون پیدا تو قصاص کچھ واجب نہیں ہے اور دلیل اسکی یہ ہے
 مذکور ہے **صلوات** صاحب کے نزدیک یہ کہ ایک بیت واجب ہوگی قصداً اور خطائے اور ستائیں کی وجہ دارالحرب سے
 دارالاسلام میں آوے ایک سال کا مل نہ رہے دین اور اوس سے کہدین لگا کر تو ہمارا ایک برس یا ایک مہینا
 جتنا امام کی رائے میں مناسب ہو پھر کیا تو پھر خرچ میں کر دیا جاوے گا پھر اس کھنے کے بعد اگر وہ اوس جگہ پھر گیا تو وہی ہوگا
 یعنی اوس سے جز لینا چاہیے اور پھر اوسکو دارالحرب میں جانے نہ دیا جائے جیسے کوئی ستائیں میں خریدے اور اوس پر خرچ
 سفر ہو جائے تو اوس پر ہر ایک سال کا لازم ہوگا خرچ ضرر ہونے کے وقت سے یا کوئی ستائیں عورت دہی سے نکاح کیلئے
 تو ان عورتوں میں بھی انکو خوب تنگی کے لئے ہلاک کیلئے جاوین بر خلاف اسکے عکس کے یعنی اگر ستائیں مرد و عورت سے
 نکاح کرے تو وہ مرد دہی ہو جاوے گا اور اگر وہ اپنے وطن کو جانا چاہے گا تو جانے دینگے پس اگر ستائیں جو دارالاسلام میں آیا تھا
 دارالحرب کو لئے تو خون اوسکا حال ہو جاوے گا **ف** تھا اگر کوئی مسلمان باذمی اوسکو قتل کر ڈالے تو کچھ نہیں **ص** تو اگر وہ
 قید کر لیا جائے کافروں پر مسلمان غالب ہوں اور دشمن ہار جائے تو فرض اوسکا کسی مسلمان باذمی پر تھا ساتھ ہو جاوے گا
 اور جہاں اوسکا انہیں سے کسی پاس امانت تھا مال غنیمت ہو جاوے گا اور اگر وہ مر گیا یا بدوین غلبے کے مار گیا تو اوسکا فرض امانت
 اوسکے وارثوں کو ملے گی اور اگر کوئی خیر بن ہو گیا اور دارالاسلام میں آیا اور دارالحرب میں اوسکی بی بی اور بیوہ اور کچھ لڑکی کسی مسلمان باذمی
 یا عہر کی پاس ہو اور وہ یہاں آکر مسلمان ہو گیا اور اوسکے بعد کافر غلوب ہوئے تو اوسکی تمام سہیلیاں مذکورہ داخل غنیمت ہو گئیں
 اور اگر دارالحرب میں مسلمان ہو کر دارالاسلام میں آیا اور پھر کافر غلوب ہوئے تو اوسکا جھوٹا مسلمان آوے ہو جو امانت اوسکی
 مسلمان باذمی کے پاس ہوگی اور علی علیہ السلام کی ہوگی اور لکے سوا اور چہرین **ف** یعنی عورت اور بڑے لڑکے اور
 مال اوسکا عہر کی پاس ہو **ص** غنیمت ہو جاوے گی اور جو عہر بن مسلمان ہو اور دارالحرب میں اور اوسکو کسی مسلمان نے قتل کیا
 قصداً یا خطائے اور اوسکے وارث بھی مسلمان ہیں دارالحرب میں تو اوس پر سوا کھائے کے خطائے اور کچھ واجب ہوگا اور امام شافعی

صلوات
 صاحب مسلمان مال
 نہ خرید کر کافروں کو
 دے گا جو عہد امانت کا
 ہے اگر عہد امانت کا
 مسلمان خود دینی کے
 پاس ہوگی اور دہی
 مسلمان یا عہر ہوگی
 کردار اوسکے لکھو
 انتہی مال کا سب
 کی دین میں فرض ہو
 کردار مال میں اوس
 جہاں کی رہے
 منع فرمے

اوس سے جو عمر بن ابونہر قوما یا آپ نے کہ زمین راہ ہی کو اور ان کے کسی جیسی کہ عہد علاؤ الدین جتنا مقرر ہو چکا اوسا ہی لیں گے
ص اور خراج گزار کی زمین پر پانی ہو چکا بند ہو جائے یا پانی زمین پر غالب ہو جائے یا کھیتی کو کوئی آفت ہو نہ چھو تو ان میں سے
 زمین میں پر کچھ خراج نہ ہو گا اور اگر مالگہ زمین اپنی زمین کو بڑا رکھے یا مسلمان ہو جائے یا کوئی مسلمان زمین خرابی کو خرید کرے تو
 ان سب صورتوں میں خراج لازم ہو گا **ف** اس واسطے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے خرید لیا تھا زمین خراج کو اور خراج دیا کرتے تھے
 کیا یہی سب سے معروف ہیں کہ ابن مسعود اور خباب بن الارت اور سعید بن علی اور شریح ان سب کی تحمیل زمینیں خراج کی اور روت
 کیجاہن بن شیبہ اور یحییٰ نے اور عبد الرزاق نے اس باب میں جہد آثار ذکر کیا اور کونہ طبعی نے خرچ میں عرب اور ابن امام نے فتح اللہ
 میں **ص** اور خراج کی کیا اور ابن شریح زمین یعنی اوس کے پہلو اور ابن خراج ہی کافی پر عشر نہ لیا جائے اور امام شافعی کے نزدیک
 عشر ہی کیا جائے **ف** اور دلیل ہماری یہ کہ کسی نے ظفا را شدین اور صحابہ میں سے جمع نہیں کیا عشر اور خراج میرا ہو
 ہا یہ ہیں کہ دلیل ہماری قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ یحییٰ عنہم عشر تھا خراج فی آخر ضو مسلم یعنی
 نہیں جمع ہونے پر عشر اور خراج زمین پر مسلمان کی اور اس میں شک کو روایت کیا ابن عدی نے بھی بن عیینہ سے **ثنا**
 ابن حنیفہ عن حنظل عن ابراہیم عن علقمہ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لا یجمع علی مسلم خراج و عشر اور کہ یہ روایت کیا جاتا ہے قول سے ابراہیم کے اور روایت کیا اوسکو ابو یوسف نے
 حاتم سے انھوں نے ابراہیم سے پھر ابی بن عیینہ اور باطل کیا اور اسکو اور طایا اوسکو بنی صلی اللہ علیہ وسلم کہ لا یجمع بنی عیینہ
 ظاہر حال اوسکا ضعف میں کہ روایت کا راجح ثقات سے موقوفات کو اور کہا ابن حبان نے کہ زمین پر یہ کلام رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بنی عیینہ و جال ہی بنا تا ہے حدیث کو نہیں بحال ہی روایت اوس سے اور کہا در فتنی نے بھی یہ
 و جال ہی بنا تا ہے حدیث کو اور یہ تحت قول امام ابو یوسف پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ لا ذکر کیا اوسکو ابن ابی حنیفہ نے موقوفات
 میں اور کہا یہ بھی ہے کہ حدیث باطل ہے اور بنی عیینہ ہی ساتھ وضع کے انتہی لیکن روایت کیا ابن ابی شیبہ نے شیبہ سے کہ کہا
 انھوں نے نہیں جمع ہوتا ہے عشر اور خراج کسی زمین میں اور ایسا ہی روایت کیا عکرمہ سے **ص** اور اگر سال میں دو بار پیداوار
 تو عشر بھی دو بار لیا جاوے گا اور خراج دو بار نہ لیا جاوے گا **ف** اور مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اوسکو ابن ابی شیبہ
 نے **ص** لیکن جب خراج عاشرہ پورے ہی شمار جمع پیداوار خراج اوسکا مقرر ہو تو وہ مکرر لیا جاوے گا و گناہ عشر کے

فصل چہرے کے بیان میں

چہرہ دو قسم ہے ایک ہر طرف میں کسی رضا مندی سے مقرر ہو تو اوس سے کہ بار بار نہ دلیا جائے **ف** سب سے اسکا صلح کی بھی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بخران سے و نہزار کپڑوں کے بونہوں پر آجے سفرین اور آجے جب بن روایت کیا اوسکو
 ابو داؤد نے کہا کیا بخران میں **ص** اور ایک چہرہ ہے کہ امام اپنی طرف سے اوسکو شروع کرے جب غالب ہو اور پھر شروع کرے یا
 اہل کتاب اور عجمی اور بت پرست پر جو عجم کہنے والا ہو **ف** اور امام شافعی کے نزدیک بت پرست سے عجم کہی جسنہ
 دلیا جاوے گا **ص** دولت دہلے پر نہ سال میں ۴۰ درم تو ہر چھینے میں چار درم ہوں اور چھ کے کمال ثلے پر ۴۰ درم ہوتا
 اور فقیر جو کما سکتا ہی بارہ درم سالانہ مقرر کیا جائے اور امام شافعی کے نزدیک ہر مرد بالغ اور عورت بالغ ایک نازہ مقرر ہے

فقیر یمن یا غنی **ف** اس واسطے کہ روایت کیا ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے معاف سے کہ بھیجا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے کہ کون میں ہر بالغ سے ایک تیار کرنا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا اسکو ابن جبار صحیح میں اور عالم نے مستدرک میں اور کہا کہ صحیح ہے شرط بخاری مسلم پر اور یمن کا لاکھوں سے اسکو اور عبدالرزاق کی روایت میں ہے ورنہ کل حاکم اور حاکم نے ذکر کیا اور ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث محمول ہے اور ہر صلح کے اور اس واسطے کہ حکم کیا ہے لینے کا عورت بالغہ سے حال نکاح سے جزیرہ یمن میں لیا جاتا اور کہا ابو عبد اللہ نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور دلیل ہماری یہ ہے کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ کہ مرقہ کیا عمر بن خطاب نے جزیرہ کو مالدار پر اور اس میں درم اور تھوہہ پچھڑیں درم اور فقیر پر اور ابو یزید اسکو مروی ہے عثمان اور علی بن مسعود اور عرب کے بہت پرست پر جزیرہ یمن میں لوگوں امام ابو ہریرہ نے جو یمن میں تھے اور جو کہ اوکے مال نہایت بوجھاویں گے اور نہ تیار اور نہ قبول کیا گیا ویجاگان و لون سے مگر اسلام پالدار اور امام شافعی کے نزدیک مستحکم ہے عرب کو بھی غلام بنالین گئے اور دلیل ہماری دہلی میں مذکور ہے **ص** اور اس طرح جزیرہ یمن میں ہر نصرانی گوشہ نشین چسکو عمر بن یمن راہب کہتے ہیں اور اس کے اور عورت اور غلام اور انڈے اور پانچ ہزار و نسی فقیر پر کچھ نہیں کہتا **ف** اور امام شافعی کے نزدیک ایسے فقیر سے لیا جائے اور دلیل ہماری یہ ہے کہ عثمان بن عوف نے جزیرہ یمن میں ہر نصرانی فقیر کے کسب پر وروے جماعت صحابہ کے اور ابن ربیع نے روایت کیا کہ حضرت عمر نے لکھا کہ نہ جزیرہ لیا جائے نہ شیخ غالی سے **ص** اور جزیرہ ساقط ہو جائے ہی موت سے اور اسلام سے **ف** یعنی وہ کا اگر مسلمان ہو جائے تو جزیرہ اور سپر نہ رہے گا اور ایسا ہی اگر مر جائے اور امام شافعی کے نزدیک و لون صورت میں رہتا ہے اور دلیل ہماری قول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ یمن میں مسلمان ہر جزیرہ کا لاکھ اور داود اور ترمذی نے ابن عباس سے اور طبرانی نے اس واسطے میں ابن عمر سے کہ جو شخص اسلام لائے تو یمن میں ہر جزیرہ اور سپر **ص** اور اگر ایک سال کا جزیرہ اور زمین لیا اور دوسرا سال ہو گیا تو جزیرہ ایک سال کا ہو گیا اسلئے کہ جزیرہ ایک سال کا دوسرے میں آجائے نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک دوسرا سال کا دینا ہر جزیرہ کا **ص** اور زیار کا اور یو یون کا معبد **ف** اور اس طرح ہندوؤں کا شوالہ **ص** دارالاسلام میں نہ بنایا جائے **ف** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن میں بھی کرنا ہی اسلام میں اور نہ بنا لکھنے یعنی معبد پر جو کاروایت کیا اسکو بھیقی نے ابن عباس سے اور ضعیف کیا اسکو اور روایت کیا اسکو ابو عبد اللہ قاسم بن سلام نے اور وہی ہے حضرت عمر بن الخطاب سے بھی **ص** اور اگر پیرانا فہم کیا ہو تو اسکو سچ سے بنالیوین اور جو شخص مسلمانوں سے لباس اور سوار اور زمین میں جدا کیا جائے اس طرح کہ گھوڑوں پر سوار نہ ہو اور تھیا رون کا استعمال نہ کرے اور ناگ مارا جو بالغہ سے ہر گز اوکے غلام ہر گز اور ایسے زمین پر چڑھ جو بالان کی تسکلی ہو اور کھلی بلوین رتین اوکلی راہ میں اور حمام میں **ف** راہ میں اس طرح ہر ایک گوشہ نشین ہو کر چلیں اور حمام میں اس طرح کہ ایسی آزار بنیں جسکو مسلمان عورتیں نہ پہنیں ہون **ص** اور انکے گھروں پر نشان مقرر کیا جائے تاکہ فقیر اوکے واسطے دعا نہ لکھیں اور اگر آدمی دارالاسلام کے متعاون میں نہ لڑا کی تیاری سے جو چاہے یا دارالحرب میں چلا جائے تو خود اسکا ٹوٹ جاوے گا اور وہ بڑے مرنے کے ہو جائے گا **ف** اس طرح کہ اسکا مل کو دارفون میں نہ کرے کہ دینک **ص** لیکن اگر پیرا خود ہو گا تو غلام بنایا جائے گا اور تیار کا خود ہو تو قتل کیا جائے گا

اور اگر وہی جزیہ دینے سے انکار کرے یا مسلمان عورت سے زنا کرے یا کسی مسلمان کو مار ڈالے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی نواں سورہ سے اس کو کلمہ پڑھائی کا نہیں تو متاع لیکن ابن العاصم نے تصریح کی کہ اگر وہ ازراہ خدا و رسول سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے تو عہد قوت بنا دیا گیا اور وہ قابل قتل ہے کیونکہ کوفی سے جزیہ جیسے چھکارا ہوا جب ہمارے پیغمبر کو زنا کرنے لگے تو گویا ہم ان سے عاجز ہوئے اور یہی مذہب ہمارا ماضی کا ہے اور تعلیمی مراد اور عورت سے جو دونوں بالغ تھیں اور اہل اسلام کی نکوۃ سے دو چند کیا جاوے اور تعلیمی کا بیان کتابا یا زکوۃ یا مال کی زکوۃ کی کیا جاتی ہے اور تعلیمی فرختے کا غلام اور آزاد کا ہوا تو مثل قریشیوں کے آزاد کیسے ہوئے کہ **حرف** یعنی اوس سے زیر کا خراج ادا کر دیا گیا ہے جیسے قریشیوں کے غلامان آزاد سے لیتے ہیں زکوۃ کا اور زکوۃ دینا چاہیے جیسے تعلیموں سے لیتے ہیں باقی نام نہ کرنے کی زکوۃ اوس سے دینا چاہیے کیونکہ حدیث میں ہے کہ اگر قوم کا وہی سنی سے جو تاجر و راہب کیا اور اس کو تہذیبی نے اور جابا کر دیا ہے میں کو رہی ہے اور خراج زمین کا اور خراجے کا مال اور تعلیموں کا مال اور جو وہ مذہبی بھیجے یا مہکوا و بوجال کہلوئے بدوں جنگ کے اس طرح سے یہ سوال مسلمانوں کے ہر شہر کا وہاں میں ہر صنف کے جاوے میں ان کا فرمان کی اور ہر کفر کے فرمانی ہر اہل انھما و بڑے بلاتمیز کرنے اور عالموں اور قاضیوں اور عالموں اور شاہیوں اور اولیاء کے روزیئے میں خرچ کریں اور جو شخص کے اس کے ہر صنف میں جو کچھ شمس سالانہ خرچ کرے اور ہر سال کے روزیئے میں قاضی اور مستحق اور مدرسین

باب مرتفعی اون لوگوں کے بیان میں جو دین اسلام سے پھر جاوین

[illegible]

نزدیک نصف کا اور جو کاتب تیرہ سو کو دارالحرب میں جاملے پھر مالِ حرمیت پکڑا جائے اور قتل کیا جائے تو بدلہ کی کتابت ملے گی اور جو سقد زائد پچھ گاہو سکا تب کے دارالفرق کو ملے گا اور چھوڑا اور جو دو نوں مردہ ہو کر دارالحرب میں جاملین اور مالِ اوکے بیٹا ہو اور اس بیٹے کا بیٹا پیدا ہو پھر سلا نوں کی فتح ہو اور یہ کیشے جاوین تو میا اور پوتا مرد کا مالِ غنیمت ہو سکے اور بیٹے مسلمان ہو چکے ہوں تو بیرونی کی جاوگی مگر پوتے پر نہ کی جاوگی اور سن بن نہ کی روایت میں پوتے پر بھی پکڑا جاوگا اور جو لوگ کار عاقل ہو اور سکاتہ ہو یا صحیح جو جیسے اسلام اور صحیح جو اور ایسے مردہ کیشے پر مسلمان ہو جائے نہ پر نہ روستی کی جاوگی جان سے نہ مارا جاوگا اگر انکار کرے اسلام سے اور نام شامعی اور زفر کے نزدیک نہ او سکاتہ و جمع ہو اور نہ اسلام اور نہ جاکو دلیل یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور کین میں مہر سچ رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام اور سکاتہ اور ارضی حضرت علی کا اس بات سے شہور ہو کر کما انھوں نے شہر سبقت کو حل الا سلام طرأ غلکامکما لککت اوان حل

ف یعنی بیٹہ مسلمان کی بیٹے تھا رہے اور اسلام میں سب سے دران جالیکہ میں لوگ تھا نہ میں پونچھا تھا وقت احتلام کو روایت کیا اسکو بدقی نے توضیف کیا او سکواور ابن عسکر نے تاریخ میں اور سکالاجاری نے تاریخ میں عروہ سے سک اسلام حضرت علی اور وہ آٹھ برس کے تھے اور سندر کہ بن مالک کی کہ وہ برس کے تھے اور فیصل کی کہ شام میں ان کے قتل کے بعد القدر میں

باب باغیوں کے بیان میں

جو قوم مسلمان بادشاہ اسلام کی فرمان برداری سے باہر ہو جاوین تو بادشاہ و کلو اپنی اطاعت کے لیے کئے اور جو شاہان کو فرمان برداری میں ہو گیا ہو او سکود کرے **ف** اس واسطے کہ حضرت علی نے ایسا ہی کیا خواج سے اور فی کہ کیا سکواسانی نے سنن کبریٰ میں **ص** اور گورو کتھے ہو کہ ایک کان بن جمع ہو وین تو بادشاہ کو درست ہو کہ اونٹنے والی شروع کرے اگر یہ شروع کریں اور امام شامعی کے نزدیک جب تک شروع کریں تو بادشاہ شروع کرے **ف** اور دلیل ہماری اصل میں مذکور ہے **ص** اور اگر کوئی نہایت کوئی اور ایسی ہو کہ یہ لوگ اونکے ساتھ ملکر مضبوط ہو جائیں گے تب تو شخص ان باغیوں میں کاٹنی ہو او سکوبانی سے مار ڈالے اور جو جنگ او سکابھی کرے اور اگر ایسی جماعت اور نہوت مدعی کو مارے تب بھانٹے کا پتھا کرے اور اگر کوئی اولاد کو قید کرے اور اونکے مالوں کو بانٹ نہ لیں بلکہ روک لھیں یہاں تک کہ وہ قوی کریں **ف** اس واسطے کہ روایت کیا حاکم نے مسند کہ بن اور ایسے مسند میں کہ شریح نگہ سے اونٹنے نافع سے انھوں نے ان کے عرش سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باغیوں کو لو کیا مگر نہ ان کا باغیوں میں اس مت کے کما انھوں نے الدار و رسول او سکناوب جانتا ہو فرمانا پ کے کہ انکے کتبی کو نہ ماریں اور اونکے قید کی کو قتل کریں اور انکے چھلکے کو چھو نہ کریں اور انکے مال کو تقسیم نہ کریں اور ضعیف کیا او سکوبانی نے بسبب کو شریح حکیم کے او ایسا ہی حکم کیا حضرت علی نے جنگ جبل میں کا اہل سکوبانی ابی شیبہ نے ابو عبد اللہ زناقی نے **ص** اور اگر ان باغیوں کو باغیوں کے گھوڑوں اور ہتھیاروں کی حاجت پڑے تو او کو کام میں لاوین اور اگر ایک باغی اپنے بیٹے باغی ہو یا پوتا پھر او کو شکست ہو جائے تو قاتل کچھ نہ لازم ہوگا اور جو باغی کسی شہر قبضہ کریں اور شہر والوں میں سے کوئی شہری دوست نہ دیکھی مار ڈالے بھوہ شہر فتح ہو تو شہری قاتل اور شہر قبول کے قصاص میں مارا جاوگا اور اگر باغی کسی کو قتل کرے جو باغی کا مال نہ مالیت میں نہ مار ڈالے اور باغی کو کما ہو کہ میں اسکے مار ڈالنے میں حق پر ہوں یا عادل مار ڈالے باغی کو قاتل اگر قزاقیت ورثہ پانے کی

منقول سے لکھا ہوا کہ کوارٹ ہوگا اور جیانی کے کہ میں باطل پر چون چو قتل عادل کا وارث ہو گا اور اس نام نفی اور ارجحیت کے نزدیک اگر باقی عادل کا مالک ہو گا تو کسی وارث نہ ہو گا بلکہ اسکی نصیب کا دعویٰ کسی پر ایسے کہ میں باطل پرست اور اقلیت کے ساتھ **ف** مشمل ہو جائیگا اور یہ نذرانہ اور اہل عرب کے ساتھ **ص** ہتھیاروں کا بیچنا کا دہرہ اور اگر کوئی عظیم ہو کہ خریدار اہل فتنہ میں سے ہی تو مکر وہ نہیں اور یہ نذرانہ اور اہل عرب کے ساتھ **ص**

كتاب اللقيط

اسمین قطعاً کا بیان یہ یعنی اوس نیک کا جو بڑا ہوا ہے اور اوسکا والی معلوم نہ ہو **ص** ایسے نیک کا اور ٹھالینا مسلمان کو نہ سنگی
ف کہ نہ کہ اسمین ایک جان کی حفاظت **ہ** **ص** اور اگر اس کے تہمت ہوجائے کاخوف ہو تو اور وقت اور دشمنان واجبہ ہیں مانند
لفظ کے **ف** لفظ کہتے ہیں چری چکر کو اور اوسکا بھی اور ٹھاننا وقت خوف نہایت واجب **ہ** **ص** اور وہ بجا آواز ہو گا کہ جب
کوئی محبت قائم ہو اوسکے محلوں کو بے **ہ** **ف** سنا گاہہ لاوے **ص** اور اوسکا نجر بیت المال میں ہو گا **ف** اسطو
کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما اوسکو اور وہ آواز دہرا دے اور ہمارے اوپر یہ لفظ اوسکا روایت کیا اوسکو مالک نے ہونے میں
اور شافعی نے مسند میں اور عبدالرزاق کی روایت میں یہ کہ یہ لفظ اوسکا بیت المال میں سے اور ایسا ہی منقول حضرت
سے روایت کیا اوسکو عبد الرزاق نے **ص** اور اوس کے تصور میں کا ناوان بھی بیت المال میں سے دیکھئے اور میرزا
اوسکی وہیں ہونگی **ف** اسوا سطر کے رزین کی روایت میں یہ کہ یہ باہر سے نہ کہ اوسکا واسطے مسلمانوں کے کہ
وارث ہو گئے اوسکے اور بیت دیکھئے اوسکی طرف سے اور نکالا اوسکو بخاری نے ترجمہ باہر میں **ص** اور اور ٹھانے والے سے
اوسکو کوئی نے نہیں سکتا اور اوسکا نسب ایک شخص اور دوسرے شخصوں سے ثابت ہو گا یعنی جو کوئی دعویٰ کرے کہ یہ میرا لڑکا
نسب اوس سے ثابت ہو گا دعویٰ وہ ہوں اور اگر وہ فون دعوین میں سے کوئی ایسی نشانی بتائے جو اوس اس کے میں
موجود ہو تو اوس شخص سے نسب ثابت ہو گا ورنہ دونوں برابر ہونگے اور اگر غلام اوسکا دعویٰ کرے گا تو نسب غلام سے ثابت ہو گا اگر
وہ بچہ آزاد ہو گا اور اگر مذمی دعویٰ کرے کہ میرا تو ذمی سے نسب ثابت ہو گا لیکن وہ بچہ مسلمان ہو گا لیکن یہ کہ وہ بچہ ذمی کے مکان اور
اگر انھوں میں سے لاہو اور اگر ذمیوں کے مکانوں میں یا باہر ہو گا تو ذمی ہو گا اور اگر اوس بچے کے ساتھ کچھ مال یا باہر سے تو وہ اوس
کی کاہر اور اسکی صاحبزبان میں صرف کیا ہو گا کا قاضی کے حکم سے اور بعضوں کے نزدیک بغیر قاضی کے صرف کیا ہو گا اور بچہ
بچہ کو کوئی شخص کہہ کرے تو اور ٹھانے والے کو لینا اوسکا درست ہو اور بھی ہمارے کہ بچہ کو کسی پیشینہ میں لگا دے اور نہ ہمارے
لڑا کا کچھ کرے یا اوسکے مال میں نہ ہوں کرے یا اوسکو اگر ذمی سے محمد بن یوسف اور قدوری کی روایت میں کہ یہ درنا جاننا چاہیے

کتاب اللقطة

یعنی بڑی ہوئی چیز پانے کے بیان میں **ص** پر مبنی ہوئی چیز کمانت ہو جانے والے کے ہاتھ میں لگ کر گواہ کر کے پانے والا اس بات پر کہ میں اسکو واسطے محافظت کے اور پونچا دینے کے طعن ہو سکے مالک کے لیتا ہوں تو اگر وہ چیز ہو سکے پاس سے تلف ہو گئی تو وہ پورا ہون لازم نہ ہو گا **ف** اس واسطے کہ کمانت کے تلف ہوجانے سے تاوان نہیں ہوتا **ص** اور اگر گواہ نہ کیا تو تاوان دینا ہوگا اگر تلف ہوجائے نزدیک المام اور جعیدہ اور امام محمد کے اور امام ابو یوسف کے نزدیک نہ دینا ہوگا اور جو پانے والے نے خود افکار کیا کہ میں نے چیز کو اپنے واسطے لیا تھا تو اسکے نزدیک تاوان نہ دینا ہوگا اور گواہ کرنے کی صورت پر محکمے کے مسلمانوں

جسکو تم کو کچھ دیکھو نہ پڑھو نہ سمجھو تو میرا نشان دے دو اور اٹھا لے والا اس پر خبر کو بتا تا اور بیان کرتا ہے جس کا بیان
 کہ یا ہا یا جان بہت لوگوں کا مجمع ہوتا ہوا اور آواز سے کہ سننے لگے خبر پڑی ہوئی یا نہ ہو اور اسے مالک کہیں نہیں جانتا
 تو جسکی چودھویسے پاس آئے اور اسکا وصف بیان کرے تاکہ اسکو دے دوں اور اختلاف ہر مسئلے کے مدت میں
 تو صحیح یہ ہے کہ او سکی مدت مقرر نہیں بلکہ جب تک پائے والے کے لئے میں آئے کہ مالک اب باہر میں نہ کر گیا بتلاؤ
 امام محمد اور مالک اور شافعی نے اسکو اندازہ کیا ہے ساتھ ایک سال کے **ف** اسواسطے کہ زید بن خالد کی حدیث میں ہے کہ
 پیچھو اسکو ایک سال تک روایت کیا اسکو بخاری مسلم نے اور ہائے میں ہے کہ اگر دس دم سے کہ قیمت ہو تو اسکو کچھ دینا
 بتلائے اور اگر دس یا زیادہ ہوں تو ایک سال تک بتلائے **ص** برابر ہے کہ وہ چیز چل کی ہو یا حرم کی **ف** اور امام شافعی
 کے نزدیک جب وہ حرم کی ہو دے تو اسکو بتلائے یہاں تک کہ اسکا مالک آئے اور دلیل لائے کہ میں حدیث الی ہر چیز سے
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم کا کہ کتاب میں کہ نہیں چلائے جو قسط اسکا گروا اسطے اسے مالک کے نزدیک
 اسکو بخاری مسلم نے اور ہائے میں لایا ہے **ف** اسواسطے کہ زید بن خالد کی حدیث میں کہ بتلاؤ اسکو ایک سال
ص اور جو چیز میں کسی میں کہ مدت تک باقی ہو تو میں جیسے کہ اسے کہے ہوئے تو اسکو بیان تک بتلائے کہ وہ ان کے
 گھر سے نکالنا ہو یا اس پر خبر کو نیرات کر دے پھر اگر مالک جلتے ہو اسکو اختیار ہو یا اس کے نیرات کر دے تو درست رکھے جیسے
 پائے والے سے سمجھ لے اور جس پر پائے لگاؤنی والی ہو اسکو مالک لے لیا درست ہو اور امام مالک شافعی وغیرہ کی روایت
 اوٹ یا لگے ہو تو جو دینا اسکا افضل ہو اور جو نہ اسکا نکالنا یا ہذا ان حکم کے تحت ہو تو اسکو کہ ان سے کھلائے
 وہ اسکو مالک کے لئے فرض ہوگا اور وہ نکالی ہوئی چیز سے اگر نفع ملے کہ یا تو قاضی اسکو لے کر لے اسے اور اس میں سے
 اسکا خرچ کرے جیسا کہ مالک کے ہوتے غلام میں اسکا اجارہ دینا درست ہے اور جو اس سے نہ نہایت ہو تو حکم ہوگا کہ وہ پھر
 خرچ کیا جائے اسکو مالک آئے تو جو خرچ لے لیا جائے اور اگر وہ واسطے مالک کے ہو تو اسکو اس پر خرچ کیا جائے **ف** اس
 مسئلہ ایسا براہین ہو کہ اس پر خرچ اسکو قیمت سے بڑھ جائے **ص** تو جبکہ اسکی قیمت رکھ دیوے اسے اور وہ نکالے تو اسکو
 اختیار ہو کہ مالک سے جب تک باخیر وصول کرے تب تک اس میں چیز کو روک سکے تو اگر اسکو روک لکھنے کے وہ چیز تلف ہوگئی
 تو تلف اسکا ہوگا اور جو چل روک لکھنے کے تلف ہوئی تو اسکا ہوگا اور یا نہ ہوئی چیز کی جو کسی کے لئے مال نہ کرے جب تک
 وہ گھر ہو تو اسے ہی کہ ثابت کرے کہ اس کی ملکیت اس پر ہے یا نہ کہ اسکو اس سے لے لیا جائے تو اسکو مالک بے باطل ہو جائے
 تو اسکو لے لے لیا جائے اگر وہ اس پر اسکا مال نہ کرے کہ اس کے لئے مال نہ کرے اور وہ موجود ہو تو اسکو لے لیا جائے
 محتاج ہو تو یا چاہے یا نہیں اسے دے کر کسی اجنبی کو خیر نہ کرے لہذا اسکو مالک یا پھر دیوے اور اسے محتاج ہونے اور پھر نہ کرے

کتاب الاہل

یعنی اسکا کہ ہونے غلام سے بیان میں کیا ہوا اسکا مستحب ہے شرط کہ اس پر قارہ ہو اور جو غلام کہ اس پر مالک کا بھول گیا ہو تو اسکا
 پھر دینا افضل ہے لہذا اگر پائے والا اسکو مالک گھر جاتا ہو تو وہ ان مالک اسکو یہ سمجھے اور جو شخص کہ اسے مالک کو بار بار دیکھ
 کو رست مقرر ہے اس میں ہر سال کے فاصلے سے پھر کر لائے تو اسکو چاہیے ہر دم اور تھکائی اگرچہ غلام کی قیمت چار ہجرت سے

کہ جو جب کہ راستہ گواہ دیا ہو کہ میں اسکو اسلیمہ کا پوتا ہوں کہ مالک کے پاس لجاؤں اور جو مدت سفر سے کہ فاصلہ سے کہ پورا کر لاؤ
تو اسی حساب سے اجرت لیں گی یعنی ایک دن کے فاصلہ سے لاؤ گا تو چالیس دن کی تمنا کی یعنی تیرہ دن اور پندرہ دن کا
کا مستحق ہوگا اور دو روز کے فاصلہ سے لانے میں چھ بیس دن اور وہ تمنا تیرہ دن کا مستحق ہوگا اور امانہ شافی کے نزدیک کچھ اجرت
نہ لیں گی اور ہمارے ذیل انرا بیس سو روپے کا ہو کہ انھوں نے فی نفر غلام چالیس دن سفر کر کے روایت کیا اسکو عبد الزراق نے اور اجماع
صحابہ کا پس اجرت دلائے پر اور وایتین اہل موجود ہیں بے نصف لہذا بی شیدہ اور عبد الزراق میں صواب ہو کر لانے والے کے اتھ سے
غلام ہمال جاوے تو اس پر تان ہوگا **ف** اور قیمت بی نہاویں **ص** اور جو اسے گواہ نہیں کہی تو اسکو کچھ نہاویں لگاؤ گا اور کچھ
اوس کے اتھ سے تو تان ان نہاویں لگاؤ گا اگر غلام زمین ہو اور ہمال جاوے اور اسکو کوئی پکڑ لائے تو اجرت زمین کے فیس ہوگی اور یہ
جب کہ قیمت اس غلام کی بقدر رقم زمین کے یا اوس سے کم ہووے اور جو رقم زمین سے قیمت اسکی زیادہ ہووے تو بقدر زمین
اجرت زمین پر ہوگی اور باقی راہ میں پر اور بھاگے ہوئے غلام پر کچھ خرچ کرنے کا حکم ایسا ہے جیسے لفظ خرچ کرنے کا **ف** یعنی اگر
قاضی کے حکم سے اس پر خرچ کر لگا تو وہ مالک کے فیس میں ہوگا ورنہ نہ صرف کا سلوک ہوگا اور مالک پر کچھ نہ لازم ہوگا ۔

کتاب المفقود

اس میں فقہ دینی کے گھنے شخص کا جسکا نشان معلوم نہوا اور نہ جینے سے اوسکے خبر نہ ہوا **ب** مصفقود دینی بات کے حق میں
زندہ ہو تو اسکی بیوی کا دوسرے سے نکاح نہ کیا جائے اور اسکا مال وارثوں میں بانٹ نہ دیا جائے اور اسکا مال فسخ نہوا اور
قاضی ایک آدمی غیر کر کے کہو کہ اسکا حق جو لوگوں کے فیس پر ہو وصول کرے اور اسکے مال کی حفاظت کرے اور جو مال کے گونا گونا
خون ہو اسکو بچھڑائے اور اسکی اولاد ہر زمانہ پیدہ اور بیوی خرچ کرے اور اپنے غیر کے حق میں مردہ ہو تو دوسرے سے وراثت
نہوگا بلکہ حصہ اسکا موقوف کعبین کے فیس پر نہاویں برس تک اور دوسرے برس کے بعد قاضی اسکی موت کا حکم کرے اور غلام بڑا
یہ ہو کہ جب اوسے ساتھی ہم عمر مہاجرین تو کو کم کرے اسکی موت کا کہو کہ اس نے تین آدمی فیس پر نہاویں برس تک کہتا ہے **ف**
اور امانہ مالک کے نزدیک جب جاہل برس گذر جاوے تو قاضی اسکی بیوی کو بھرا کر دے اور وہ عورت حد کر کے جس سے
جائے نکاح کرے اور دین اسے ہیں تو اس سے حضرت عمرؓ کہ جو عورت کہ ہو جائے خدا و اسکا اور وہ نہاں کر کہماں پر تو
وہ انتظار کرے جاہل برس جو نہاویں برس تک رہے اور اسکا مال جو جائے روایت کیا اسکو وہاں میں اور ان میں نیلے
مصنف میں اور ہمارے ذیل تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ عورت مفقود کی عورت اسکی جو جب تک کہ اسکا مال
کھلے روایت کیا اسکو واقعی سن میں اور حاضر پر قول علیؓ کہ قول حضرت علیؓ کہ لکھا انھوں نے عورت مفقود کی
بہ گئی بلاتین تو چاہیے کہ دوسرے سے یہاں تک نہاویں برس تک یا طلاق کی خبر نہاویں روایت کیا اسکو عبد الزراق نے ہاں سنا دینے اور یہ
کیا ابن سعد نے کہ وہ بی موافق ہوئے حضرت علیؓ کہ لکھا لابن ابی شیبہ ابو قتادہ یا وہاں میں یہاں شعیبی اور شعیبی سے کہتا ہے
کہما نہیں جاہل برس عورت کو کہ نکاح کر لے یہاں تک کہ غلام ہو موت اسکی اور یہاں میں کہ حضرت عمرؓ نے جمع کی طرف
حضرت علیؓ کے کہ مصلح ہو کہ لکھا نکاح نہاویں برس تک موافق ہمارے قول کے **ب** **ب** تو اسکی بیوی عورت کی موت کی اور
مال اسکا قیمت ہوگا اور انھوں نے کہ در بیان میں جواب موجود ہیں اور وہ جو حصہ اسکا موت تو رکھا تھا وہ اس غیر کے مال ہوگا

وقت کیا ہے نہ تو فقیر و نہ بصرہ کیا جاوے گا اور صحیح وقت عقار کا ف یعنی غیر نقول کا جیسے میں ص
نہ نقول کا ف امام صاحب کے نزدیک ص اور امام محمد کے نزدیک بائری وقت کرنا اور نہ سبھا منقول کا جس کے
وقت کرنے کا معمول ہے جیسے برابر چاروا اور رسول اور آریہ اور تابت اور اس کے کہے اور ٹائی اور گچی اور صحیح
اور اسی پر عمل کر کے شہر کے وقت کیا ف وقت غیر نقول کا واسطے جائز ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ
نے وقت کیا اور کیا جیسے حضرت عمرؓ نے ایک مین کو اور زبیر بن عوام نے ایک گھر کو روایت کیا اسکو ابراہیم نے کتاب
غریب الحدیث میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مین کو واسطے مسافروں کے روایت کیا اسکو بخاری نے
اور وقت منقول کا امام محمد کے نزدیک اس واسطے جائز ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ خدا نے روک دیا اپنی رزق
کو اور گھوڑوں کو خدا کی راہ میں روایت کیا اسکو بخاری نے مسلم نے زیاد کیا صاحب دہلی نے کہ دو رکھ لکھا طے نہ ہوا کہ
اپنی اللہ کی راہ میں اور گھوڑوں کو ص اور جبہ وقت صحیح ہوا بعد اس کے کہ سبکی ملک میں نہ آوے گا اور وہ جو بعض تلمیذین
نے جائز رکھا ہے وقت کو جب غریب ہو جائے اور کرنے لگے واسطے عارت کرنے کے تو صحیح ہے کہ جائز ہو نہیں سکتا جائز
قسمت کرنا و نہ شائع کیا ہے وقت کے امام ابو یوسف کے نزدیک تو جیسے شخص نے ایک زمین میں شریک کو وقت کیا تو نزدیک
امام ابو یوسف کے جائز ہے کہ اسکو شریک کے ساتھ اور دوسرے شریک کے حصے سے اسکو جدا کرنے اور
اگر اپنی ساری زمین میں سے آجی کو وقت کیا تو واقعی اسکو قسمت کر لے اور جو وقت کے فقیر و نہ پر ہو تو اس کے
معاصل کو اول اسکی قسمت اور دوسری میں صرف کرے گے گو وقت نے اس بات کی شرط نہ ہے اور اگر وقت کو کوئی کا جائز
اور ایک شخص میں نہ وقت کیا ہو اور کہا ہو کہ بعد اسکے فقیر و نہ سے لے لے نوادہ کی تعمیر و نہ شخص کے فے جاوے گا اور
مرست کو سے بے غرض ہو تو عام اس مکان کی کو کرے و نہ کرے یہ سے اسکی تعمیر کرے اور تعمیر کے پھر کسی شخص دیکھو
اور اگر وقت کوٹ جائے تو اسکی کوٹاں جو باغیہ و اسکی تعمیر میں لگا جائے اگر ضرورت ہو تو اسکو کھو جائے
وقت حاجت کے اسکو صرف کرے اور اگر وہ غالب صرف کرنے کے ہو تو اسکو بچاؤ اور قیمت اسکی وقتوں کی تعمیر میں
صرف کرے اور وقت کے مستحقین کو تقسیم کرے فقط

مشکوٰۃ فی قطعہ تاریخ تمام کتاب تاریخ اربعہ اشعار نامی و ملت و ان لکرامی حافظ قرآن اور خانقاہ
متخلص ناجی ساکن قلعہ ترچیا پلی

بعض خداوند کو نہ مکان	عطا یافت یہ حدیث صحیح الزمان	ازان چار فرزند علی گھر	بترتیب سماوی ہر یک شہر
چراغ ہدایت بلع الزمان	زبور محمد و حمید الزمان	باخلاق احسان فرید الزمان	سعادت قرنی سعید الزمان
انور کا نام در جهان	وحید زمانہ حبیب الزمان	نکو سیرت نیک خلق ترن	بعلوم عمل شہرہ انجمن
بہ تدبیر دانش از سطوح عصر	بسمان نظیرت در کفر و شر	چو گرد و بہ قول عقدہ گشتا	نڈایا بار عقل کل مر سب
بہ سائل چار و خیال	رسد بی بی رحمت و احکام	گو اہست نور اللہ راہ برین	چو باور نداری یا و بین

فروع برق سے چالاک نزدین	طبیعت کا فکری نور افشان قروش	وہ دینا سے صانع سے ہر شے	وہ سہا سے ساری سے ہر شے
کتاب فقہ پر شرح و قافیہ	مسائل جسکے میں جوق غم پر	کیا جو ترجمہ ہندی میں اور کا	فصاحت اور کجی اور ادب
صنائے سے ہر کس سے نصرت	ہر اک سزا و کس کی ہر پیشکش	مسائل کی عبارت وہ سلسل	نہ ہر ہندی ہوئے خوش
	لکھا والا نے سال اس سے چکا	ہوا اور لاہور خوب دلکش	

قطعہ تارخ از فکر شاعر بختی ازلی غلام محمد علی صاحب تخلص با فصیح از تلمیذ انجیر محمد زکی صاحب فہم	روح در قالہ انشا و معانی کہ	از بی تاریخ طبعش فصیح کہ	القصیدہ شرح و قافیہ جلد ۱۱۱۱
قطعہ تارخ از تاریخ انجیر محمد علی صاحب تخلص با فصیح از تلمیذ انجیر محمد زکی صاحب فہم	پسندیدہ جناب انجیر محمد زکی صاحب تخلص بہ ترکی		

حق اگاہ علم و عمل سنگاہ	فرید زمانہ وحید الدیان	نمایندہ شان بخش وحدیت	بلا صحت کلام و فصاحت بیان
ہر کس جو چہ بہ خطہ در	زری جوش در ای طبع روان	تخریضاد او خلقی کمال	مقالہ شیرین ہر ہر بیان
آقدس باین غفوان شایب	تختہ باین بھیس کوان	اطاعت گذار و عبادت شایب	ببین عمل کامل الاستحسان
مگر حیدر باد و جی باغ خلد	کہ زمین جہنم نیست گل خزان	نہیں اس بیکہ کونسا علم و فن	بسی شہر تو فرزند وستان
دیکن اوج دین جزو کساست	فعلی اسلام سے لگمان	وہی ولایت بھی حصہ میر	طاعت امت ایما کا انسان
علم میں جو چہ بہ جی اور علی	تو وسوسہ جی علی شویان	اکھی کھی جی و علی	یہ الی سب سے اقامہ چہاں
صلہ دیا وہ دیوان سے	کہ شہرہ نظر آ آسمان	سینہ حق دم روشنہ بنیر	رعیت پناہ وعدہ الت نشان
سکندر نے پایا اسطوور	مگر مکر و حکمت ہو آب و دان	یوہین جملہ ارکان میں یک نام	ہر اک جسم جیہر کہ راز دان
چس تو جہر لیسون کا جی	نور کسرت علم کیو لکریان	بہوشین ہی صدر دانی سے	وحید الزمان بھی ویدہ ناز دان
لکھی بدوشن ہر جہر ہمار کہیا	کھلے جس سے ادب تر نشان	بھلا کس سے ہواں قافیہ کی	یعنی عقود اوریدہ روز دان
یہ دفتر ہر کات و غم ہر کار	ہدایت کے نکتے ہیں پر نور دان	ہوئی ہوئے طبع و طبع و طبع	بفضل خدا و نیکون نشان
بجا ہر گز مال دل ایل خوش	بنا نین اس آئینے کو عریان	رکھی لکھی یہ تارخ تمام طبع	عبدالرحمن شرح و قافیہ بیان
	گلی بیات و زبر کا بھی نشان	کے شرح و قافیہ ہندی زبان	

قطعہ تارخ از فرید الزمان برادر خود مولوی وحید الزمان از کترین شاگردان مدرسہ عالیہ سرکار عالی تعلیم یافتہ
مولانا مولوی محمد نصر اللہ خان صاحب تخلص اصد

بعد یہ محبوب علی شہادہ	کہہ رطبی خدا داد و شرف لاییت	عجب دیوان او خفا ملکیت	ہنر و خلق پرور باورایت
باضلاح کو در عدل و احسان	دل نہ دیکگان از ورعایت	چنان از خود قدر عالمان را	کہجا بخشیدہ در ذیل حمایت
جہان شادان در حسن نظر نشان	خدا داد درودا نعم حنایت	و حیدر مصر و یکتا ہے زمانہ	نوشہ شرح و حسن پایت
بفضل حق شود مقبول عالم	خلافت راز و درود ہدایت	چہ طبعش یافت انجام و بدایت	بہتم کما تار بخش سرایت

	شہود بافقہ ان نور المذہب	گوشہ گشت بافت از لطیف	
قطعات تاریخی طبع کتاب از شاخ افکار شاعر نامی مورخ لائانی منشی محمد عبدالکریم صاحب الاخلاق صاحب جناب لائانی مولوی محمد ممدی صاحب اصف تبریز میرزا علی بیگ سیما			
<p>جناب عبدالعلی خان شاکر نظامی معتمد و بہت اقلیم پہ طبع رشک افشاں بہت اگر آید بجائے کر نیکیش مستورین شکہ کا گشت</p>	<p>بہ شاکر تہ صاحب جام بلطف مصطفائی بافت ازاد چہ طبع طلوع نور سحر گاہ رنگہ کو بند از آب او جہانہ نفا طلوع جہانہ شاکر از خود رقم در کالج الاسلامیہ</p>	<p>بہ انور خورشید علم و فضیلت نہار بہت افکار و خوش خط بود زہد پائش شہو عالم ان نور او را گشت شمع بہ انک سالک تحقیق بہت زہدی نور الودایہ بافت اندر</p>	<p>از دستند پس مملوئی گاہ مداد کاغذش ہم حسنہ انجام نہار دانی خود وقفہ کو تہ بطور دلکش احسن مدندہ رای الہام حق جہان راہ</p>
۲			
<p>خاتمہ الطبع احمد و المذہب دوسری جلد نور الدین محمد از شاخ افکار شاعر نامی مورخ لائانی منشی محمد عبدالکریم صاحب الاخلاق صاحب صاحب سید ابدالواہب اہتمام امیر و افسران محمد شمس الدین بن حامی محمد روشن خان اقباض مدینہ جلال اللہ از شاخ افکار طبع نظامی واقع کانپور عہدہ اوسط راجہ احمد شہزادہ بن محمد علی صاحب کراچی راہ</p>			
<p>و جب جہان کی خاصیت ہے</p>			
<p>واسطہ سند اس بات کہ کہ کتاب چھپی ہوئی سطح نظامی واقع کانپور کی یہ دور اور دستہ صاحب طبع کی اخیر تر ہے</p>			
<p>یہ کتاب بموجب قاعدہ ترمیم مسمیہ ام ہی جہت سے کوئی نہ ہوئی کوئی شخص یا عہدہ آخر تصدیق نہ کرے</p>			
<p>محمد علی خان شاکر محمد علی خان شاکر محمد علی خان شاکر</p>			

۳۲	۳۰	۲۹	۳۱
۳۴	۳۳	۳۲	۳۱
۳۸	۳۷	۳۶	۳۵
۴۱	۴۰	۳۹	۳۸
۴۵	۴۴	۴۳	۴۲
۴۹	۴۸	۴۷	۴۶
۵۳	۵۲	۵۱	۵۰
۵۷	۵۶	۵۵	۵۴
۶۱	۶۰	۵۹	۵۸
۶۴	۶۳	۶۲	۶۱
۶۸	۶۷	۶۶	۶۵
۷۲	۷۱	۷۰	۶۹
۷۶	۷۵	۷۴	۷۳
۸۰	۷۹	۷۸	۷۷
۸۴	۸۳	۸۲	۸۱
۸۸	۸۷	۸۶	۸۵
۹۲	۹۱	۹۰	۸۹
۹۶	۹۵	۹۴	۹۳
۱۰۰	۹۹	۹۸	۹۷
۱۰۴	۱۰۳	۱۰۲	۱۰۱
۱۰۸	۱۰۷	۱۰۶	۱۰۵
۱۱۲	۱۱۱	۱۱۰	۱۰۹
۱۱۶	۱۱۵	۱۱۴	۱۱۳
۱۲۰	۱۱۹	۱۱۸	۱۱۷
۱۲۴	۱۲۳	۱۲۲	۱۲۱
۱۲۸	۱۲۷	۱۲۶	۱۲۵
۱۳۲	۱۳۱	۱۳۰	۱۲۹
۱۳۶	۱۳۵	۱۳۴	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۷	۱۳۶	۱۳۵
۱۴۰	۱۳۹	۱۳۸	۱۳۷
۱۴۲	۱۴۱	۱۴۰	۱۳۹
۱۴۴	۱۴۳	۱۴۲	۱۴۱
۱۴۶	۱۴۵	۱۴۴	۱۴۳
۱۴۸	۱۴۷	۱۴۶	۱۴۵
۱۵۰	۱۴۹	۱۴۸	۱۴۷
۱۵۲	۱۵۱	۱۵۰	۱۴۹
۱۵۴	۱۵۳	۱۵۲	۱۵۱
۱۵۶	۱۵۵	۱۵۴	۱۵۳
۱۵۸	۱۵۷	۱۵۶	۱۵۵
۱۶۰	۱۵۹	۱۵۸	۱۵۷
۱۶۲	۱۶۱	۱۶۰	۱۵۹
۱۶۴	۱۶۳	۱۶۲	۱۶۱
۱۶۶	۱۶۵	۱۶۴	۱۶۳
۱۶۸	۱۶۷	۱۶۶	۱۶۵
۱۷۰	۱۶۹	۱۶۸	۱۶۷
۱۷۲	۱۷۱	۱۷۰	۱۶۹
۱۷۴	۱۷۳	۱۷۲	۱۷۱
۱۷۶	۱۷۵	۱۷۴	۱۷۳
۱۷۸	۱۷۷	۱۷۶	۱۷۵
۱۸۰	۱۷۹	۱۷۸	۱۷۷
۱۸۲	۱۸۱	۱۸۰	۱۷۹
۱۸۴	۱۸۳	۱۸۲	۱۸۱
۱۸۶	۱۸۵	۱۸۴	۱۸۳
۱۸۸	۱۸۷	۱۸۶	۱۸۵
۱۹۰	۱۸۹	۱۸۸	۱۸۷
۱۹۲	۱۹۱	۱۹۰	۱۸۹
۱۹۴	۱۹۳	۱۹۲	۱۹۱
۱۹۶	۱۹۵	۱۹۴	۱۹۳
۱۹۸	۱۹۷	۱۹۶	۱۹۵
۲۰۰	۱۹۹	۱۹۸	۱۹۷
۲۰۲	۲۰۱	۲۰۰	۱۹۹
۲۰۴	۲۰۳	۲۰۲	۲۰۱
۲۰۶	۲۰۵	۲۰۴	۲۰۳
۲۰۸	۲۰۷	۲۰۶	۲۰۵
۲۱۰	۲۰۹	۲۰۸	۲۰۷
۲۱۲	۲۱۱	۲۱۰	۲۰۹
۲۱۴	۲۱۳	۲۱۲	۲۱۱
۲۱۶	۲۱۵	۲۱۴	۲۱۳
۲۱۸	۲۱۷	۲۱۶	۲۱۵
۲۲۰	۲۱۹	۲۱۸	۲۱۷
۲۲۲	۲۲۱	۲۲۰	۲۲۱
۲۲۴	۲۲۳	۲۲۲	۲۲۱
۲۲۶	۲۲۵	۲۲۴	۲۲۳
۲۲۸	۲۲۷	۲۲۶	۲۲۵
۲۳۰	۲۲۹	۲۲۸	۲۲۷
۲۳۲	۲۳۱	۲۳۰	۲۳۱
۲۳۴	۲۳۳	۲۳۲	۲۳۱

